سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،31۔اگست2022

(یوم الاربعاء،3۔صفر المظفر1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41 : شمارہ 22

963

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 31۔اگست 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر دوبارہ غوروخوض اوراس کی منظوری

1۔ **مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2022)**

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، جیسا کہ 18 اگست 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کو ازسرنو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اسے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، اس کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے ازسرنو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کمالیہ یونیورسٹی 2022 منظور کیا جائے۔

964

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر پبلک سیکٹر انٹر پرائزز حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

عام بحث

درج ذیل پر عام بحث جاری رہے گی

1۔ آئینی بحران

2۔ مہنگائی

3۔ امن وامان

965

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 31۔اگست 2022

(یوم الاربعاء، 3۔صفر المظفر 1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 52 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَ اِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى
تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰

سورۃ الحجرات (آیات نمبر 9 تا 10)

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروا دو۔ پھر اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔ پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں عدل کے ساتھ صلح کروا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کروا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے (10)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

کیسا وہ سماں ہو گا کیسی وہ گھڑی ہو گی
جب پہلی نظر اُن کے روضے پہ پڑی ہو گی
کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا دَر ہو گا اشکوں کی جھڑی ہو گی
وہ شیشہ دِل غم سے میلا نہ کبھی ہو گا
تصویر مدینے کی جس دِل میں جڑی ہو گی
چارہ نہ کوئی کرنا بس اِک نعت سنا دینا
ناچیز ظہوری کی جب سانس اڑی ہو گی

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

سیلاب میں شہید ہونے والے خواتین و حضرات کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کی بات سنتا ہوں میری یہ گزارش ہو گی کہ پہلے سیلاب میں جو ہمارے خواتین و حضرات شہید ہوئے ہیں ان کے لئے دعا کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی ان کے لئے گزارش کرنا چاہ رہا ہوں جو ایک ہزار سولہ لوگ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں ان کے لئے دعا کی جائے۔ اُن کے مال مویشی بھی سیلاب میں بہہ گئے ہیں اور جو بچ گئے ہیں ان کے لواحقین اور مویشیوں کا بہت بُرا حال ہے۔ ہماری کپاس اور چاول کی فصل مکمل تباہ ہو گئی ہے لہٰذا اس پر گورنمنٹ سے جواب لیا جائے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب پہلے دعا کر لیں۔

(اس مرحلہ پر سیلاب میں شہید ہونے والے افراد کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ضلع چنیوٹ موضع سانبھل میں دریابرد ہونے والی زمین کے متبادل جگہ فراہم کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناب دی توجہ چاہنا واں۔ حالیہ سیلاب دی وجہ توں پنجاب دے اندر جہیڑا flood آیا اے اوہ میرے حلقے توں وی گزریا اے تے میرا پنڈ موضع سانبھل تقریباً کٹاؤ دا شکار ہویا اے۔ دس بارہ مربع زمین دریابرد ہوئی اے، پنڈ دی آبادی وی ساری ختم ہو گئی اے تے لوگ سارے سڑک تے نیں۔ ایس حوالے حکومت نال کافی کوشش کیتی اے تے انتظامیہ نوں وی گزارش کیتی اے کہ براہِ کرم ایناں نوں کوئی جگہ دے دتی جاوے جتھے اوہ اپنے کوئی گھر بنالون۔ State دی زمین اوتھے جگہ جگہ پئی اے تے اوتھے ناجائز قابضین وی نیں پر متاثرین لئی اوہ جگہ نہیں اے۔ میں جناب توں اے توقع کرناآں کہ اسیں اپوزیشن وچ آں تے جیہڑے حلقے ہمیشہ متاثر ہوئے نیں ایس لئی ہُن flood دی گھڑی وچ کم از کم سانوں اپوزیشن نہ سمجھیا جاوے۔ ساڈے اوہ لوک جنہاں دے گھر ای چلے گئے نے اوہ پاکستانی نیں ایس لئی اوہناں نوں گھر واسطے جگہ دتی جاوے۔ پچھلے دناں اِچ گاواں تے جانوراں دے اندر Lumpy Skin بیماری آئی پر حکومت دی طرفوں کوئی اقدامات اَج تک نئیں ہوئے۔ ارباں روپے دا نقصان ہویا اے میری ایہہ ای گزارش اے کہ ایہدے تے کوئی Ruling دے دیو۔ اوہناں بے گھر لوکاں نوں کوئی سرکاری زمین دس دتی جاوے۔ اوتھے 50 توں 60 گھر سَن ایس لئی اگر ہاؤس ایس دی رپورٹ منگوالوے کہ کوئی گھر بچیا وی اے یا سارے گھر ای دریا دی نظر ہو گئے نیں تے جناب دی بڑی نوازش ہووے گی۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان آیا ہے جو پاکستان کے ہر صوبے پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا پر آیا ہے۔ ہم اس پر دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے ہمیں نکالے اور جو چاروں صوبائی حکومتیں ہیں وہ اپنی جگہ پر محنت بھی کر رہی ہیں لیکن آپ اپنے علاقہ کی specifically جو بات کر رہے ہیں میں راجہ بشارت صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس پر جواب دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ سید حسن مرتضیٰ شاہ صاحب نے اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کی۔ ظاہری

بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے حلقہ کے متعلق ہم سب سے بہتر جانتے ہیں۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ شاہ صاحب کے علاوہ بھی ہمارے یہاں پر بہت سارے ایسے دوست ہیں جن کے حلقے براہ راست سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔So میری ایک تجویز تھی کہ سارے دوست اس پر بات بھی کرنا چاہتے ہیں۔ آج ہم نے جو general discussion رکھی ہوئی ہے اور وہ ہر روز ایجنڈے پر آتی ہے جس میں Price Hike , Constitutional Crises and Law & Order ہے تو آج اس بحث کو ختم کر کے flood کی صورت حال پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ اپوزیشن بھی بات کرے، ہم بھی بات کریں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس معزز فورم پر بات ہو گی تو حکومت کے notice میں مسائل بھی آئیں گے اور جو حکومت اپنی طرف سے اس وقت تک اقدامات کر رہی ہے، ہم انشاءاللہ تعالیٰ وہ بھی معزز ممبران اسمبلی کی خدمت میں پیش کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہمیں اپوزیشن نہ سمجھا جائے تو میں انہیں آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ اس مشکل گھڑی میں ہمارے جو بھائی متاثر ہوئے ہیں، خواہ ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پاکستانی ہیں، پنجابی ہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ بلا تفریق اور بلا امتیاز سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے گا اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس کارروائی کے بعد سیلاب سے متعلق general discussion رکھیں جس پر ہم بھی بات کریں گے اور اپوزیشن کے معزز ممبران بھی بات کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کی بڑی اچھی تجویز ہے جس سے میں اتفاق کرتا ہوں۔ میری معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وقفہ سوالات کو جلدی سے wind up کر لیں اور جو معزز ممبران flood پر بات کرنا چاہتے ہیں یا اس کی تباہ کاریوں پر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو دے دیں۔ انشاءاللہ دونوں طرف سے معزز ممبران اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر دیں گے جو کہ بڑی اچھی بات ہے تو اس تجویز پر آج عمل کرتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اگر آج کے سوالات کو pending کر دیا جائے تو کیا بہتر نہیں ہے؟

(اس مرحلہ پر میڈیا گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ راحت افزا: جناب سپیکر! میڈیا گیلری میں بیٹھے ہوئے صحافی بھائی واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، صحافی بھائیوں کو بھی ابھی منا کر لے آتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! دو سال بعد آج یہ سوالات آئے ہیں تو میری یہ گزارش ہوگی کہ میں نے ان سوالوں کے جواب کے لئے تیاری کی ہوئی ہے اس لئے وقفہ سوالات کو pending نہ کیا جائے بلکہ انہیں take up کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ تھوڑے سے سوالات ہیں تو انہیں take up کر لیتے ہیں۔ راجہ صاحب! ابھی ہمارے معزز ممبر نے میڈیا کے واک آؤٹ کی نشان دہی کی ہے تو وزیر داخلہ و جیل خانہ جات کرنل (ر) جناب محمد ہاشم ڈوگر صحافی بھائیوں سے جا کر ان کا issue پوچھیں اور انہیں منا کر لائیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! صحافی بھائیوں نے ARY ٹی وی چینل کی بندش پر واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے ARY ٹی وی چینل کی بندش کے خلاف واک آؤٹ کیا ہے؟

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! وفاقی حکومت کی گھناؤنی کوششیں آزاد صحافت کو دبانے کی سازش ہے کیونکہ جس طریقے سے وفاقی حکومت کے دباؤ پر ایک مجرم کو ٹی وی چینلز پر دکھایا جا رہا ہے اور سب سے بڑی پارٹی کے سربراہ کو نہیں دکھایا جا رہا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: شرم کرو، حیا کرو۔

محترمہ راحت افزا: جناب سپیکر! ان کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ لوگ سیلاب کی وجہ سے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں جبکہ انہیں اپنی سیاست چمکانے کی پڑی ہوئی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order in the House معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر داخلہ و جیل خانہ جات کرنل (ر) جناب محمد ہاشم ڈوگر صحافیوں سے مذاکرات کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب صہیب احمد ملک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ سے ایک humble request کروں گا کہ خدارا! اس ہاؤس کے تقدس کو دیکھتے ہوئے آپ کے خیال میں کیا یہ cross talk ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل بھی cross talk نہیں ہونی چاہیئے اور میں اس بات کی اجازت بھی نہیں دوں گا۔ Please no cross talk.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میری ایک humble submission ہے کہ جب اجلاس شروع ہوا تو راجہ بشارت صاحب نے ایک بات کی اور آپ نے بھی بات کی کہ کتنی مشکل گھڑی سے پوری قوم گزر رہی ہے، لوگوں کے آنسو نہیں رُک رہے، لوگ بے گھر ہوئے پڑے ہیں، بارشیں رُک نہیں رہیں، جو تباہ کاریاں اس وقت پنجاب، بلوچستان، سندھ اور پورے پاکستان میں ہیں تو کیا یہ ہمارے لہجے، ہماری گفتگو جو اس ایوان میں ہو رہی ہے وہ مناسب ہے؟ سیلاب کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے تو میری اپوزیشن اور حکومتی بنچز پر بیٹھے معزز ممبران سے humble request ہے کہ خدارا! پوری قوم کے لئے we are the role models لیکن جب ہم اپنے حلقے میں جا کر بیٹھتے ہیں تو حلقے والے یہ سوال کرتے ہیں کہ دریائے جہلم میں ہمارے پاس سیلاب نہیں آیا لیکن ملک صاحب مہربانی کریں کہ اس مشکل گھڑی میں جو ہمارے بہن بھائی ہیں، آپ جا کر ان کی مشکلات کو آسان کریں جبکہ ہمیں یہاں پر ARY ٹی وی چینل کی بندش کی پڑی ہوئی ہے۔ Take it seriously sir کسی پر نکتہ چینی کرنا، جب پورا ملک مشکل میں ہے، ہماری مائیں، بہنیں اور یہ ایوان بھی مشکل میں ہے تو خدارا! یہ نکتہ چینی، for God's sake leave this اپنی قوم کے بارے میں سوچیں اور جس بارے میں discussion ہے وہ کریں تاکہ ہم آگے چل سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات درست ہے لیکن شاید misunderstanding ہوئی ہے تو اسے ختم کیا جائے۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یاور بخاری صاحب کو وزیر بنا دیں تاکہ ان کا بولنے کا شوق پورا ہو جائے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House please میری بات سُنیں، ایک متفقہ فیصلہ ہوا کہ آج سیلاب کے حوالے سے بات کرنی ہے تو اس قیمتی وقت کو ضائع مت کریں۔ پہلا سوال نمبر 1106 محترمہ شمیم آفتاب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1186 رانا محمد افضل کا ہے ۔۔۔ تشریف فرما نہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! شکریہ، سیلاب زدگان کی امداد کرنے کے حوالے سے بات ہوئی ہے جو کہ بہت اچھی چیز ہے۔ ہم بھی اسی پاکستان کے شہری ہیں اور کوئی شک نہیں کہ ہم لوگ role models ہیں تو میں معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ آج ہم یہ announce کر دیں کہ اپنی ایک ماہ کی تنخواہ سیلاب زدگان کے نام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بہت اچھی تجویز ہے، میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور اس حوالے سے ایک فیصلہ بھی کرتے ہیں۔

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سمیرا احمد: جناب سپیکر! شکریہ، ہم اس وقت ایک بہت ہی مشکل گھڑی سے گزر رہے ہیں اور سیلاب کی وجہ سے دنیا بھر کے لوگوں کی نظریں ہمارے ملک پر ہیں کہ ہم کس تکلیف سے گزر رہے ہیں۔ میں اس ہاؤس کے ساتھ ایک چھوٹی سی information share کرنا چاہتی ہوں کہ ہم

لوگ اپنی اپنی بساط کے مطابق جتنی مدد اپنے لوگوں کی کر سکتے ہیں وہ ہم سب کر رہے ہیں and being Vice Chairperson Daanish Schools and Centers of Excellence جو ہماری بوائز اور گرلز برانچ راجن پور روجھان کی ہے تو ہم نے وہاں اس سکول میں اپنے students کے parents کے لئے shelter provide کیا ہے، ان کے سب parents and families کو اپنے سکول کے premises میں shift کیا ہے۔ ہم نے ان کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کا پہلے سے ہی سٹاک کر لیا تھا تو ان لوگوں کو وہاں پر کھانا بھی دستیاب ہو رہا ہے اور سکول کے لئے تمام اساتذہ اور ان کی families کے لئے بھی اپنے سکول کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ ہمارے سکول کے کچھ ایسے classrooms ہیں جنہیں maintenance کی ضرورت تھی تو انہیں بھی مرمت کروا کے ہم نے ارد گرد کے لوگوں کے لئے کھول دیئے ہیں تو I think this is a very big and positive step that we have taken and I think کہ ہر کوئی اپنے اپنے ایریا میں ان جگہوں کو pin point کر کے ان جگہوں کے دروازے کھول کر لوگوں کی مدد کریں۔ میں نے سوچا کہ میں یہ information سب کے ساتھ ہاؤس میں share کر دوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، محترمہ!

چوہدری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس آفت کی گھڑی میں چاروں صوبوں کے جو federated units ہیں وہ federation کی طرف دیکھ رہے ہیں لیکن ہمیں اپنے صوبے سے نکل کر باہر بھی مدد کرنی چاہئے۔ صوبہ پنجاب کے حوالے سے میں یہ گزارش کر دوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی صاحب نے متاثرہ علاقوں کے لوگوں کا مالیہ اور آبیانہ بھی معاف کر دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ انہوں نے ایک پروگرام بنایا ہے جس سے ہر جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔

جناب سپیکر: چوہدری صاحب! Flood پر بات ہونی ہے تو آپ اس وقت کر لیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! ہونی تو ہے لیکن جب میں نے شروع کر دی ہے تو میں صرف دو منٹ بات کروں گا اس لئے سن لیجئے۔ میں ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ support a family ایک سکیم لائی جائے کہ ہر آدمی جو ایک family چلا رہا ہے ان کی family کو support a family کے طور پر یہاں پر ایک سکیم بنائی جائے جس کے لئے 10 ہزار روپے ماہانہ رکھا جائے کیونکہ کھاتے پیتے گھرانے والے اس سے نہیں گھبرائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، بہت اچھی تجویز ہے۔

چودھری ظہیر الدین: Support a family کے ثمرات پر discuss کر لیا جائے۔ جس طریقے سے جناب عمران خان صاحب نے telethon پر 2۔ارب روپے سے زیادہ اکٹھے کئے ہیں۔ اسی طرح ہر کوئی اپنا telethon کرے پھر پتا چلے گا کہ لوگ اُن کو کتنا دیانتدار سمجھتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ابھی سیلاب پر بات ہونی ہے آپ مہربانی کریں اور وقفہ سوالات شروع ہونے دیں۔ یہ سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال نمبر 1190 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1106 ہے۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب تو ہم آگے نکل گئے ہیں جب آپ کا سوال پکارا گیا تھا اُس وقت آپ نہیں تھیں اب میں آپ کے سوال کو disposed of کر چکا ہوں۔ آپ بعد میں منسٹر صاحب کے پاس تشریف لے جانا۔ منسٹر صاحب! آپ محترمہ کے سوال کو دیکھ لینا اور انہیں satisfy کر دینا۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! مجھے سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میں نے آپ کے سوال کو disposed of کر دیا ہے اب آپ مہربانی فرمائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں محترمہ کے ساتھ بیٹھ کر ان کے سوال کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: بہت اچھا ہو گیا۔ اگلا سوال نمبر 1327 محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1441 ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ سب دوست چاہتے ہیں کہ بحث میں حصہ لیا جائے تو وقفہ سوالات جلدی windup ہونے دیں تا کہ جلد بحث شروع کی جا سکے۔ جی، ارشد ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں یتیم اور نادار بچیوں کی شادی کے لئے جہیز فنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1441: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت صوبہ میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے امداد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) حکومت نے سال 2017 اور سال 2018 میں کتنا کتنا فنڈ اضلاع کو فراہم کیا اور کتنے مستحق افراد کو کن کن بنیادوں پر جہیز فنڈز دیئے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے غریب، غرباء اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ و دیگر امداد فراہم کی گئی ہے اور حکومت اس میں بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ جہیز فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ تاہم محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال کے تحت صوبہ بھر میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔ صوبہ بھر میں ضلعی بیت المال کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں جو کہ غریب مستحق بچیوں کے لئے امداد فراہم کرتی ہیں۔

(ب) حکومت نے سال 2017 میں -/94,000,000 روپے اور 2018 میں -/84,600,000 روپے غریب بچیوں کی شادی کے لئے پنجاب بھر کے تمام اضلاع کو فنڈ فراہم کیا جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اور سال 2017 میں 1554 مستحق افراد کو -/23649000

روپے اور سال 2018 میں 2272 مستحق افراد کو -/36469500 روپے مالی امداد کی مد میں دیئے جس کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بیت المال rules کے مطابق غرباء اور بیواؤں کو روز گار چلانے کے لئے ماہانہ امداد فراہم نہیں کی جاتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا حکومت صوبہ میں یتیم، نادار، بے سہارا اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے امداد فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ کی طرف سے جواب یہ آیا ہے کہ محکمہ جہیز فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ میں آپ اور منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ صفحہ نمبر 4 پر کہہ رہے ہیں کہ محکمہ جہیز فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے اور صفحہ نمبر 5 پر انہوں نے جہیز فنڈ دیا ہوا ہے۔ وزیر صاحب چونکہ میرے بھائی ہیں ماشاء اللہ وزارت کے بعد آج پہلی دفعہ سوالات کے جوابات دے رہے ہیں میں سب سے پہلے انہیں وزارت کا قلمدان سنبھالنے پر بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ وہ بڑی محنت، تگ و دو اور کاوشوں سے اس قلمدان تک پہنچے ہیں۔ ان کی طرف سے جو سوال کا جواب آیا ہے۔۔(شور وغل)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: .Order in the House خاموشی اختیار کریں اور ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عزت مآب جناب غضنفر عباس چھینہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟ یہ ایک جگہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جہیز فنڈ نہیں دے رہے اور اگلے صفحے پر لکھا ہے کہ جہیز فنڈ دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! انہوں نے مجھے جو مبارکباد دی ہے میں اِن کا مشکور ہوں اور میں اِن کو خیر مبارک کہتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں پچھلے نو

سالوں سے دیکھ رہا ہوں کہ میرے محترم ملک ارشد صاحب ہر محکمے کی تصحیح کر رہے ہیں۔ جب ان کا یہ سوال آیا تو میں نے ذاتی طور پر تمام بنکوں میں جا کر چیک کیا لیکن مجھے جہیز فنڈ کا head کہیں نظر نہیں آیا۔ جس طرح یہ ماشاء اللہ سوال کرتے ہیں اگر یہ مجھے کسی بنک میں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں تو پھر ہم جہیز دینے کو بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر: کسی کا موبائل on ہے kindly اس کو off کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب کا ہی موبائل ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اپنا موبائل بند کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ان کا موبائل ضبط کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، میں نے ان کو کہہ دیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! آپ جواب دے رہے تھے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ماشاء اللہ ملک صاحب پچھلے نو سالوں سے ہر محکمے کی تصحیح کر رہے ہیں چونکہ مجھے معلوم تھا کہ ان کا تجربہ بہت وسیع ہے اس لئے جب جہیز فنڈ کا ذکر آیا تو میں نے تمام بنکوں کو چیک کیا ہمارا جہیز فنڈ کا head کہیں موجود نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ ذرا زحمت فرمائیں صفحہ نمبر 5 نکال لیں اور اس کا تیسرا کالم خود پڑھ لیں میں ویسے پڑھنے میں آپ کی مدد کر دیتا ہوں کہ تیسرے نمبر پر /20,40,000 روپے جہیز فنڈ لکھا ہے۔ یہ کہاں سے آ گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں وہی تو عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ ہمارا کام محکمے کی تصحیح کرنا ہے میں ان سے گزارش کروں گا کہ میرے خیال میں یہاں غلطی ہو گئی ہو گی اور misprint ہو گیا ہو گا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ملک صاحب مجھے کہیں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں۔ ہمارے معاشرے میں جہیز کو بُرا سمجھا جاتا ہے اس لئے ہم نے جہیز فنڈ ہی ختم کر دیا ہے۔ اگر یہ مجھے کہیں جہیز فنڈ کا head دکھا دیں تو ہمارے محکمے کی تصحیح ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب کا یہ مؤقف ہے کہ جہیز فنڈ ایک لعنت ہے اور ہم اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کا یہی مؤقف ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہمارا یہی مؤقف ہے اس لئے ہم نے جہیز فنڈ ختم کر دیا ہے ویسے ان کا سوال 2019 کا ہے۔ جہیز فنڈ تو ہے ہی نہیں اور آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کہ ہمارے معاشرے میں یہ لعنت ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! جہیز فنڈ نہیں ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو میرا پہلا سوال ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب کہہ تو رہے ہیں کہ جہیز فنڈ کا head کہیں نہیں ہے کیونکہ ہم اس کو مناسب نہیں سمجھتے اور معاشرے میں اس کو ناسور سمجھتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے آپ دیکھیں کہ منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا کہ غلطی سے لکھا گیا ہو گا۔ یہ غلطی نہیں ہے یہاں صفحہ نمبر 5 پر clear cut لکھا ہے انہوں نے جہیز فنڈ کے لئے 20,40,000/ روپے دیئے ہیں۔ منسٹر صاحب جو میرے بڑے بھائی ہیں ان کو یقین آ جانا چاہئے کیونکہ اب وہ محکمہ بیت المال کے وزیر ہیں ان کے پاس قلمدان ہے ان کے محکمے نے یہاں لکھ کر دیا ہے کہ مالی امداد برائے معذور کے لئے 8,13,000/ روپے، تعلیمی وظیفہ کے لئے 14,64,000/ روپے اور جہیز فنڈ کے لئے 20,40,000/ روپے۔ آگے یہ بھی لکھا گیا کہ یہ 102 families کو دیئے گئے ہیں۔ یہ کیسی لعنت ہے؟ ان کا ڈیپارٹمنٹ تو جہیز دے رہا ہے اور rules میں موجود ہے۔ منسٹر صاحب ان کے خلاف کارروائی کریں جنہوں نے اِن کے حکم کے بغیر 102 families کو جہیز فنڈ دیا۔ غریب، نادار اور یتیم بچیاں کہاں جائیں؟ جہیز کی لعنت کی وجہ سے غریب لوگوں کی بیٹیوں کے بال سفید ہو جاتے ہیں اور اُن کی شادی نہیں ہوتی۔ اگر گورنمنٹ نے یہ initiative لیا ہے اور 102 فیملیز کو جہیز فنڈ دیا ہے تو میں نے بھی یہی ایک سوال کیا ہے کہ جہیز فنڈ کتنا دیا جائے گا، ساہیوال میں کتنا دیا جائے اور پنجاب میں کتنا دیا جائے؟ یہ وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ صفحہ نمبر 5 پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، صفحہ نمبر 5 پر ہی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! کون سا جز پڑھ رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ آپ صفحہ نمبر 5 پر سب سے اوپر فرنٹ پر دیکھیں کہ مالی امداد برائے معذور لکھا ہے 81400، اس کے نیچے تعلیمی وظیفہ لکھا ہے، اس کے نیچے تیسری جگہ پر جہیز فنڈ لکھا ہے۔۔۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن کی تصحیح کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اگر انہوں نے جہیز فنڈ کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور انہوں نے ہی جہیز فنڈ کا question کیا ہے۔ میں ان سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم جہیز فنڈ نہیں دیتے بلکہ ہم غریب بچیوں کی شادی کی مالی امداد کرتے ہیں لہذا ہمارے کسی ہیڈ میں جہیز فنڈ ہے ہی نہیں۔ ہم جہیز نہیں دیتے بلکہ ہم غریب بچیوں کی امداد کرتے ہیں۔ اگر جناب محمد ارشد ملک صاحب ہم سے یہ پوچھیں کہ پنجاب میں پنجاب حکومت یا بیت المال کتنی غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے امداد کر رہا ہے لیکن ان کا سوال جہیز فنڈ کا ہے اور وہ بضد ہیں، اگر کچھ misprint ہو گیا ہے اور ان کے اس سوال کی وجہ سے جہیز فنڈ کا لفظ misprint ہو گیا یا ہو گا تو میں ان کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ آئندہ سوال کریں تو یہ جہیز فنڈ کی بجائے ہم سے یہ پوچھیں کہ آپ کتنی بچیوں کی شادیوں میں مالی امداد کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ان کا یہ مطلب ہے کہ بیت المال کی طرف سے امداد کی جاتی ہے لیکن specifically جہیز فنڈ کے لئے نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ شاید یہ لفظ misprint ہو گیا ہے تو میں اس کو چیک کرا لیتا ہوں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جہیز کو معاشرے سے ختم کرنا چاہ رہے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ کا یہی مطلب ہے یا کچھ اور ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، بالکل یہی مطلب ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جیسے سیکرٹری جناب عنایت اللہ لک صاحب نے بھی آپ کو بتایا ہو گا۔ یہ clear cut لکھا ہوا ہے اور یہ میں کوئی اپنے پاس سے لکھ کر نہیں لایا۔ یہ اس وقت on the floor of the House سیکرٹری صاحب بھی پڑھ رہے

ہیں، پورا ہاؤس پڑھ رہا ہے اور ہر معزز ممبر کے ہاتھ میں یہ کتاب ہے۔ میں نے کوئی ایسی غلط بات نہیں کی جو ان کو سمجھ نہیں آ رہی۔ یہ میرا اگلا سوال ہے جس کے جواب میں انہوں نے خود لکھا ہے۔ میں نے اس سوال میں جہیز سے متعلق پوچھا ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ محکمہ جہیز فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہے۔ یہ بات ہو گئی اور یہ جہیز فنڈ نہ دیں۔ میں زبردستی تو ان سے نہیں دلوا سکتا چونکہ جب انہوں نے آکر کرنا ہی ظلم ہے غریبوں، ناداروں اور یتیموں کا مال بند ہی کرنا ہے تو وہ بند کر دیں کیونکہ آپ غریبوں کا جہیز ہی بند کر سکتے ہیں۔ اگلے سوال کے جواب میں انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ ہم 24 لاکھ 40 ہزار روپیہ جہیز فنڈ دے رہے ہیں۔ یہ میں نے تو نہیں کہا بلکہ یہ ڈیپارٹمنٹ نے خود جواب دیا ہے۔ میرا (الف) جز میں پہلا supplementary question یہی ہے کہ جب انہوں نے جہیز فنڈ دیا ہے تو ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی کیونکہ یہ محکمہ کی پالیسی نہیں ہے۔ اگر یہ محکمہ کی پالیسی نہیں ہے تو ان کے خلاف کارروائی کریں۔ مزید منسٹر صاحب کا جو شادیاں کروانے کا پروگرام ہے تو وہ بتا دیں کہ کب اور کتنا کتنا فنڈ دینا چاہتے ہیں جو شادی یعنی marriage grant کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! اس وقت تو میں ان سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ شادی کروانے کے چکر میں نہ پڑیں بلکہ یہ بھی اور میں بھی ہم دونوں مل کر سیلاب زدگان کے لئے امداد کرتے ہیں۔ میں آج on the floor of the House ان سے یہ request کروں گا کہ میں announce کرتا ہوں کہ میں 50 لاکھ روپے کے خیمے یعنی 500 خیمہ سیلاب زدگان کے لئے دے رہا ہوں۔ میرے محترم بھائی بھی خوشی خوشی announce کر دیں۔ شادیوں کی بعد میں بات کر لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نادار بچیوں، غریبوں، یتیموں اور بیواؤں سے متعلق یہ سوال ہے اگر آپ صرف مجھے ایک منٹ دے دیں چونکہ میرے چیف وہپ صاحب بھی بار بار حکم فرما رہے ہیں کہ short کریں تو آپ اس طرح کر لیں کہ آپ مہربانی فرمائیں اور میرے سوال کو pending

فرمالیں بلکہ ان دونوں سوالوں کو pending فرمالیں اور اس پر ایک نئی details منگوالیں تاکہ ہم اگلے سیشن میں اس پر بات کر سکیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! آپ سوال کو pending نہ کریں بلکہ آپ مجھے اور ان کو حکم صادر فرمادیں کہ ہم دونوں بیٹھ جائیں تو ہم دونوں بیٹھ جاتے ہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ بن گیا ہے کہ میں نے پورے بنک چھان مارے ہیں اور مجھے کہیں پر جہیز فنڈ کا ہیڈ نظر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! ہم اس طرح کرتے ہیں کہ آپ اور منسٹر صاحب ساتھ بیٹھ جائیں اور آپ دونوں مجھے لکھ کر دیں گے کہ you are satisfied اور اس کے مطابق decide کریں گے تو ایک دفعہ بیٹھ کر اس میں clarity کر لیں۔ اگر آپ پھر بھی satisfy نہ ہوئے تو پھر آپ مجھے لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: آپ فرمارہے ہیں تو میں آپ کا حکم مان لیتا ہوں لیکن آپ میرا سوال pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے کہہ جو رہا ہوں کہ آپ دونوں بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرمادیں اور یہ حکم کر دیں کہ منسٹر صاحب ساہیوال تشریف لے آئیں اور ساہیوال میں بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ ساہیوال کے لوگوں کا یہ زیادہ مسئلہ ہے تو ادھر منسٹر صاحب غریبوں اور ناداروں کا فیصلہ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب ساہیوال کیوں نہیں جائیں گے ان کو ساہیوال جانا چاہئے۔ منسٹر صاحب! آپ ان کے ساتھ ساہیوال جانے کا پروگرام بنائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، بالکل ہم پروگرام بنالیتے ہیں

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1500 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، وہ present ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرا سوال pending فرمادیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا کون سا سوال؟ چلیں! آپ بولیں۔ منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیجئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جیسے آپ نے حکم فرمایا ہے تو ہم آپ کو اس کی رپورٹ دیں گے۔ اس وقت تک آپ ان سوالوں کو pending فرما دیں۔ میں نے یہ کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چلیں۔ آپ جواب دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جس وقت یہ حکم دیں گے میں ساہیوال حاضر ہو جاؤں گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس والی بات پر ٹھیک ہیں آپ دونوں اکٹھے ہو کر جائیں۔ ان کو ساہیوال لے جانا ہے تو ساہیوال لے جائیں۔ یہ آپ کو مطمئن کریں گے لیکن آپ اکٹھے جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ میرے سوال تو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، .Thank you

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہ ساہیوال میں مجھے ٹائم دیں اور ہم وہاں بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ اکٹھے جائیں۔ منسٹر صاحب کو بھی آپ لے جائیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کی دعوت قبول کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1548 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1811 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1969 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2093 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2093 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

*2093: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر سے صوبہ بھر میں کل کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کو فنڈنگ کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) سال 19-2018 میں حکومت نے کن کن این جی اوز کو فنڈز جاری کئے تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر سے صوبہ بھر میں 3103 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر ان این جی اوز کو فنڈنگ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی طریق کار وضع ہے۔

(ج) سال 19-2018 میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے بہبود ایسوسی ایشن کو -/1000000 روپے کا فنڈ جاری کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس میں میرا (ب) جز یہ تھا کہ این جی اوز کو فنڈنگ کا طریق کار کیا ہے تو جس کا جواب محکمہ نے یہ دیا ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کو فنڈنگ نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی طریق کار وضع ہے تو میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کا mic چیک کیا جائے، کوئی غلط بٹن دب گیا ہو گا یا mic نئے لگے ہیں شاید تھوڑا fault آ گیا ہو، محترمہ! آپ دوسرے mic پر تشریف لے آئیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کے جز (ب) میں جو جواب آیا ہے کہ کوئی funding ہی نہیں کی جاتی ہے اس کا کوئی طریق کار بھی نہیں ہے اس حوالے سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ آخر funding کیوں نہیں کی جاتی کیونکہ جب ضلع لیول پر بہت ساری چھوٹی چھوٹی

registered organizationsہوتی ہیں اور ہر organizationکو غیر ملکی funding تو نہیں مل سکتی ہے اور وہ کام کرنے کے لئے اس نیت سے رجسٹرڈ ہوتی ہیں کہ فلاح و بہبود کے گورنمنٹ کے ساتھ مل کر کچھ کام کئے جائیں تو اگر محکمہ اُنہیں fundingہی نہیں کرے گا پھر مجھے ایسے لگتا ہے اُن کے لئے اتنا آسان نہیں ہوتا کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت welfareکے کاموں کو آگے بڑھائیں تو کیامنسٹر صاحب اس پر مجھے یہ بتاسکتے ہیں کہ آخر fundingنہ کرنے کی کیاوجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! محترمہ! اپناسوال نمبر بتادیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2093 ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 2093 ہے اس کا جز(ب) ہے B for ball۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! محکمہ سوشل ویلفیئر این جی اوز کوfunding نہیں کرتا اور نہ ہی اس کا کوئی طریق کار واضح ہے۔

جناب سپیکر: جی، order in the House، میاں محمد اسلم اقبال! مہربانی کریں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! این جی اوز کو funding کرنا ہماری پالیسی نہیں ہے، چیف منسٹر صاحب کی طرف سے especiallyایک این جی او کو منظوری ہے اُس این جی او کو ہم ہر سال funds دیتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال بھی یہی ہے کہ آخر ایک ادارہ، ایک این جی او آپ کے پاس رجسٹرڈ اس لئے ہی ہوتی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر فلاح و بہبود کا کام کرنا چاہتی ہے تو اگر آپ کی طرف سے اُسے کوئی assistance نہیں ملتی ، اُسے کوئی financial support نہیں ملتی تو پھر وہ کس طرح سے اپنا فلاح و بہبود کا کام کر سکتی ہے اور دوسرا آپ بتادیں کہ وہ کون سی این جی او ہے، especially ایک این جی او جس کو funding کی جاتی ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! یہ چیف منسٹر صاحب کی طرف سے کافی عرصہ پہلے ایک این جی او کے لئے funds release کرنے کا notificationہوا تھا میں محترمہ سے کہوں گا کہ اگر یہ اس قسم کی کوئی پالیسی لے آئیں تو ہم ضرور funds share کریں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال بھی یہی ہے کہ وہ کون سی این جی او ہے جس کو منسٹر صاحب کے under funding جا رہی ہیں ، چیف منسٹر صاحب کے کہنے پر funding جا رہی ہے وہ کون سی خوش قسمت این جی او ہے ؟ مجھے بتا دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! وہ Behbud Association ہے وہ پچھلے اسی tenure میں ہی چیف منسٹر صاحب نے اُس کو especially اجازت دی تھی۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ جب آپ کی کسی این جی او کو funds دینے کی پالیسی ہی نہیں ہے تو پھر یہ این جی او ایسے کون سے کام کر رہی ہے جس پر آپ اتنا متاثر ہو گئے ہیں کہ آپ نے اپنی پالیسی کو چھوڑ کر اُسے الگ سے funds دینے شروع کر دیئے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہم متاثر نہیں ہوئے، نہ ہی ہمارا محکمہ متاثر ہوا ہے بلکہ جو اُس وقت کے چیف منسٹر صاحب تھے وہ اس این جی او سے متاثر ہوئے ہوں گے اور انہوں نے انہیں special grant allow کی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ بہت ساری ڈسٹرکٹ لیول پر، صوبائی لیول پر اور پھر پورے پاکستان میں بھی این جی اوز ہیں، آپ پنجاب کی حد تک این جی اوز کو لاوارث چھوڑ دینا چاہتے ہیں کہ اُن کی حوصلہ افزائی نہیں چاہتے کہ وہ بہت سارے گلی، محلوں کے لیول پر اور تحصیل کے لیول پر وہ کوئی فلاح و بہبود کے کاموں کو آگے بڑھا سکیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہم جو مؤثر قسم کی این جی اوز ہیں جیسے اب سیلاب زدگان ہیں کے لئے اگر وہ اچھا کردار ادا کرتی ہیں تو ہم اُن کی رپورٹ لے کر ضرور انشاءاللہ اُن این جی اوز کو بھی اسی طرح ہی funds release کیا کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا ہے۔ شکریہ۔ اب اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے جی، محترمہ اپنا سوال نمبر بولیں؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام یتیم بچوں کی کفالت کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***2094: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کفالت کے کتنے ادارے قائم ہیں؟

(ب) ان اداروں سے کسی یتیم بچے کو گود لینے کا کیا طریق کار ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ان اداروں سے سال 2018 میں کتنے یتیم بچوں کو بے اولاد جوڑوں کی کفالت میں دیا گیا؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام یتیم بچوں کی کفالت کے ٹوٹل 15 ادارے قائم ہیں جن میں سے 11 ادارے ماڈل چلڈرن ہوم اور 4 ادارے کاشانہ ہیں۔

1۔ ماڈل چلڈرن ہوم (میل): ڈی جی خان، راولپنڈی، سرگودھا، نارووال، بہاولپور، فیصل آباد اور لاہور میں کام کر رہے ہیں۔

2۔ ماڈل چلڈرن ہوم (فی میل): ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور نارووال میں کام کر رہے ہیں۔

3۔ کاشانہ: لاہور، راولپنڈی، سرگودھا اور بہاولپور میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جو بچوں کو گود دیتا ہو البتہ ماضی میں گہوارہ سے بچے گود دیئے جاتے تھے۔ اب گہوارہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کو منتقل ہو گیا ہے۔ ماضی میں جب بچے گود دیئے جاتے تھے تو اس وقت "The Guardians and Wards Act 1890" کے تحت گود دیئے جاتے تھے۔

(ج) سال 2018 میں 18 بچوں کو بے اولاد جوڑوں کی کفالت میں دیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال یہ تھا کہ صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کفالت کے کتنے ادارے قائم ہیں تو جو جواب آیا ہے اُس میں ٹوٹل 15 ادارے پورے پنجاب کے لئے قائم ہیں جن میں 11 ادارے ماڈل چلڈرن ہوم اور 4 ادارے کاشانہ ہیں۔ اس میں میرا پہلا ضمنی سوال اور میری reservation یہ ہے کہ پنجاب میں بچوں کے لئے بہت سارے کام کرنے کی ضرورت ہے آج بچے گلی محلوں میں child abuse کا شکار ہو رہے ہیں اور بہت سارے ایسے لاوارث بچے ہیں جن کو سر پر چھت نہیں مل پاتی ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ پورے پنجاب کے بچوں کے لئے کیا یہ 15 ادارے کافی ہیں یا یہ مزید ادارے بنانے کی واقعی حقیقت پسندانہ کوئی پالیسی رکھتے ہیں یا بس اسی پر اکتفا کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب غضنفر عباس!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بچوں کے لئے اس قسم کے ادارے قائم ہونے چاہیے جیسے جیسے ہمارے وسائل آتے ہیں ہم مزید ادارے قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ آپ کا اردہ ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! ضرور ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اللہ کرے۔ میں نے مزید جز (ب) میں یتیم بچوں کو گود لینے کا طریق کار پوچھا تھا یہ بہت المیہ ہے بہت سارے ایسے ماں باپ ہیں جو کہ بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں اور بہت سارے ایسے اداروں میں بچے ہوتے ہیں جن کی کفالت گورنمنٹ کے ذمہ پڑی ہوتی ہے۔ یہاں مجھے اس کا جواب ملا ہے کہ اس کا کوئی طریق کار نہیں ہے تو میں آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے محکمہ سوشل ویلفیئر سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اس کا کوئی طریق کار اپنایا جائے تاکہ بہت سارے ایسے جوڑے جو بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں اور میرے خود علم میں بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو ان اداروں میں جاتے ہیں لیکن آگے سے اُنہیں کوئی response نہیں ملتا تو آپ مہربانی فرمائیں اس کے لئے کوئی ایسی رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: وزیر سماجی بہبود و بیت المال جناب غضنفر عباس! بالکل میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کے لئے کوئی پالیسی بنائیں اور اُن کے لئے آسانی بنائیں جو بچوں کو گود لینا چاہتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! جی، میں یہی عرض کرتا ہوں کہ Child Protection Bureau ہوم ڈیپارٹمنٹ کے under ہے تو میری محترمہ سے گزارش ہے کہ اگر محترمہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے یہ سوال کریں تو وہ اس کا زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے سکیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اب ہوم ڈیپارٹمنٹ والوں کو بھی کہتے ہیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب جانتے ہیں بچوں کی adoption کے لئے legislation کرنی پڑے گی، بچہ گود لینا ہے، یا دینا ہے Magistrate کے پاس جانا پڑتا ہے وہاں پر جا کر بیانات ہوتے ہیں اس طریقے سے نہیں کہ اس بارے سوال ہوم ڈیپارٹمنٹ سے کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ اگلا سوال سید عثمان محمود صاحب کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟۔ اب اگر دونوں sides حزب اقتدار اور حزب اختلاف متفقہ طور پر اتفاق کر لیں سوالات ختم کر کے سیلاب زدگان کے حوالے سے بحث پر آجائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، دونوں sides حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا اس پر اتفاق ہے تو اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 سے متعلقہ تفصیلات

*1106: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت کتنے ضلعی دفاتر بنائے گئے ہیں؟

(ب) باقی اضلاع میں دفاتر بنانے کے لئے کیا حکومت اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) اس ایکٹ پر صوبے بھر میں عمل درآمد کب تک متوقع ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) وومن پروٹیکشن اتھارٹی ایکٹ 2017 کے تحت کوئی ضلعی دفتر نہ بنایا گیا ہے، کیونکہ فی الحال پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال ہونے کے مرحلے میں ہے۔

(ب) چونکہ پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال نہ ہے لہذا ضلعی دفاتر بنانا ممکن نہ ہے۔

(ج) حکومت پر امید ہے کہ اگلے مالی سال 20-2019 میں پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی فعال ہو جائے گی۔

صوبہ میں محکمہ کے زیر انتظام سماجی تنظیموں سے متعلقہ تفصیلات

*1186: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کتنی سماجی تنظیمیں فعال ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے دستکاری سنٹر ہیں اور ان میں سے کتنے فعال ہیں؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں تعینات محکمہ سوشل ویلفیئر کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) 31-دسمبر 2018 تک محکمہ سوشل ویلفیئر سے 4467 این جی اوز رجسٹرڈ ہوئیں جن میں سے تقریباً 4000 این جی اوز فعال ہیں۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے مندرجہ ذیل اداروں میں دستکاری کی تعلیم دی جاتی ہے۔

1۔	ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم	تمام 36 اضلاع
2۔	قصر بہبود	لاہور، فیصل آباد، سیالکوٹ
3۔	سلائی مرکز	راولپنڈی
4۔	منی صنعت زار	مریدکے (شیخوپورہ)، شاہ پور (سرگودھا)، جام پور (راجن پور)
5۔	پیپلز ورکس پروگرام (انڈسٹریل ہوم)	444 یونین کونسل لیول

(ج) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلنے والے اداروں میں تعینات ملازمین کی تعداد 157 ہے جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان، بہاولپور، ڈی جی خان ڈویژن میں قائم دارالامان سے متعلقہ تفصیلات

***1190: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن اور ڈی جی خان ڈویژن میں دارالامان کی تعداد کتنی ہے، ان کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا بجٹ جاری کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ڈویژنز میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان ڈویژنوں کے دارالامان میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے کیا ان میں مقررہ تعداد سے زیادہ خواتین ہیں اگر ہاں تو کوئی دوسرا سیٹ اپ بنانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ملتان ڈویژن میں چار، بہاولپور ڈویژن میں تین اور ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں چار دارالامان کام کر رہے ہیں۔ان اداروں کے سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ڈویژن میں سال 2018 میں ان دارالامان میں کل 4480 خواتین اور 1321 بچوں کو تحفظ دیا گیا۔

(ج) ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر قائم دارالامان میں 50 اور دیگر اضلاع کے دارالامان میں 20 خواتین کو ایک وقت میں رکھنے کی گنجائش ہے۔ تاہم اگر اس تعداد سے زیادہ خواتین بھی آجائیں تو محکمہ ان کو بھی داخلہ سے انکار نہیں کرتا۔

فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*1327: **محترمہ خالدہ منصور:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 18۔2017 میں صوبہ کے مختلف شہروں میں وومن پروٹیکشن سنٹر بنائے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر نہ بنایا گیا ہے؟

(ج) پنجاب جو وومن پروٹیکشن سنٹر بنائے گئے ہیں وہ بھی فعال نہ ہیں اگر فعال ہیں تو ان کی تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا حکومت فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر نے سال18-2017 میں صوبہ کے مختلف شہروں میں وومن پروٹیکشن سنٹرز قائم نہیں کئے۔

(ب) فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر نے فیصل آباد میں وومن پروٹیکشن سنٹر قائم نہ کیا ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں صرف ملتان میں Violence Against Women Centre قائم کیا گیا ہے جو کہ فعال ہے اور اس میں خواتین کو مختلف سروسز دی جاتی ہیں۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر سال20-2019 میں ضلع فیصل آباد میں ایک Violence Against Women Centre بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اوکاڑہ شہر میں گداگروں کی بہتات سے متعلقہ تفصیلات

***1500: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے بازاروں / چوکوں پر پیشہ ور بھکاریوں کی کثیر تعدد موجود ہے حکومت نے ان کے خلاف کیاکارروائی کی ہے؟

(ب) حکومت نے گداگری روکنے کے لئے کیااقدامات اٹھائے ہیں کیا حکومت گداگری پر قابو پانے کے لئے کوئی پالیسی بنانا چاہتی ہے؟

(ج) حکومت نے گزشتہ چھ ماہ میں ضلع اوکاڑہ میں گداگری روکنے کے لئے کتنے گداگروں کے خلاف کیاکارروائی کی، تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں پیشہ ور بھکاریوں اور گداگری روکنے کی جامع پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود وبیت المال(جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ بات درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے بازاروں / چوکوں پر پیشہ ور بھکاریوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق گداگروں کو پکڑنا اور انہیں کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کا کام کورٹ سے بھیجے گئے بھکاریوں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرنا ہے۔

(ب) چونکہ گداگروں کو پکڑنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے بہر حال محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے اوکاڑہ کے رفاہی ادارہ جات کے تعاون سے انسداد گداگری مہم چلائی گئی تاکہ لوگوں کو آگاہی دی جاسکے کہ وہ پیشہ ور گداگروں کو بھیک نہ دیں اور ان کی حوصلہ شکنی کریں۔ مزید برآں ضلع بھر میں انسداد گداگری سے متعلق فلیکس، بل بورڈز مشہور جگہوں مثلاً بس سٹینڈز، مارکیٹیں، مساجد، مین شاہراہوں پر آویزاں کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مقامی این جی اوز کے تعاون سے آگاہی واک کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس پیغام کو عام کرنے کے لئے اخبارات بھر میں کوریج کی گئی۔ مزید برآں مساجد کے باہر انسداد گداگری کے پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

(ج) چونکہ گداگروں کو پکڑنا اور عدالت میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے لہٰذا اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے ہی لیا جاسکتا ہے۔

(د) محکمہ سوشل ویلفیئر نے انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق لاہور میں Welfare Home for Beggar قائم کر رکھا ہے جس میں رہائش اور مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے مگر محکمہ پولیس کی کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے یہ ادارہ خالی پڑا ہے مزید یہ کہ محکمہ بھکاریوں کی فلاح و بہبود کے لئے Welfare Home for Beggar دوسرے شہروں میں بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***1548: جناب حامد رشید:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے فیصل آباد میں کوئی ادارہ کام کر رہا ہے اگر ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام سات ادارے کام کر رہے ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ دارالامان 2۔ سنٹر فار ڈس ایبلڈ (نشیمن)

3۔ اولڈ ایج ہوم 4۔ ماڈل چلڈرن ہوم

5۔ صنعت زار 6۔ قصر بہبود

7۔ نگہبان

(ب) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کا ادارہ ضلع فیصل آباد میں موجود نہ ہے البتہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو جنسی تشدد کا شکار بچوں پر کام کر رہا ہے جو کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے۔

(ج) جی ہاں! بے گھر اور لاوارث خواتین کے لئے دارالامان، بزرگ شہری مرد و خواتین کے لئے اولڈ ایج ہوم، بچوں کے لئے ماڈل چلڈرن ہوم کے ادارے کام کر رہے ہیں۔

ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1811: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں اور یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان اداروں کے نام اور مقام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ تین سالوں کے دوران ضلع رحیم یار خان میں کتنے نئے ادارے قائم کئے اور کتنے فنڈز جاری ہوئے ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت 19-2018 میں حلقہ پی پی 264 رحیم یار خان میں سماجی بہبود کے زیر کنٹرول کوئی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں:

1۔ صنعت زار عید گاہ روڈ، رحیم یار خان:

اس ادارے میں بچیوں کو ڈریس میکنگ کورس، بیوٹی پارلر کورس اور کمپیوٹر ٹریننگ کورس وغیرہ کی ٹریننگ کروائی جاتی ہے۔ سال 19-2018 میں ڈریس میکنگ کورس 18، بیوٹی پارلر کورس 25، اور کمپیوٹر کورس 06 کروائے گئے جن میں 306 خواتین نے تربیت حاصل کی۔

2۔دارالامان، مدینہ ٹاؤن نزد چک نمبر 111، مشرقی رحیم یار خان:

اس ادارے میں کا شکار خواتین کو رہائش کھانا پینا، میڈیکل، قانونی اور سائیکالوجی کی معاونت فراہم کی جاتی ہیں۔سال 19-2018 میں 350 خواتین کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے جن میں بچے ہمراہ خواتین 43 اور بچیاں ہمراہ خواتین 57 ہیں۔

(ب) گذشتہ تین سالوں کے دوران کوئی بھی نیا ادارہ قائم نہ کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود کے ادارے فی الحال ضلعی سطح پر کام کر رہے ہیں اور صوبائی حلقہ کی بنیاد پر کوئی ادارہ کسی بھی ضلع میں کام نہ کر رہا ہے لہٰذا حلقہ پی پی۔264 میں بھی فی الحال کوئی نیا ادارہ قائم کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

منشیات کے خلاف کام کرنے والی این جی اوز اور ان کو فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1969: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اگست 2018 کے بعد اب تک منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کتنی NGOs کو مالی امداد کی صورت میں فنڈ جاری کئے گئے ہیں جاری شدہ امداد کی کل مالیت کتنی ہے؟

(ب) امداد وصول کرنے والی NGOs کا نام مع رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) یہ NGOs منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کون سے طریقے استعمال کر رہی ہیں اور انہوں نے علیٰحدہ علیٰحدہ کتنے افراد کی امداد کی ان کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کسی بھی این جی او کو کوئی فنڈ جاری نہیں کیا گیا۔

(ب) منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے کام کرنے والی کسی بھی این جی او کو کوئی بھی امداد جاری نہ کی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد میں تین این جی اوز انسداد منشیات پر کام کر رہی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1۔ انجمن انسداد منشیات DHQ ہسپتال، فیصل آباد آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 1255 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

2۔ فیصل آباد ویلفیئر فورم، پیپلز کالونی نمبر 2 فیصل آباد آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 2513 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

3۔ اڈیکٹڈ ٹریٹمنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن فتح آباد گلی نمبر 6، فیصل آباد، آگاہی مہم پر کام کرتی ہے اور 1320 لوگوں کو سالانہ آگاہی دے چکی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں کام کرنے والی این جی اوز کے نام اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*2284: **سید عثمان محمود**: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کام کرنیوالی NGOs کے نام اور تعداد بتائی جائے؟

(ب) سال 19-2017 میں ان NGOs نے غربت کے خاتمے اور صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی میں عملاً کیا کردار ادا کیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کل 91 رجسٹرڈ این جی اوز کام کر رہی ہیں جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ این جی اوز حکومت کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔ان این جی اوز کی طرف سے دی جانے والی خدمات کی تفصیل تتمہ (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

لاہور کے دارالامان میں خواتین کی گنجائش، موجودہ تعداد اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

*2367: **چودھری اختر علی**: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور کا دارالامان کہاں کہاں واقع ہے اس میں کتنی خواتین رکھنے کی گنجائش ہے نیز اس وقت اس میں کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں؟

(ب) لاہور کے دارالامان کے عملہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا لاہور کا یہ دارالامان بے سہارا خواتین کے لئے کافی ہے اگر نہیں تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت صرف ایک دارالامان E-30/ 36 نزد نواں کوٹ پولیس اسٹیشن، بند روڈ، لاہور میں واقع ہے۔ دارلامان میں 50 خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور فی الحال 39 خواتین اور 10 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ب) لاہور میں عملے کی کل 16 پوسٹیں ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت صرف ایک ہی دارالامان موجود ہے جو محکمہ کی Uniform Policy کے مطابق بنایا گیا ہے۔ مزید برآں اگر خواتین کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہو تو قریبی اضلاع ضلع شیخوپورہ اور قصور وغیرہ میں بھی یہ سہولت دی جارہی ہے۔

فیصل آباد: دارالامان کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*2744: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں کتنے دارالامان کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ دارالامان کتنے رقبے اور کتنے کمروں پر مشتمل ہیں؟

(ج) ان دارالامان میں کتنی خواتین کتنے عرصہ سے رہائش پذیر ہیں؟

(د) ان دارالامان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع تعلیم اور اس جگہ تعیناتی کا عرصہ کتنا ہے ان کے تعیناتی کے S.O.P کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان دارالامان کے سال 17-2016 تا 18-2017 اور 19-2018 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

(و) کیااس کی انچارج مطلوبہ تعلیم، قابلیت اور گریڈ کی حامل ہے جو کہ انچارج کے لئے درکار ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں صرف ایک دارالامان ہے جو A-519 غلام محمد آباد میں ہے۔

(ب) دارالامان فیصل آباد کی عمارت کا کل رقبہ 21252 سکوائر فٹ ہے۔دارالامان میں ٹوٹل رہائشی کمرہ جات 05عدد ہیں۔

(ج) دارالامان میں 45 خواتین رہائش پذیر ہیں جن کی تفصیل(تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) دارالامان میں ٹوٹل 11 ملازمین تعینات ہیں، ان کے نام عہدہ، گریڈ بمعہ تعلیم کی فہرست (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ملازمین کی تعیناتی محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال حکومت پنجاب کے سروسز رولز 2009 کے مطابق ہوتی ہے۔

(ہ) دارالامان، فیصل آباد کے سالانہ اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2016-17	2017-18	2018-19
26,32,126/- روپے	48,85,258/- روپے	65,05,566/- روپے

(و) جی ہاں! دارالامان کی انچارج مطلوبہ تعلیم، قابلیت اور گریڈ کی حامل ہے جو کہ انچارج کے لئے درکار ہے۔

فیصل آباد میں سماجی بہبود کے اداروں، ملازمین کی تعداد اور تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2747: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں سماجی بہبود کے کتنے ادارے اور دفاتر ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور اس ضلع میں تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) اس ضلع میں تعینات ملازمین جن کے خلاف انکوائریاں ہوئی ہیں یا چل رہی ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) گریڈ 17 اور اوپر گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں گریڈ 17 اور گریڈ 18 کے ملازمین کی تعیناتی کے لئے S.O.P کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت جن ملازمین کا اس ضلع میں عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع فیصل آباد میں سماجی بہبود کے 09 ادارے اور 14 دفاتر ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں 168 ملازمین کام کر رہے ہیں، گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور اس ضلع میں تعیناتی کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ محمد سلیم، مینیجر ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گریڈ 18۔

2۔ نعیم اقبال، جونیئر کلرک، میڈیکل سوشل سروسز یونٹ، الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد، گریڈ 11۔

3۔ محمد ارشد، نائب قاصد، دارالامان، فیصل آباد، گریڈ 01۔

(د) گریڈ 17 اور اوپر گریڈ کے ملازمین 31 کام کر رہے ہیں۔ ان ملازمین کی تعیناتی کی مجاز اتھارٹی سیکرٹری، سوشل ویلفیئر ہے۔

(ہ) جی ہاں۔ اس کے لئے جامع پالیسی مرتب کی جا رہی ہے۔

لاہور: سماجی بہبود کے دفاتر، بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***3057: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سماجی بہبود کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر قائم ہیں محکمہ کی لاہور میں اراضی کس کس جگہ ہے؟

(ب) ضلع لاہور محکمہ سماجی بہبود کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ مد وار کتنا ہے؟

(ج) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کیا گیا ہے؟

(د) کیا اس ضلع میں محکمہ کا کوئی Skill ڈویلپمنٹ کا ادارہ ہے تو وہ کہاں پر قائم ہے اس میں کس کس Skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کتنی اسامیاں کس کس عہدہ کی خالی پڑی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 53 دفاتر چل رہے ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ محکمہ کی 1 کنال 16 مرلے جگہ صنعت زار کی ہے، (22۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں واقع ہے)۔ کاشانہ: 08 کنال 06 مرلے (سیکٹر C-I کالج روڈ نزد جرمن ٹیکنیکل کالج ٹاؤن شپ لاہور)۔

سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر D-I بلاک 3، لاہور کے پانچ ادارے 13 ایکڑ 104 کنال پر مشتمل ہے۔ قصر بہبود، لاہور، 4 کنال (12 ایم ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن میں قائم ہے)۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے مالی سال 20-2019 کے مد وار بجٹ کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ترقیاتی کاموں کے لئے لاہور میں 1000.000M روپے مختص کئے گئے جن میں سے فی الحال 392.200M روپے جاری کر دیئے گئے ہیں ترقیاتی سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ 05 پناہ گاہ، لاہور:

(Establishment of 05 Pannah Gahs, Lahore) جس کے لئے 20-2019 کا بجٹ 27.000 M ہے۔

2۔ کمیونٹی سنٹر برائے خواجہ سراء، لاہور:

(Establishment of Community Welfare Centre for Transgender, Lahore) جس کا 20-2019 بجٹ 23.204 M ہے۔

3۔ پلاننگ سیکشن،ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر کی توسیع:

Strengthening & Capacity Building of Planning Wing,)
(Directorate General, Social Welfare جس کا2019-20 بجٹ کا
05.00 M ہے۔

4۔ ضلع لاہور کے 06 ہسپتالوں میں پناہ گاہ کا قیام:

(Establishment of Pannah Gahs in 06 Hospitals of Lahore)
جس کا بجٹ M 80.000ہے۔

05۔ دادرسی سنٹر برائے خواتین، لاہور:

Establishment of Violence Against Women Centre)
(VAWC), Lahore) جس کا بجٹ M 65.00ہے۔

6۔ مختلف اداروں میں ضروری اشیاء کا پورا کرنا:

Provision of Missing Facilities in Existing Institutions)
Phase-I) جس کا2019-20 کا بجٹ M 51.999ہے۔

(د) جی ہاں! اس ضلع میں سکل ڈویلپمنٹ کے دو ادارے قائم ہیں۔

1۔ صنعت زار / منی صنعت زار:(صنعت زار: 22۔ کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور، منی صنعت زار: باجا لائن، گڑھی شاہو، لاہور)، اس میں خواتین کو مختلف سکلز، ٹریننگز دی جاتی ہیں مثلاً، سلائی کڑھائی، کوکنگ، پیکنگ، پارلر وغیرہ۔

2۔ قصر بہبود ماڈل ٹاؤن میں واقع ہے جہاں پر خواتین کو Advance ہنر سکھائے جاتے ہیں مثلاً میوزک، خطاطی، پینٹنگز، جم، سلائی کڑھائی وغیرہ۔

(ہ) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) خالی اسامیوں کی تفصیل (تتمہ د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈیرہ غازی خان: دار اطفال میں بچوں کی تعداد اور مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3122: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈیرہ غازی خان میں یتیم بچوں کے دار اطفال میں اس وقت کتنے بچے موجود ہیں ان کے لئے سالانہ کتنا بجٹ مختص ہوتا ہے؟

(ب) ملازمین کی تنخواہوں، بچوں کی خوراک، پوشاک اور تعلیم کے لئے کتنا کتنا بجٹ مخصوص ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ڈیرہ غازی خان کے دار اطفال میں اس وقت 43 (بچے) اور 37 (بچیاں) موجود ہیں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر نے جاری مالی سال کے لئے کل بجٹ -/18043000 مختص کیا ہے۔

(ب) ملازمین کی تنخواہوں کے لئے -/11763000 کا بجٹ جاری کیا گیا ہے اور بچوں کی خوراک، پوشاک اور متفرق اخراجات کے لئے -/6280000 کا بجٹ جاری کیا ہے۔

سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ میں مستحقین کی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*3128: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال میں غریب، بیوہ، یتیم اور معذوروں کی امداد کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) سال 2018 میں کتنے ضرورت مندوں کو امداد فراہم کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال میں غریب، بیوہ، یتیم اور معذوروں کو بیت المال کی پالیسی کے مطابق بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت کی جاتی ہے۔ بیت المال فنڈز کے نظام تقسیم خصوصاً مستحقین کی سہولت کے لئے پنجاب کے ہر ضلع میں ایک ایک ضلعی بیت المال کمیٹی قائم کی گئی ہے جو ضابطہ کے مطابق اپنے اپنے ضلع میں امدادی رقوم تقسیم کرنے کی مجاز ہے۔ درخواست فارم وغیرہ بلا معاوضہ بذات خود، بذریعہ نمائندہ یا بذریعہ ڈاک حاصل کئے

جاسکتے ہیں۔ بذریعہ ڈاک یا ارکان کمیٹی سے موصول شدہ درخواستوں کا ڈائری نمبر مع مناسب ہدایات بذریعہ ڈاک سائلین کو کمیٹی کی طرف سے جاری کیا جاتا ہے جبکہ بذات خود کمیٹی کے پاس جمع کرنے کی صورت میں موقعہ پر ڈائری نمبر دے کر سائلین کو بتادیا جاتا ہے کہ ان کو درخواست پہلے موصول شدہ درخواستوں کے بعد کتنے نمبر پر ہے۔ اور اس کارروائی میں اندازاً کتنا عرصہ لگ سکتا ہے۔ درخواست موصول ہونے کے بعد ضلعی بیت المال کمیٹی کا کوئی رکن یا اس کا کوئی معاون رکن موقع پر جا کر چھان بین کرتا ہے اور درخواست گزار کے تحریر کردہ کوائف کی صحت / تجویز کردہ منصوبوں کو عملی جامعہ پہنانے کی استعداد کا جائزہ لیتا ہے اور پھر ضلعی کمیٹی کو تمام حالات وحقائق کے تناظر میں امداد کی منظوری / نامنظوری کے لئے سفارش کرتا ہے اس کے بعد ضلعی کمیٹی اپنے اجلاس میں سفارش / چھان بین کی روشنی میں نامنظوری کی اطلاع یا منظوری کی صورت میں درخواست دھندہ کے نام امدادی چیک جاری کرتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ہر درخواست کا فیصلہ حتی الوسع تاریخ وصولی کے تین ماہ کے اندر ہو جائے لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔

(ب) سال 2018 میں 10511 ضرورت مندوں کو امداد فراہم کی گئی۔

راجن پور: محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*3173: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے زیر کنٹرول کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ سماجی بہبود جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے راجن پور میں کوئی ادارہ کام کر رہا ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 09 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، راجن پور
2۔ ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی، راجن پور
3۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، راجن پور
4۔ دارالامان، راجن پور
5۔ کیمونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، راجن پور
6۔ میڈیکل سوشل سروسز یونٹ ، DHQ راجن پور
7۔ منی صنعت زار، جام پور
8۔ اربن کیمونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، راجن پور
9۔ میڈیکل سوشل سروسز یونٹ، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، جام پور

(ب) جنسی تشدد کا شکار بچوں کی بحالی کے لئے اقدامات چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ذمہ ہیں جو کہ محکمہ داخلہ کے زیر انتظام ہے۔

(ج) بے گھر اور لاوارث افراد کے لئے ضلع راجن پور میں پناہ گاہ مورخہ 2019-12-29 کو تینوں تحصیلوں میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے تعاون سے قائم کئے گئے ہیں، تحصیل راجن پور میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، راجن پور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، جام پور اور تحصیل روجھان میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال روجھان میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔

لاہور میں پناہ گاہوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***3292: محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو ماہ سے لاہور میں قائم پناہ گاہوں کے ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملیں اور ان پناہ گاہوں کے بلز بھی ادا نہیں کئے جا سکے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس):

لاہور میں قائم شدہ پناہ گاہوں کے تمام ملازمین کو نومبر 2019 تک تنخواہیں ادا کی جا چکی ہیں اور محکمہ فنانس نے ان اداروں کے لئے جو بجٹ دیا تھا وہ بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں تمام پناہ گاہوں کے بلز باقاعدگی سے ادا کئے جا رہے ہیں۔

پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد، فرائض مراعات اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3370: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان اراکین کے فرائض و اختیارات کیا ہیں؟

(ج) ان اراکین کو کیا کیا سرکاری مراعات اور اعزازیہ دیا جاتا ہے؟

(د) ان کی تعیناتی کتنے عرصہ کے لئے کی جاتی ہے اور تقرری کا اختیار کس کے پاس ہوتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعداد 14 ہے جن میں 04 سرکاری اور 10 غیر سرکاری ہیں۔

(ب) کونسل کے اراکین کے فرائض و اختیارات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کونسل کے غیر سرکاری اراکین اعزازی ہوتے ہیں ان کو کسی قسم کا کوئی اعزازیہ نہیں دیا جاتا جبکہ مراعات کی مد میں گریڈ 20 کے سرکاری افسران کے برابر سفری و روزانہ الاؤنس دیا جاتا ہے۔

(د) پنجاب بیت المال کونسل کے اراکین کی تعیناتی تین سال کے لئے کی جاتی ہے جو کہ حکومت امین پنجاب بیت المال کے مشورے سے نامزد کرتی ہے تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: بیت المال کے دفتر، فنڈز کے اجراء اور جہیز فنڈز کی موصولہ درخواستوں پر عملدرآمد سے متعلقہ تفصیلات

*3434: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں بیت المال کا دفتر کس جگہ قائم ہے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں بیت المال کو کتنا فنڈ سال 2019 میں فراہم کیا گیا؟

(ج) ضلع ھذا میں بیت المال سے کتنی درخواستوں پر جہیز فنڈ کی مد میں عملدرآمد کیا گیا؟

(د) بیت المال فنڈ کو جہیز اور تعلیم کی مد میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں جن درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے امداد جاری کی گئی ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں بیت المال کا دفتر عید گاہ روڈ رحیم یار خان پر واقع ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع بیت المال کو -/3639699 روپے فنڈ جاری کیا گیا۔

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے ضلع ہذا میں بیت المال سے جہیز فنڈز کی مد میں کسی درخواست پر عملدرآمد نہ کیا گیا۔

(د) ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال فنڈ کو جہیز اور تعلیم کی مد میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی اور نہ کسی درخواست پر عمل درآمد کیا گیا اور نہ ہی امداد جاری کی گئی۔

خانیوال: صنعت زار میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3580: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صنعت زار خانیوال 1986 میں بنایا گیا؟

(ب) خانیوال صنعت زار میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آج تک اس صنعت زار کی اپنی بلڈنگ نہ ہے؟

(د) کیا حکومت خانیوال صنعت زار کی خالی اسامیوں کو پر کرنے اور صنعت زار کی اپنی بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) صنعت زار خانیوال میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیریل نمبر	اسامی کا نام	سکیل	خالی اسامیوں کی تعداد
1۔	کرافٹ ڈیزائنر	17	01
2۔	اسسٹنٹ	16	01
3۔	کرافٹ سپر وائزر	11	04
4۔	سٹور کیپر	07	01

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔ تاہم صنعت زار کی خدمات ایک پرانی عمارت میں جاری ہیں جو کہ بحوالہ مراسلہ نمبر DSW16(DIH)/79-16555 ازاں جناب ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر، پنجاب لاہور کے حکم کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر صنعت زار خانیوال کو منتقل کی گئی۔

(د) فی الحال حکومت کی طرف سے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد ہے جیسے ہی حکومت کی طرف سے پابندی اٹھائی جائے گی تو خالی اسامیاں پر کی جائیں گی۔ صنعت زار کی اپنی بلڈنگ بھی زیر غور ہے اگر محکمہ منصوبہ بندی نے اس کے لئے اجازت دی تو نئی بلڈنگ کی تعمیر کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: دارالامان خواتین میں خواتین ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4018: **محترمہ فردوس رعنا:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد دارالامان میں خواتین ملازم کتنی ہیں؟

(ب) ملازمین میں Sweeper مرد ہیں یا عورتیں؟

(ج) اگر مرد ہیں تو اس کو دارالامان کے احاطہ میں جانے کی اجازت ہے؟

(د) اس دارالامان کی Advisory کمیٹی میں کون کون سی خواتین شامل ہیں ان کے نام بتائیں ایک ہی نام کی کتنی خواتین شامل ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس):

(الف) فیصل آباد دارالامان میں خواتین ملازمین کی تعداد 05 ہے۔

(ب) دارالامان فیصل آباد میں سوییپر مرد ہیں۔

(ج) مرد سوییپر کو خواتین کے رہائشی حصہ میں جانے کی قطعاً اجازت نہ ہے جبکہ دارلامان کے ایڈمن بلاک، گراؤنڈز اور گردونواح کی صفائی اس کی ذمہ داری ہے۔

(د) دارالامان کی ایڈوائزری کمیٹی تاحال Notify نہ ہے۔

معذور افراد کو روزگار کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***4160: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2018 سے آج تک کتنے معذور افراد کو روزگار فراہم کیا گیا تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جن معذور افراد کو بھرتی کیا گیا ہے ابھی تک ان کو ریگولر نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ معذور افراد کا کوٹا ہر محکمہ میں موجود ہونے کے باوجود ان کو بھرتی نہیں کیا جاتا وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب غضنفر عباس):

(الف) 2018 سے آج تک 2319 معذور افراد کو ملازمت فراہم کی گئی ہے، تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) روزانہ کی بنیاد پر 645 بھرتی شدہ معذور افراد میں سے 342 معذور افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کر لیا گیا ہے، نیز کنٹریکٹ پر بھرتی ملازمین Punjab Regulation of Services Act, 2018 کے تحت مستقل کیا جارہا ہے۔ تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) قانون کے مطابق ہر محکمہ 3 فیصد معذور افراد کے کوٹا پر عمل درآمد کا پابند ہے۔ مختلف محکموں میں معذور افراد کی 9172 سیٹوں کی نشان دہی کی گئی جن میں سے 7158 سیٹوں پر معذور افراد کی بھرتی مکمل ہو چکی ہے جبکہ باقی سیٹوں پر بھرتیاں مکمل کرنے کی ہدایات تمام محکموں کے سربراہان کو جاری ہو چکی ہیں۔

لاہور: کاشانہ میں رہائشی بچیوں کی تعداد اور ان کی شادی کے انتظامات سے متعلقہ تفصیلات

*4433: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کاشانہ لاہور میں کل کتنی بچیاں رہائش پذیر ہیں؟

(ب) سال 2019 میں کتنی بچیوں کی شادی کی گئی؟

(ج) شادی کے انتظامات کن کے ذمہ ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) کاشانہ لاہور میں کل 44 بچیاں رجسٹرڈ ہیں Covid-19 کی وجہ سے ان بچیوں کو ان کے گھروں میں بھجوا دیا گیا تھا جو اب واپس آنا شروع ہو گئی ہیں اس وقت 11 بچیاں وہاں رہائش پذیر ہیں۔

(ب) سال 2019 میں 01 بچی کی شادی کی گئی۔

(ج) شادی کے انتظامات ادارہ کی ایڈوائزری کمیٹی کی ذمہ داری ہے جو کہ مخیر حضرات اور این جی اوز پر مشتمل ہوتی ہے۔

راجن پور معذوری کے سرٹیفکیٹ کا اجراء اور اس کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*4660: **محترمہ شازیہ عابد**: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں سال 2015 تا 2019 تک disabled persons کو معذوری کے کتنے سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں ان کے ناموں کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ کی طرف سے disabled کا سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا criteria کیا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کتنے افراد کو according to disabled persons نوکریاں فراہم کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ان میں سے کتنے افراد کو سوشل ویلفیئر اور بیت المال کی طرف سے ماہانہ / سالانہ وظیفہ کتنا مل رہا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) سال 2015 تا 2019 تک 1870 افراد کو معذوری سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) معذور افراد کو سرٹیفکیٹ Disability Assessment Guidelines کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع راجن پور میں سال 16-2015 میں 81 افراد کو معذوری کوٹا کے تحت نوکریاں دی گئی ہیں تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) DRTC سوشل ویلفیئر کی جانب سے 22 معذور افراد کو -/250000 روپے کی امداد دی گئی ہے جبکہ ضلعی بیت المال کمیٹی نے 101 افراد کو -/546000 روپے کی امداد دی ہے جس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی فعال نہ ہونے کی وجہ سے سال 2019 سے عارضی طور پر بند ہے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***4761: جناب رمیش سنگھ اروڑا:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت صوبہ بھر میں اس وقت کتنی این جی اوز رجسٹرڈ ہیں نام وار مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ این جی اوز کو رجسٹرڈ کروانے کا طریق کار کیا ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کتنی این جی اوز کو محکمہ داخلہ کی طرف سے این او سی جاری کیا گیا اور کتنی این جی اوز کے این او سی ختم کئے گئے ختم کرنے کی وجوہات کیا تھیں ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال یکم جنوری 2015 تا یکم جنوری 2020 پچھلے پانچ سال کے اندر مذکورہ این جی اوز کے تحت کتنی رقم کس مد میں خرچ کی گئی مکمل تفصیل فراہم کریں نیز این جی اوز کے کام کی کس طرح نگرانی کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے تحت اس وقت صوبہ بھر میں رجسٹرڈ این جی اوز کی کل تعداد 3103 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) این جی اوز کو رجسٹرڈ کرنے کا طریقہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی بھی این جی او کے این او سی کو ختم نہیں کیا گیا تاہم سال 2019 میں 1516 این جی اوز نے سالانہ پروگریس رپورٹ اور سالانہ آڈٹ رپورٹ جمع نہ کرائی جس کی بنیاد پر ان این جی اوز کی رجسٹریشن ختم کر دی گئی۔

(د) این جی اوز کو سرکاری خزانے سے کوئی رقم فراہم نہ کی جاتی ہے۔ تمام این جی اوز کی مد وار اخراجات کی تفصیل محکمہ کے پاس نہ ہوتی ہے۔ تاہم اگر کسی مخصوص این جی او کے حسابات کی تفصیل درکار ہو تو وہ این جی او سے حاصل کر کے فراہم کی جا سکتی ہے۔

بہاولنگر: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد نیز پناہ گاہوں آشیانہ اور دیگر اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*5071: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولنگر میں محکمہ کے کتنے اور کون کون سے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) خواتین کو ہنر و تعلیم کے حصول کے کتنے ادارے اس ضلع میں کہاں کہاں چل رہے ہیں ان میں کتنے سرکاری ہیں اور کتنے این جی اوز کے تحت چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی پناہ گاہ، آشیانہ اور دیگر ادارے ہیں؟

(د) اس ضلع میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وائز کام کہاں کہاں کر رہے ہیں؟

(ہ) اس ضلع میں محکمہ ہذا نے مالی سال 20-2019 میں کون کون عوامی فلاح کے منصوبے کس کس جگہ قائم کئے ہیں؟

(و) اس محکمہ کی ضلع کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولنگر میں دو ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) جیل روڈ اور شیلٹر ہوم (دارالامان) عقب DC ہاؤس بہاولنگر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ ہذا کے ضلع اور تحصیل ہسپتالوں میں پانچ میڈیکل سوشل یونٹ قائم ہیں تحصیل لیول پر ایک اربن کمیونٹی پراجیکٹ، چار کمیونٹی پراجیکٹ اور سب تحصیل میں ایک رورل کمیونٹی پراجیکٹ قائم ہیں ڈسٹرکٹ جیل بہاولنگر میں محکمہ ہذا کا ایک جیل پراجیکٹ موجود ہے۔

(ب) خواتین کو ہنر مند بنانے کے لئے محکمہ ہذا کے دو ادارے ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) جیل روڈ اور شیلٹر ہوم (دارالامان) عقب DC ہاؤس بہاولنگر موجود ہیں اس کے علاوہ محکمہ کے لوکل NGOs کی مدد سے ضلع میں 16 دستکاری سکول (PWP Centers) قائم ہیں۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے کوئی پناہ گاہ نہ چل رہی ہے مگر ضلع انتظامیہ کی مدد سے ایک DHQ ہسپتال بہاولنگر میں موجود ہے۔

(د) اس ضلع میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) فی الحال ضلع بہاولنگر میں سال 20-2019 میں کوئی نیا منصوبہ قائم نہ کیا گیا ہے لیکن محکمہ اگلے مالی سال میں مزید فلاحی ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(و) محکمہ کی ضلع ہذا کی مالی سال 20-2019 کی کارکردگی رپورٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں اور ملازمین کی تعداد نیز بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***5081: ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولپور کے کون کون سے ادارہ اور این جی اوز ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کون کون سے ہنر کے ادارے چل رہے ہیں ان اداروں میں کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا تھا اور مالی سال 21-2020 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔؟

(و) کون کون سے عوامی فلاح کے منصوبہ جات چل رہے ہیں یا زیر تکمیل ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف): محکمہ سماجی بہبود ضلع بہاولپور میں مندرجہ ذیل 09 ادارے چل رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم، بہاولپور	2۔ دارالامان، بہاولپور
3۔ دارالفلاح، بہاولپور	4۔ بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر برائے خواتین، بہاولپور
5۔ نشیمن، بہاولپور	6۔ چلڈرن ہوم (میل)
7۔ چلڈرن ہوم (فی میل)، بہاولپور	8۔ ڈے کیئر سنٹر، بہاولپور

اور 147 این جی اوز رجسٹرڈ مجریہ رضاکارانہ سماجی تنظیموں کے آرڈیننس 1961 کے تحت کام کر رہی ہیں جن کی فہرست (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود بہاولپور میں 26 دفاتر بشمول ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن میں کل 138 ملازمین کام کر رہے ہیں اور 67 اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں ہنر کے 02 ادارے چل رہے ہیں۔

1۔ صنعت زار: اس ادارہ میں علاقہ کی خواتین کو مختلف ہنر زسکھائے جاتے ہیں مثلاً سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، آرٹ اور کمپیوٹر وغیرہ اور ساتھ میں خواتین کے لئے جم کا بھی انتظام ہے۔

2۔ نشیمن: معذور افراد کی تربیت اور بحالی کا ادارہ۔

آجکل COVID-19 کی وجہ سے ادارے بند ہیں مگر COVID-19 سے پہلے ان دونوں اداروں میں 169 طالب علم زیر تعلیم تھے۔

(د) ملازمین کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس محکمہ کا ضلع ہذا کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ -/51209000 روپے دیا گیا تھا اور مالی سال 2020-21 میں اب تک -/19252000 روپے بجٹ دیا گیا ہے۔

(و) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تمام ادارے عوامی فلاح و بہبود کے منصوبہ جات ہیں۔ ضلع بہاولپور میں دار الامان، صنعت زار، دارالفلاح، بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر، نشیمن، ڈے کیئر سنٹر اور ماڈل چلڈرن ہومز کام کر رہے ہیں اور محکمہ کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات 2020-21 کے تحت سول ہسپتال، بہاولپور میں ایک پناہ گاہ قائم کر رہی ہے۔

چنیوٹ میں گونگے بہرے بچوں / بچیوں کی تعداد اور ان کو کاروبار کے لئے گرانٹ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***5207: جناب محمد الیاس:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف اضلاع میں گزشتہ دنوں اسپیشل بچوں / معذوروں کو چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے فی کس 12 ہزار روپے دیئے گئے ہیں؟

(ب) معذور کا کیا کرائیٹیریا ہے آیا معذور کی تعریف میں گونگے اور بہرے بھی شامل ہیں یا نہیں نیز اس امداد کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر ہے؟

(ج) چنیوٹ میں گونگے، بہرے بچوں اور بچیوں کی کتنی تعداد ہے حالیہ دنوں میں معذوروں کو جو گرانٹ دی گئی اس میں گونگے اور بہرے لوگوں کو بھی شامل کیا گیا ہے تو کتنے لوگ اس سکیم سے مستفید ہوئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب کے کسی بھی ضلع میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کی طرف سے اسپیشل بچوں / معذوروں کو چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے فی کس 12 ہزار روپے نہ دیئے گئے ہیں تاہم ضلع چنیوٹ میں 25 معذور افراد کو فی کس مبلغ دس ہزار روپے District

Rehabilitation & Training Committee کی طرف سے دیئے گئے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ محکمہ کی چھوٹے کاروبار کرنے کے لئے امداد کی کوئی پالیسی نہ ہے لہٰذا اس کا Criteria دینا ممکن نہ ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں کل رجسٹرڈ معذور افراد کی کل تعداد 2322 ہے جس میں 321 گونگے بہرے، 281 نابینا، 219 ذہنی معذور افراد اور 1501 جسمانی معذور افراد شامل ہیں۔ حالیہ دنوں میں DRTC کی جانب سے 25 معذور افراد کو فی کس مبلغ 10000 روپے مالی امداد دی گئی جس میں 4 گونگے بہرے، 7 نابینا افراد، 13 جسمانی معذور افراد اور 1 ذہنی معذور شامل ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بھیک مانگتے خواجہ سراء کے خلاف کارروائی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

419: **محترمہ سیمین گل خان:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی مختلف شاہراہوں، چوکوں اور اشاروں پر خواجہ سرا بھیک مانگتے نظر آتے ہیں؟

(ب) حکومت نے ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ بات درست ہے کہ لاہور شہر کی شاہراہوں، چوکوں، اشاروں پر خواجہ سراء بھکاریوں کی شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ انسداد گداگری کے قانون 1958 کے مطابق گداگروں کو پکڑنا اور انہیں کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کا کام کورٹ سے بھیجے گئے بھکاریوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہے۔

(ب) چونکہ گداگروں کو پکڑنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے بہرحال محکمہ سوشل ویلفیئر کی طرف سے لاہور کے رفاہی ادارہ جات کے تعاون سے انسداد گداگری مہم چلائی گئی تاکہ لوگوں کو آگاہی دی جاسکے کہ وہ پیشہ ور گداگروں کو بھیک نہ دیں اور ان کی حوصلہ شکنی

کریں۔ مزید برآں ضلع بھر میں انسداد گداگری سے متعلق فلیکس، بل بورڈز مشہور جگہوں مثلاً بس سٹینڈز، مارکیٹیں، مساجد، مین شاہراہوں پر آویزاں کئے گئے ہیں اس کے علاوہ مقامی این جی اوز کے تعاون سے آگاہی واک کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس پیغام کو عام کرنے کے لئے اخبارات بھر میں کوریج کی گئی۔ مزید برآں مساجد کے باہر انسداد گداگری کے پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے۔

صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر شیلٹر ہومز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

582: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شیلٹر ہومز کس کس ضلع اور کس کس جگہ پر تعمیر کئے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا مندرجہ بالا شیلٹر ہومز کے ٹھیکہ جات کی فراہمی کے وقت پیپرا رولز کو مد نظر رکھا گیا تھا؟

(ج) لاہور اسٹیشن کے قریب تعمیر ہونے والے شیلٹر ہوم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس کی بلڈنگ کتنی سٹوریز پر مشتمل ہو گی نیز اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(د) لاہور لاری اڈہ کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور بلڈنگ کتنی سٹوریز پر مشتمل ہو گی نیز اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ہ) لاہور میں تعمیر ہونے والے شیلٹر ہومز کا ٹھیکہ ایک ہی کمپنی یا فرم کے پاس ہے۔ یا علیٰحدہ علیٰحدہ کمپنیاں یہ کام سر انجام دے رہی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ بالا پانچ جگہ پر شیلٹر ہومز تعمیر کئے گئے ہیں۔

1۔ داتا دربار 2۔ جنرل بس اسٹینڈ 3۔ فروٹ و سبزی منڈی

4۔ ریلوے اسٹیشن 5۔ ٹھوکر نیاز بیگ

سال 2019-20 میں محکمہ سوشل ویلفیئر مزید آٹھ شیلٹر ہومز ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں قائم کر رہا ہے۔

(ب) جی ہاں! تمام ٹھیکہ جات کے دوران تمام ضروری ضابطہ قوانین اور پیپرا رولز کو مد نظر رکھا گیا تھا۔

(ج) لاہور اسٹیشن کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم دو کنال رقبہ پر محیط ہے۔ یہ ڈبل اسٹوری شیلٹر ہوم ہے۔اس کی تعمیر پر کل پانچ کروڑ چھیانوے لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔

(د) لاہور لاری اڈہ کے قریب تعمیر ہونے والا شیلٹر ہوم ایک کنال رقبہ پر محیط ہے۔ یہ ڈبل اسٹوری شیلٹر ہوم ہے اس کی تعمیر پر کل چار کروڑ چودہ لاکھ روپے کی لاگت آئی ہے۔

(ہ) تمام شیلٹر ہومز کا ٹھیکہ مختلف کمپنیز کو دیا گیا اور پانچ مختلف کمپنیز نے یہ کام سر انجام دیا جن کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں این جی اوز کی رجسٹریشن کی منسوخی سے متعلقہ تفصیلات

786: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کا اختیار ضلعی ڈپٹی کمشنر کے پاس ہے؟

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کی وجوہات کیا کیا ہوتی ہیں اور کیا انہیں منسوخ کرنے سے پہلے متعلقہ این جی او کے عہدیداروں کو آگاہ کیا جاتا ہے؟

(ج) 2019 میں صوبہ بھر میں اب تک کتنی این جی اوز کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا این جی اوز بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں اگر بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں تو اس امداد کے حاصل کرنے کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ سوشل ویلفیئر سے رجسٹرڈ این جی اوز کی رجسٹریشن کی منسوخی کا اختیار ڈویژنل ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر کے پاس ہے۔

(ب) ایسی این جی اوز جو اپنی سالانہ کارکردگی رپورٹ اور اپنے اکاؤنٹس کا آڈٹ نہ کرواتی ہیں ان کو نوٹس جاری کیا جاتا ہے اور اگر وہ اس نوٹس کی تعمیل میں محکمہ کو اپنی رپورٹس جمع نہیں کرواتا تو اس کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔

(ج) سال 2019 میں 1519 این جی اوز منسوخ کی گئیں جن کی ضلع وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) این جی اوز بیرون ملک سے امداد حاصل کر سکتی ہیں تاہم اس کے لئے ان کو EAD حکومت پاکستان سے رجسٹریشن اور NOC حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بیت المال کے حقدار لوگ اور اسکے تقسیم کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

787: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بیت المال کے حق دار کون لوگ ہیں اور ان کو بیت المال سے فنڈز دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) کیا بیت المال تقسیم کرنے کا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے اور حکومت اس نظام کو مزید شفاف اور مؤثر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) بیت المال کمیٹیوں کا قیام کس طرح عمل میں لایا جاتا ہے تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 کے سیکشن ۵ کے تحت بیت المال کے حق دار درج ذیل لوگ ہیں:

i- بے وسیلہ، بیواؤں، یتیموں، مفلس اور ضرورت مندوں کی امداد و بحالی

ii- بے وسیلہ، یتیم، ہونہار اور مستحق طلباء طالبات کے لئے مالی امداد کی فراہمی

iii- معذور اور مفلس مریضوں کے علاج کے لئے مالی امداد کی فراہمی

iv- خیراتی / فلاحی مقاصد کے لئے مالی امداد کا اجراء

v- اجتماعی بھلائی کے ایسے مقاصد کے لئے امداد کی فراہمی جس میں استفادہ کنندگان معاشرہ کے محروم افراد ہوں

بیت المال کی پالیسی کے مطابق بیت المال فنڈز کی منصفانہ تقسیم کے لئے ضلع کی بنیاد پر بالعموم پہلے آؤ پہلے پاؤ کے اصول کے تحت کی جاتی ہے۔ ضلعی بیت المال کمیٹی اس امر کو یقینی بنائے گی کہ ہر درخواست کا فیصلہ حتی الوسع تاریخ وصولی کے تین ماہ کے اندر ہو جائے لیکن سنگین یا فوری نوعیت کی درخواستوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ ضلعی بیت

المال فنڈز میں اس کمیٹی کے ارکان یا اس ضلع کی کسی تحصیل کے لئے کوٹا مقرر نہیں کیا جاتا۔ اور مجموعی طور پر ضلعی بیت المال کمیٹی ہی فنڈز کی تقسیم کی ذمہ دار ہے۔

(ب) بیت المال تقسیم کرنے کا نظام کمپیوٹرائزڈ ہے حکومت اس نظام کو مزید شفاف اور موثر بنانے کے لئے اور اس نظام کے صحیح استعمال کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

(ج) پنجاب بیت المال رولز 2003 میں وضع کردہ طریق کار کے تحت کمیٹیوں کی تشکیل کی جاتی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1۔ ضلعی کمیٹی کی رکنیت ضلعی آبادی کے سائز اور بناوٹ (Composition) کے لحاظ سے ہونی چاہئے یعنی تقریباً 2 لاکھ افراد کی آبادی پر کم از کم ایک رکن کا چناؤ کیا جانا چاہئے۔

2۔ ہر تحصیل سے کم از کم دو ارکان لئے جائیں۔

3۔ ایسے اضلاع جن میں اقلیتوں کی کافی آبادی ہو۔ ضلعی بیت المال کمیٹی میں ان کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے۔

4۔ ہر ضلع میں کم از کم دو خواتین کو نمائندگی دی جائے۔

5۔ کم آبادی والے اضلاع میں ارکان کم از کم تعداد 10 رکھی جائے۔

6۔ ہر ضلع میں فعال این جی اوز کو بھی مناسب نمائندگی دی جائے اور ضلعی رابطہ کونسل (این جی اوز) کے چیئرمین کو کمیٹی کا رکن نامزد کیا جائے۔

7۔ ارکان کا چناؤ کرتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے۔

i۔ اسی ضلع کا مستقل رہائشی اور پاکستانی شہرت کی حامل صحت مند، جواں ہمت اور معاملہ فہم شخصیت ہو۔

ii۔ پختہ کردار کا مالک ہو اور اپنے علاقہ میں ایک معزز شہری کے طور پر مشہور ہو۔

iii۔ سماجی بہبود کے کاموں میں دلچسپی رکھتا ہو۔ اور اس حوالہ سے اپنے سکونتی ضلع / علاقہ میں ممکنہ حد تک بطور فعال سماجی کارکن معروف ہو۔

iv۔ ایسے سماجی و سیاسی کارکن جو پارٹی بازی اور فرقہ واریت سے اجتناب کرتے ہوئے صرف خوشنودی خدا کے لئے کار خیر کرنے کے متمنی ہوں۔ اور بیت

المال فنڈز کو پوری نیک نیتی سے حق داروں تک پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہوں اور اس کے لئے اپنا وقت اور پیسہ صرف کرنے پر مائل ہوں۔ تعلیم، صحت یا سماجی بہبود کے کاموں میں نمایاں مقام و کارکردگی کے حامل ہوں۔

v۔ مقامی حکومت قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخاب میں حصہ لینے والے افراد ضلعی کمیٹیوں کی رکنیت کے اہل نہیں ہونگے۔

ارکان کمیٹی کی میعاد رکنیت نامزدگی کے نوٹیفکیشن میں درج تاریخ اجراء سے تین سال ہوگی۔ کونسل کی صوابدید پر کسی بھی چیئرمین / وائس چیئرمین اور رکن کی مزید مناسب مدت کے لئے نامزدگی ہوسکے گی۔ کسی کمیٹی کی بوجوہ تحلیل ہونے کی صورت میں تین سالہ نامزدگی کا نوٹیفکیشن کالعدم تصور ہوگا۔

8۔ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل کا حتمی اختیار بیت المال کونسل کو ہوگا۔

نامزدگی کا طریقہ:

i۔ ہر ضلعی کمیٹی میں چیئرمین کے علاوہ غیر سرکاری ارکان میں سے ایک رکن وائس چیئرمین نامزد کیا جائے گا۔

Ii۔ کونسل کی انتظامی کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ وہ "امین" بیت المال کی سفارش پر چیئرمین ضلعی کمیٹی نامزد کرے اور اس کی منظوری ٹیلیفون پر بھی لی جاسکتی ہے۔ تاہم حتمی منظوری پنجاب بیت المال کونسل دے گی۔

iii۔ "امین" کو متعلقہ رکن کونسل اور چیئرمین ضلعی کمیٹی کے ساتھ بالمشافہ، تحریری طور پر یا ٹیلیفون پر مشورے سے ضلعی کمیٹی کے ارکان اور وائس چیئرمین کی نامزدگی اور ان کا نوٹیفکیشن کرنے کا اختیار ہوگا۔

iv۔ یہ نوٹیفکیشن کونسل کی اطلاع کے لئے اسکے اگلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

v۔ ضلعی افسر سماجی بہبود یا نامزد کردہ اسی ضلع کا کوئی دوسرا افسر بلحاظ عہدہ کمیٹی کا سرکاری رکن / سیکرٹری ہوگا۔

لاہور: محکمہ سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد، مقاصد، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

831: چودھری اختر علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور کی حدود میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کس کس نام اور کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں کے قیام کے مقاصد کیا ہیں؟

(ج) محکمہ سماجی بہبود لاہور ضلع میں کتنے ملازمین کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) ضلع لاہور محکمہ کا مالی سال 20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ہ) کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(و) ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ز) حکومت اس ضلع میں مزید کتنے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام 13 ادارے چل رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کے قیام کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

1۔ (صنعت زار): خواتین کو فنی ہنر سکھانا اور روزگار کے قابل بنانا۔

2۔ (دارالامان): گھر سے فرار شدہ خواتین کو رہائش اور قانونی معاونت فراہم کرنا۔

3۔ (کاشانہ): یتیم بچوں اور بچیوں کو رہائش، تعلیم اور خوراک مفت فراہم کرنا۔

4۔ (ماڈل چلڈرن ہوم): یتیم بچوں کو رہائش، تعلیم اور خوراک مفت فراہم کرنا۔

5۔ (ڈے کیئر سنٹر): چھوٹے بچوں کی نگہداشت کا مرکز۔

6۔ (نگہبان): گھر سے بھاگے ہوئے یا گم شدہ بچوں کو رہائش اور خاندان سے ملانے کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

7۔ نشیمن 8۔ دارالسکون 9۔ دارالفلاح 10۔ عافیت 11۔ چمن

12۔ قصر بہبود

13۔پناہ گاہ۔ان اداروں کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (تتمہ "ج") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل (تتمہ "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) خالی اسامیوں کی تفصیل تتمہ (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔

(ز) جی، ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر سال 20-2019 میں ایک کمیونٹی سنٹر برائے ٹرانسجینڈر، دادرسی سنٹر برائے خواتین اور پناہ گاہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام چلائے گئے پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

848: محترمہ شاہینہ کریم: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام کون کون سے پراجیکٹ چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

ضلع ڈیرہ غازی خان میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام 05 ادارے اور 06 پراجیکٹس کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ دارالامان
2۔ ماڈل چلڈرن ہوم (میل + فیمیل)
3۔ صنعت زار
4۔ نگہبان
5۔ شہید بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر
6۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ،تونسہ شریف
7۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، کوٹ چھٹہ
8۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، ماہاوا
9۔ اربن کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ،ڈیرہ غازی خان
10۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، ڈیرہ غازی خان
11۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ،تونسہ شریف

مزید بر آں محکمہ نے 19-2018 میں "پناہ گاہ" کے نام سے ایک ADP سکیم شامل کی تھی جس پر کام جاری ہے۔

رحیم یار خان میں سماجی بہبود کے آفس اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

892: جناب ممتاز علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سماجی بہبود کا دفتر کس جگہ قائم ہے؟

(ب) دفتر کے سٹاف کی تعداد، عہدہ، نام ،ڈومیسائل اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) 2018 تا حال ان دفتر کی کارکردگی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) 19-2018 میں دفتر کے لئے کتنا فنڈ مختص ہوا کتنا خرچ ہوا اور کتنا Lapse ہوا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ کا صدر دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر، اینڈ بیت المال عید گاہ روڈ، رحیم یار خان پر واقع ہے۔

(ب) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال عید گاہ روڈ، رحیم یار خان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور عہدہ کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر، سوشل ویلفیئر، رحیم یار خان کی کارکرگی رپورٹ برائے سال 2018 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلع میں رجسٹرڈ رفاہی ادارہ جات کی تعداد 91 ہے۔

2۔ معذور افراد کی رجسٹریشن و سرٹیفکیشن کی تفصیل

2018	2019	جنوری 2020
1054	1515	102

3۔ اس کے علاوہ ڈینگی، سموگ، پولیو، غذائی قلت، انسداد منشیات، کلین اینڈ گرین پاکستان مہم بذریعہ رفاہی ادارہ جات پروگرام کرائے گئے۔

(د) سال19-2018 کے دوران مختص، خرچ اورLapse ہونے والے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خرچ: تنخواہ سٹاف

سال	بجٹ	خرچ
2018-19	6589600 /-	5607721/-

صوبہ میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام جاری سرٹیفکیٹ سے متعلقہ تفصیلات

933: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں سوشل ویلفیئر کے زیر سایہ کون کون سے پراجیکٹ کس کس شہر میں چل رہے ہیں؟

(ب) ان پراجیکٹ کو مکمل کرنے کے لئے سال20-2019 میں کتنی رقم رکھی گئی اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے ، کتنا ادھورا ہے اور کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام سال20-2019 میں 28 پراجیکٹس 09 ڈویژنز میں چل رہے ہیں۔

(ب) ان پراجیکٹس کے بجٹ، خرچ اور کام کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کے دارالامان میں عملہ کی تعداد اور خواتین کو میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

935: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے دارالامان کس کس جگہ ہیں اور ان دارالامان میں موجود ڈاکٹروں سمیت کتنا عملہ تعینات ہے ان کا سکیل اور عہدہ بتایا جائے؟

(ب) ان دارالامان میں رہائش پذیر خواتین کو کون کون سا ہنر سکھایا جاتا ہے ہنر سکھانے والے اساتذہ کی تعداد کیا ہے ان دارالامان میں موجود خواتین کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جاتی ہیں اور کتنے عرصہ تک ان کو یہاں رکھا جاسکتا ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ بھر میں تمام 36 اضلاع میں دارالامان قائم ہیں جن میں کام کرنے والے عملہ کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دارالامان میں خواتین کو سلائی کڑھائی کا ہنر سکھایا جاتا ہے اور ہنر سکھانے والے اساتذہ کی تعداد 51 ہے۔ یہاں رہائشی خواتین کو مفت خوراک، رہائش، کپڑے، علاج اور قانونی سہولت دی جاتی ہیں اور دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ان دارالامان میں خواتین کو 03-06 ماہ کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور مزید رہائشی دورانیہ کی اجازت Authority کی اجازت سے دی جاتی ہے۔ ان اداروں میں کام کرنے والے عملہ کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ سوشل ویلفیئر خوشاب کے زیر انتظام اداروں کی تعداد اور قائد آباد کے دفاتر میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

961: محترمہ ساجدہ بیگم: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے ضلع خوشاب میں کتنے ادارے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں اور عوام الناس کو کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں، ان میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل قائد آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال کے دفاتر میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ اور میڈیکل سوشل سروس یونٹ موجود نہ ہیں اور ٹی ایچ کیو ہسپتال نور پور تھل میں میڈیکل سوشل سروس یونٹ موجود نہ ہے نیز تحصیل نوشہرہ میں بھی کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ موجود نہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صنعت زار جوہر آباد میں ٹیلر کم کٹر کی، ایک کرافٹ سپر وائزر کی چار، مارکیٹنگ سپر وائزر ایک اور سوئپر کی ایک اسامی عرصہ دراز سے خالی پڑی ہے نیز دارالامان جوہر آباد میں ڈاکٹر اور چوکیدار جیسی اہم پوسٹیں بھی خالی پڑی ہیں؟

(د) حکومت کب تک مندرجہ بالا پراجیکٹس کو فعال کرنے اور خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ان خالی اسامیوں کو اب تک کیوں پر نہیں کیا گیا تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) ضلع خوشاب میں سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام درج ذیل 07 ادارہ جات کام کر رہے ہیں جن میں عوام الناس کو دی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ **صنعت زار:** اس ادارہ میں علاقہ کی خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں مثلاً سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، آرٹ اور کمپیوٹر وغیرہ اور ساتھ میں خواتین کے لئے جم کا بھی انتظام ہے۔

2۔ **دارالامان:** اس ادارہ میں بے یارو مددگار خواتین کو رہائش اور تحفظ، قانونی امداد فری میں مہیا کی جاتی ہیں۔

3۔ **شہید بے نظیر بھٹو کرائسز سنٹر:** اس ادارہ میں خواتین کو فری لیگل ایڈ/ سوشل کونسلنگ فیملیز اور Violence Against Women کی آگاہی۔

4۔ **کمیونٹی ڈویلپمنٹ سنٹر خوشاب:** اس میں NGOs کے ذریعے عوام کی فلاح و بہبود اور آگاہی، NGOs کے رجسٹریشن کیسز کی تیاری وغیرہ شامل ہیں۔

5۔ **کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نور پور تھل:** NGOs کے ذریعے عوام کی فلاح و بہبود اور آگاہی, NGOs کے رجسٹریشن کیسز کی تیاری وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ **میڈیکل سوشل سروسز یونٹ DHQ ہسپتال خوشاب:** غریب عوام کو بہبود مریضاں اور زکوۃ کے تعاون سے فری علاج کی سہولیات فراہم کرنا/ مریضوں کی بحالی کے لئے کیس ہسٹری تیار کرنا، پیرامیڈکس کو معاشرتی اور فلاحی آگاہی کے لیکچر دینا۔

7- **میڈیکل سوشل سروسز یونٹ THQ ہسپتال خوشاب:** غریب عوام کو بہبود مریضاں اور زکوٰۃ کے تعاون سے فری علاج کی سہولیات فراہم کرنا/ مریضوں کی بحالی کے لئے کیس ہسٹری تیار کرنا، پیرامیڈکس کو معاشرتی اور فلاحی آگاہی کے لیکچر دینا۔

ان ادارہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل قائد آباد اور تحصیل نوشہرہ میں کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نہ ہیں اور تحصیل قائد آباد اور نور پور تھل میں میڈیکل سوشل سروسز یونٹ نہ ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صنعت زار خوشاب میں ٹیلر کم کٹر، چار کرافٹ سپروائزر، جونیئر کلرک، سٹور کیپر اور مارکیٹنگ سپروائزر کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، دارالامان خوشاب میں بھی ڈاکٹر، اسسٹنٹ کم اکاؤنٹنٹ، وارڈن اور مذہبی ٹیچر کی اسامیاں خالی ہیں۔

(د) محکمہ حکومت کے ساتھ بھرتیوں پر پابندی اٹھانے کے لئے مشاورت کر رہا ہے، جیسے ہی حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی اٹھائی جائے گی خالی اسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

ادارہ برائے سماجی بہبود کے ذیلی اداروں کی تعداد اور بجٹ مختص کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1047: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ادارہ برائے سماجی بہبود کا دائرہ کار کیا ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ادارہ برائے سماجی بہبود کو کتنے ذیلی اداروں میں اور کن بنیادوں پر تقسیم کیا گیا ہے مکمل تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ج) مذکورہ بالا ادارے کا سالانہ بجٹ کتنا ہے نیز یہ بجٹ کہاں کہاں کس تناسب سے استعمال کیا جاتا ہے مکمل رپورٹ پیش کی جائے؟

(د) ادارے کے بجٹ کی تقسیم کن بنیادوں پر کی جاتی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ادارہ برائے سماجی بہبود کو سال 2019 میں کتنا بجٹ جاری کیا گیا نیز یہ بجٹ کن کاموں پر کس تناسب سے استعمال کیا گیا مکمل رپورٹ پیش کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے دائرہ کار کے مطابق معاشرے میں موجود پسماندہ اور کمزور طبقات کو سماجی تحفظ کی خدمات فراہم کرنا ہے۔ ان پسماندہ طبقات میں غریب بچے / بچیاں، تشدد کا شکار خواتین، بزرگ شہری، معذور افراد، غریب مریض اور غیر ہنر مند خواتین وغیرہ شامل ہیں کو متفرق فلاحی خدمات فراہم کرنا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز آف بزنس 2011 کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کو مندرجہ ذیل ذمہ داریاں دی گئی ہیں:

1۔NGOs کی رجسٹریشن، تیکنیکی معاونت اور نگرانی شامل ہیں۔

2۔ سماجی تحفظ بذریعہ ادارہ جاتی نگہداشت بحالی اور ہنر مندی ہے۔

3۔ معذور افراد کی رجسٹریشن، معاونت، ٹریننگ، نوکری اور بحالی۔

4۔ معاشرتی برائیوں کا خاتمہ۔

5۔منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ تعاون۔

6۔ آفات اور ہنگامی صورتحال کے دوران امداد۔

7۔ بیت المال کے ذریعے غریب افراد کی مالی معاونت۔

سوشل ویلفیئر کے تحت مندرجہ ذیل دفاتر اور ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ دفتر سیکرٹری سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، پنجاب، لاہور

2۔ دفتر ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال، پنجاب، لاہور

3۔ دفتر ڈویژنل ڈائریکٹرز سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال (تمام ڈویژنز)۔

4۔ دفتر ڈپٹی ڈائریکٹرز سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال (تمام اضلاع)۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ دارالامان 2۔ صنعت زار 3۔ قصر بہبود

4۔ماڈل چلڈرن ہومز 5۔ گہوارہ 6۔ کاشانہ

7۔ شہید بے نظیر کرائسز سنٹرز 8۔ میڈیکل سوشل سروسز یونٹ

9۔ کمیونٹی ڈویلپمنٹ یونٹ 10۔ ادارہ برائے بحالی بھکاری

11۔ادارے برائے بزرگ شہری 12 ۔ادارے برائے معذور افراد

13۔ادارے برائے بیوہ خواتین 14۔ادارہ برائے بحالی ذہنی افراد۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کا سال 21-2020 کا سالانہ بجٹ 02 ارب 54 کروڑ 61 لاکھ 02 ہزار روپے ہے جس میں 10 کروڑ پنجاب بیت المال کے لئے، 10 کروڑ پنجاب ویلفیئر ٹرسٹ کے لئے اور 05 کروڑ 13 لاکھ 83 ہزار پنجاب وومن پروٹیکشن اتھارٹی کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ کو بجٹ مدوار فراہم کیا جاتا ہے اور صرف انہی مدات پر خرچ ہوتا ہے جس کی محکمہ خزانہ منظوری دیتا ہے۔

(ہ) محکمہ کو بجٹ صرف اور صرف ان دفاتر اداروں اور پراجیکٹس کے لئے دیا جاتا ہے جس کی محکمہ خزانہ منظوری دیتا ہے۔بجٹ کی مدوار تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بیت المال پنجاب کی طرف سے ڈویلپمنٹ / ویلفیئر پراجیکٹس سے متعلقہ تفصیلات

1289: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2010 تا 2018 کے دوران محکمہ بیت المال پنجاب کی جانب سے شروع کئے گئے ڈویلپمنٹ / ویلفیئر پراجیکٹس کے نام بتائے جائیں اور ان کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران ان پراجیکٹس کے لئے ایلوکیٹ کئے گئے ٹوٹل فنڈ کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) مذکورہ پراجیکٹس کے لئے مخصوص فنڈز سے جاری کردہ ٹوٹل فنڈز کی سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) بیت المال پنجاب، بیت المال ایکٹ 1991 کے تحت قائم کیا گیا جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے۔ پنجاب بیت المال کو سال 2010 سے لیکر 2018 کے ترقیاتی فنڈز کی مد میں کوئی ایلوکیشن نہ کی گئی ہے۔ چونکہ بیت المال کا کام غریبوں اور نادار افراد کی مالی امداد ہے

اس کے لئے پنجاب بیت المال کو ہر سال 10 کروڑ روپے کی گرانٹ غیر ترقیاتی فنڈز کی مد سے جاری کی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ بیت المال کو ترقیاتی فنڈز سے کوئی ایلوکیشن نہ کی گئی ہے۔

(ج) ایضاً۔

صوبہ میں یتیم بچوں کی تعداد، کفالت اور پناہ گاہوں میں بچوں کے داخلہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

1300: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں اس وقت یتیم بچوں کی کل تعداد کیا ہے جو اپنی خاندانی یا سماجی بہبود سے محروم ہیں۔ اسکی ہر شہر کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت تک ماڈل چلڈرن ہومز کے تحت کتنے یتیم بچوں کی کفالت کی گئی ہے ان کی تفصیل سے شہر وار آگاہ فرمائیں؟

(ج) یتیم بچوں کی پناہ گاہوں میں ایسے یتیموں کو داخل کرنے کیلئے کیا طریق کار / میکنزم اختیار کیا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب غضنفر عباس):

(الف) The Punjab Destitute and neglected Children Act 2004 کے تحت Child Protection & Welfare Bureaue یتیم بچوں کی کفالت، سہولیات اور Rehabilitation کا ذمہ دار ہے۔ صوبہ بھر میں یتیم بچوں کی کل تعداد کی تفصیل Bureau of Statistics, Punjab سے لی جاسکتی ہے۔

بہرحال، محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام محدود پیمانہ پر یتیم بچوں کی رہائش تعلیم و پرورش کے لئے 12 ادارے (بہاولپور زنانہ و مردانہ، ڈیرہ غازی خان زنانہ و مردانہ، فیصل آباد، گوجرانوالہ، لاہور، نارووال زنانہ و مردانہ، راولپنڈی، سرگودھا اور سیالکوٹ) میں قائم ہیں اور سال 21-2020 میں ماڈل چلڈرن ہومز (دارالاطفال) میں 487 بچے اور کاشانہ میں 114

بچیاں 2021-05-28 تک موجود تھے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کے تحت سال 21-2020 میں 779 بچوں کی کفالت کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(ج) چلڈرن ہوم میں رہائش پذیر بچوں کے ایڈمشن کا طریقہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب کمیشن آن دی سٹیٹس آف وومن 2020 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: اب جناب محمد بشارت راجہ صاحب! مجلس قائمہ برائے جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے۔

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr. Speaker! The Punjab Commission on the Status of Woman (Amendment) Bill 2020 (Bill No. 19 of 2020) کے بارے میں جینڈر مین سٹریمنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون یونیورسٹی آف کمالیہ 2022 سے متعلق جناب گورنر کے پیغام کو زیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Kamalia Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the University of Kamalia Bill 2022, as passed by the Assembly on 18 August 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the University of Kamalia Bill 2022, as received and circulated, is taken into consideration at once."

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

The motion moved and the question is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in

any clause of the Bill, Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

Now, the question is:

> "That the University of Kamalia Bill 2022, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again.)

Applause!

رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

پبلک سیکٹر انٹرپرائزز حکومت پنجاب کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Audit Report on the accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

بحث

سیلاب زدگان سے اظہار یکجہتی کے لئے عام بحث

جناب سپیکر: اب ہم سیلاب زدگان سے اظہار یکجہتی کے لئے عام بحث کا آغاز کریں گے اور جو بھی حکومتی یا اپوزیشن بنچوں کی طرف سے معزز ممبر اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ برائے مہربانی اپنے نام لکھ کر مجھے دے دیں۔ جی، ڈوگر صاحب! سب سے پہلے آپ بسم اللہ کر کے اس بحث کا آغاز کریں کیونکہ آپ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں گئے تھے۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! ڈوگر صاحب بات کر لیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں۔

وزیر داخلہ و جیل خانہ جات (جناب محمد ہاشم ڈوگر): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کے توسط سے information ملی کہ ہمارے معزز صحافی بھائی they have boycotted the proceeding تو میرا اور آپ کا ہمیشہ سے یہ concern رہا ہے کہ ہم اپنے صحافی بھائیوں کو عزت و احترام دیں، ان کو وہی درجہ ملنا چاہئے جس کی وہ ہم سے توقع کرتے ہیں اور جو ان کا حق بنتا

ہے۔ جب آپ نے مجھے حکم دیا تو میری ان کے ساتھ دو تین issues پر بات ہوئی سب سے پہلے اس وقت ایسی صورت حال قائم کر دی گئی ہے کہ اس کو لوگ civilian martial law یا وہ martial law جو کہ وزیر داخلہ پاکستان لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں سمجھ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ARY چینل پر پابندی لگا دی گئی ہے تاریخ میں شاید ایسے واقعات بہت کم ہوئے ہوں گے جب آپ اپنے لوگوں کی بولنے اور سننے کی صلاحیت کو ختم کر رہے ہیں تو indeed اس عمل کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ آپ کے نوٹس میں ہے کیونکہ آپ کی موجودگی میں راجہ بشارت صاحب نے اس ایوان میں ایک قرارداد پاس کی۔ پاکستان تحریک انصاف جو کہ الحمد اللہ پاکستان کی سب سے بڑی جماعت ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس ہاؤس کے توسط سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ARY چینل کی جو زبان بندی کی گئی ہے یہ کالا قانون واپس لیا جائے۔ معزز ہائی کورٹ سندھ نے clear الفاظ میں حکم دیا کہ اس کو کھولا جائے کل میں اور راجہ بشارت صاحب انشاء اللہ بیٹھیں گے اور ہم دیکھیں گے کہ اس آرڈر کو ہم نے پنجاب میں کیسے implement کروانا ہے تو یہ میں نے آپ کی طرف سے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک اور انتہائی افسوس ناک کام یہ ہوا ہے کہ عارف حمید بھٹی صاحب کو off-air کر دیا گیا ہے تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ چاہتے کیا ہیں؟ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ information لوگوں تک پہنچنا بند ہو جائے گی تو غالباً یہ آج بھی 1950 کے دور میں رہ رہے ہیں۔ آپ کے صوبہ بھر میں ایسے devices and phones کروڑوں لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہیں اور پھر اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ بہت ساری edited or wrong information لوگوں کو ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ ان چینلز سے ہمیشہ کم از کم ایسی خبریں آ رہی ہوتی ہیں جو کہ sift ہو رہی ہوتی ہیں اور جن کا مطالعہ کیا جا رہا ہوتا ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی بات غیر مناسب کی گئی ہے تو اس کو ضرور پوچھیں اور اس کو ایک حد تک سزا دیں ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ جس کے دل میں جو بھی آئے وہ بول دے لیکن اس کا اب الٹا نتیجہ یہ نکل رہا ہے جس کے سبب لوگوں تک information electronic media کی بجائے سوشل میڈیا کے ذریعے پہنچ رہی ہے، ہم سوشل میڈیا کو بھی appreciate کرتے ہیں مگر سوشل میڈیا سے بہت ساری ایسی information آ جاتی ہے جو ہمارے اور ہمارے ملک کے مفاد میں نہیں ہوتی لہٰذا ہمارا یہ پُرزور مطالبہ ہے کہ عارف حمید بھٹی صاحب کو دوبارہ on-air کیا جائے کیونکہ یہ بہت زیادتی ہے اور یہ کالا

قانون ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ آنے والے وقتوں میں یہ جو اس طرح کے کام کر رہے ہیں یہ ان کے خوابوں میں آیا کریں گے اور یہ بھیانک خواب ہوں گے پھر ان کو یاد آئے گا کہ یہ ہم نے کیا، کیا تھا؟ اس کے علاوہ ہمارے مزید دو journalists ہیں جن کے مطالبات ہیں ایک تو کل Minute Mirror جو کہ ایک انگریزی جریدہ ہے اس کے چیف ایگزیکٹیو کی فیملی کو harass کیا گیا اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی تو میں اس اجلاس کے ختم ہونے کے فوری بعد سی سی پی او لاہور سے اس حوالے سے رپورٹ طلب کروں گا اور وہ رپورٹ ہم ان سے شیئر کریں گے۔ اسی طرح شور کوٹ میں دو دن پہلے بدقسمتی سے وہاں کے پریس کلب کے صدر یونس نومی صاحب بھی قاتلانہ حملے میں اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی بھی رپورٹ طلب کریں گے تو میری already ڈی پی او جھنگ سے بات ہو چکی ہے اس پر وہ کام کر رہے ہیں۔ میں کل انشاءاللہ ہاؤس کو ان تین چار چیزوں پر apprise کروں گا۔ میں میڈیا کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری بات تحمل سے سنی اور میں نے ان کو آپ کا پیغام بھی دیا اور وہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، جی، ٹھیک ہے ہم میڈیا کے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو خوش آمدید بھی کرتے ہیں۔ اب ہم سیلاب زدگان کے حوالے سے عام بحث کا آغاز جناب حسنین بہادر دریشک کی speech سے کرتے ہیں۔ اس کے بعد سید حسن مرتضیٰ صاحب اپنی بات کریں گے۔ جی، دریشک صاحب!

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں دل کی گہرائی سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس آفت زدہ موضوع پر گفتگو کرنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق جنوبی پنجاب کے ضلع راجن پور سے ہے اور بدقسمتی یہ ان دو اضلاع میں سے ہے کہ جہاں پر یہ قدرتی آفت آئی ہوئی ہے اور ہم سیلاب کی وجہ سے سب سے زیادہ affected ہیں۔ میرے کافی ساتھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں جن کا تعلق دیہاتی علاقوں سے ہے وہ سیلاب کی صورت حال سے آشنا ہوں گے کچھ میری بہنیں اور بھائی ایسے ہیں جن کا میں perspective دینا چاہوں گا کہ ہمارے اوپر کیا قدرتی آفت گزری ہے؟ ہم لاہور شہر میں رہتے ہیں یہاں کی جو نہر ہے اس کا پانی 300 کیوسک ہے اگر یہ نہر پوری چلے تو 300 کیوسک پانی اس میں سے

گزرتا ہے لاہور کے دریائے راوی میں اگر 50 ہزار کیوسک پانی آجائے تو لاہور کے دریائے راوی کو کہا جاتا ہے کہ یہ flood کی زد میں آ گیا ہے۔ دریائے سندھ میں آج کے دن تقریباً 5 سے 6 لاکھ کیوسک پانی گزر رہا ہے جس کو high flood کیا جاتا ہے دریائے سندھ کا اپنے لیول کی اونچی سطح تک جا رہا ہے۔ سال 2010 میں پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا سیلاب آیا تب دریائے سندھ میں 10 لاکھ کیوسک پانی آیا تھا۔ میں پھر دہرا رہا ہوں کہ 2010 کے سیلاب میں 10 لاکھ کیوسک پانی دریائے سندھ سے گزرا تب راجن پور شہر اور رحیم یار خان کے درمیان there was a sheet of water شہر دونوں تھے لیکن ان کے درمیان صرف اور صرف پانی تھا، نہ نہری نظام تھا، نہ سڑکیں تھیں بلکہ آپ دونوں علاقوں میں صرف کشتی پر commute کر سکتے تھے۔ ہمارے اضلاع کچھ اس قسم کے ہیں جہاں پر پہاڑی نالے ہیں جناب کا ضلع میانوالی بھی اسی قسم کے flash flood کی زد میں ہے جس کو hill torrents یا رود کوہی کہا جاتا ہے۔ دریائی فلڈ اور پہاڑی نالوں کے فلڈ میں ایک بہت نمایاں فرق ہے، دریائی فلڈ inch by inch چڑھتا ہے اور آپ کو موقع دیتا ہے کہ میں چڑھ رہا ہوں آپ اپنی پیش بندی کر لیں اس کے برعکس جو پہاڑی نالے ہیں وہاں ہزاروں کیوسک پانی آتا ہے اور وہ گھنٹوں کے اندر تباہی پھیلاتا ہوا اپنے راستوں سے گزرتا ہوا دریا میں یا جو بھی نشیبی علاقے ہیں ان میں چلا جاتا ہے۔ میں جناب کے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ دریائے سندھ کے اندر جو سب سے بڑا supper flood آیا تھا وہ 10 لاکھ کیوسک تھا لیکن اس سال ضلع راجن پور کے اندر جو رود کوہیاں چلی ہیں ان کا volume 9 لاکھ کیوسک ہے میں پھر دہرا رہا ہوں کہ دریائے سندھ کا جو supper flood تھا وہ 10 کیوسک تھا لیکن اس سال ہمارے پہاڑی نالوں میں 9 لاکھ کیوسک پانی تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں سمجھ گیا ہوں۔

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! اس کے اندر قدرت نے تو ہمیں ایک آزمائش میں ڈالا ہی ڈالا ہے لیکن کچھ ہمارے اپنے انسانی مسائل ہیں جس کے اندر ہم نے دریاؤں اور قدرتی آبی گزرگاہوں کو روک لیا ہے، ادھر ہم کم از کم فصلیں ضرور کاشت کرتے ہیں لیکن اگر بہت عرصہ پانی نہ آئے تو ہم وہاں پر اپنے مکانات بھی بنا لیتے ہیں۔ پانی نے نشیبی علاقوں کی طرف اپنا راستہ ضرور نکالنا ہے، میں بالکل واضح ہوں کہ اگر اب بھی وہ مکانات اور وہ آبادیاں جو فصلوں کی شکل میں

ہیں پانی کی گزر گاہوں میں رہیں گی تو ہم آنے والے ہر دو چار سال کے بعد wash out ہوتے رہیں گے جس طرح اس سال ہوئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات درست ہے۔

وزیر توانائی وخوراک (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! میں اپنی دونوں اطراف کے معزز ممبران کا مشکور ہوں جنہوں نے انفرادی طور پر ہمیں سینکڑوں کے حساب سے ٹرکس بھیجے ہیں جو راجن پور پہنچے ہیں، میں انفرادی طور پر ایک ایک ساتھی کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ میں نے کیبنٹ میٹنگ کے اندر وزیراعلیٰ صاحب سے گزارش کی تھی کہ ہماری خوراک کے حوالے سے سرکاری ادارے، non governmental organizations اور دیگر جتنے بھی فلاحی ادارے ہیں، انفرادی اور اجتماعی طور پر آئے ہیں، tentage میں اور دیگر خوراک میں ہماری مدد کر رہے ہیں اس کے لئے ہم ان کے بہت مشکور ہیں لیکن بطور حکومت پنجاب میں نے بجا طور پر تب بھی گزارش کی اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ میں اور سردار محسن لغاری صاحب یہ یقینی بنائیں گے کہ ہم اپنے hill torrent کے سسٹم کو اور اپنے دریائی نظام اور اریگیشن سسٹم کی اس مربوط طریقے کے ساتھ منصوبہ سازی کریں گے کہ ہمیں ان مشکلات کو ہر دو چار سال کے بعد نہ بھگتنا پڑے۔ وہ اس کا ایک log term solution ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے اپنے اس وعدے کو دہراتا ہوں اور on the floor of the House یقین دہانی کراتا ہوں کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اندر اس rehabilitation سے بھی زیادہ اہمیت دیں گے کہ ہم اس قسم کے incidents کو دوبارہ نہ ہونے کی منصوبہ بندی کریں تاکہ یہ سرکاری وسائل ہر دو چار سال کے بعد اس قسم کی آفات کے اندر ضائع نہ ہوں۔ آج ہمارے لوگ معاشی طور پر پندرہ سال پیچھے چلے گئے ہیں، ہمارا زرعی علاقہ ہے، میرے ضلع میں 80 فیصد فصلات تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور تقریباً 60 فیصد سے زیادہ مکانات wash out ہو گئے ہیں، شہروں کے اندر پانچ پانچ آٹھ آٹھ فٹ تک روشندانوں کے اندر سے پانی گزر رہا ہے۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، ہاؤس کے وہ معزز ممبران جنہوں نے ہماری مدد کی ہے میں ان کا مشکور ہوں اور جو ساتھی مزید مدد کرنا چاہیں وہ

دل کھول کر بڑھ چڑھ کر ہماری مدد کریں چونکہ ہمارے اضلاع بہت تکلیف میں ہیں، بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلے حسن مرتضیٰ صاحب بات کر لیں ان کے بعد آپ بات کرنا۔جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ، میں جناب دا بے حد مشکور آں کہ میں request کیتی تے تسیں اج سیلاب دے حوالے نال عام بحث رکھ لئی۔ منسٹر صاحب جو فرمارہے سن اوہ بالکل درست اے ایہدے وچ کوئی شک نہیں کہ جہیڑیاں وی آفات نیں اوہ کوئی دس کے نہیں آندیاں اور کسے دے روکن نال اوہ رک وی نہیں سکدیاں لیکن جہیڑیاں چیزاں انسان دے وس وچ ہین تے جنہاں نوں انسان انسان لئی کر سکدا اے میرے خیال اچ اوہ چیزاں تاں ہونیاں چاہیداں نیں۔ ایہہ بہت وڈا disaster ہے جہڑا پورے ملک دے اندر اے، سارے صوبے متاثر ہوئے نیں، سندھ دے اندر، پنجاب دے اندر، جنوبی پنجاب، بلوچستان، KPK وی یعنی سارے صوبے اپنی جگہ تے متاثر ہوئے نیں لیکن خصوصاً میرے حلقے دے حوالے نال گزارش سی کہ میں پچھلے دس سال توں چاہے پاکستان مسلم لیگ(ن) دی گورنمنٹ ہوئے میں اس موقع تے positive politices کراں گا اور politices کرنا میرا کام اے، میں سیاست کرناں میں ایہہ نہیں آکھ سکدا کہ میں اس تے سیاست نہیں کراں گا لیکن میں positive سیاست کراں گا کہ چاہے پاکستان مسلم لیگ(ن)، دا دور سی، چاہے(ق) لیگ دا دور سی یا پی ٹی آئی دا دور اے ساڈے مسائل نوں سنجیدگی نال نہیں لیا جاندا۔ اسیں کوئی دس سال تو ایہہ گزارش کر رہے آں کہ ساڈا دریائے چناب چنیوٹ دے مقام تے اپنا رخ تبدیل کر رہیا اے اور اس دے نال ساڈیاں زرعی زمیناں دریابرد ہو رہیاں نیں اور آبادیاں وی متاثر ہون دا اندیشہ اے۔

جناب سپیکر! اس حالیہ سیلاب دے اندر اوہ اپنے انجام نوں پہنچے ساڈی چیخ وپکار، ساڈی آہ وبکا کسی بندے نے وی نہیں سنی، ایتھے محکمے موجود نیں، منسٹرز موجود نیں، کوئی اک منسٹر کوئی اک ڈیپارٹمنٹ ایہہ گل دس سکدا اے کہ اسیں جا کے اونہاں نوں ویکھیا اے، اونہاں نوں visit کیتا

اے، اسیں اوہناں لئی کوئی حفاظتی اقدامات کیتے نیں۔ میرے چنیوٹ دی جتنی fresh land اے تسیں سوچ وی نہیں سکدے اوتھوں دے لوگ کتنے خوشحال سن اور اک رات دے اندر اوہ لوگ بے زمین ہوگئے، غیر کاشتکار وی ہوگئے اوہناں دیاں فصلاں وی تباہ ہوگئیاں، گھر وی ڈگ گئے اوہ سڑک تے آگئے، جدوں اوہ سڑک تے آئے تو صبح اوہناں لئی کوئی کاروبار نہیں یا اوہناں نے کوئی ریڑھی لانی اے یا کوئی چاہ دا ہوٹل بنالے گا۔ اوہ کل دے زمیندار سن چاہے چھوٹے زمیندار سن لیکن اج اوہ بے زمین ہوگئے نیں۔ میں ڈی سی صاحب، اے سی صاحب بھوانہ نوں گزارشات کر دا رہیا کہ ایتھے تشریف لے آؤ، ہن تاں ڈی سی تبدیل ہو گیا اے شاید اے سی اوہی اے۔ میں اوہناں نوں ٹیلی فون کر کر کے آکھدا رہیا کہ ڈی سی صاحب ایتھے تشریف لے آؤ اوہ بے چارے سڑک تے بیٹھے ہوئے نیں، چھوٹے چھوٹے بچے، خواتین، بچیاں بچے بزرگ بیٹھے نیں، نہ اوہناں کول کوئی کھان دی چیز اے نہ کوئی پین دی چیز اے، علاقے دے لوگ اوہناں زمینداراں نوں اپنے گھروں سالن دے رہے نیں روٹی دے رہے نیں۔ کیا ایہہ ساڈے تے وقت نہیں آسکدا؟ آج وی اوہ اے سی اوتھے موجود اے میں اوتھے بیٹھا ساں اور اوہ اے سی کوئی اتنے نواب صاحب سن لاٹ صاحب سن کہ اوہ اک اک آدمی نوں اس مجمے وچوں بلا کے کہوئے کہ اوہ اس دے پیش ہوئے اور میں علیٰحدہ اہندی گل سنی اے۔ اوہ تے publically آنا پسند نہیں سی کر دا، لوگاں نے اونہوں کہچ کے لاندا کہ ایتھے کھلو مر، ایتھے کھلو کے گل کر۔ اساں بالکل افسر شاہی دے نذر ہوئے ہوئے آں۔ کسی دی وی حکومت ہوئے maybe سندھ وچ وی افسر شاہی مضبوط ہوئے وفاق وچ وی اینج ای ہوئے لیکن میں tax payer آں، میرے لوگ ٹیکس دیندے نیں اور میرا حق ہے کہ میں اپنی حکومت نوں اپنی سرکار نوں گل کراں، اوہ میری ای مخالف اے ناں جی، تہاڈی میرے نال دشمنی ایس حد تک ہو سکدی اے ناں کہ ایہہ دوئی واری elect نہ ہووے۔ ایہہ تہاڈا حق اے تُسیں کرو لیکن کیا میرے لوکاں دا ایہہ قصور اے کہ اوہناں دا leader تے اوہناں دا نمائندہ لوٹا نئیں ہوندا؟ صرف ایہہ ای اہناں دا قصور اے جیہڑی اوہناں نوں سزا دِتّی جارہی ہے۔ میں اَج جناب توں ایہہ توقع کرناں آں کہ تُسیں اینڈے اُتّے کوئی رولنگ دیو کہ اوہناں لوکاں نوں زمین دِتّی جاوے۔ اوتھے state land پئی ہوئی اے۔ اوتھے قبضہ مافیا نیں ناجائز قبضے کیتے ہوئے نیں۔ اہناں لوکاں نوں گھر بناون دے لئی پنج پنج مرلے یا دس دس مرلے جگہ دیو۔ اہناں لوکاں

دے نال بڑی زیادتی اے۔ میرے جھڑے ایہہ خدشات نیں کہ اوہناں نوں اپوزیشن دے نمائندے دی وجہ توں سزا ملدی پئی اے۔ مینوں تہاڈے توں ایہہ توقع اے کہ تُسیں ایہہ خدشات دُور کروگے اور اَج میرے منسٹر صاحب وی ایہہ اعلان کرن گے کہہ اوہناں بے گھر لوکاں نوں زمین دَتّی جانی چاہی دی اے۔ حکومت نوں اوہناں لوکاں دا بندوبست کرناں چاہی دا اے۔ جتھے دریا رُخ تبدیل کر رہیا اے اوتھے جا کے سروے کیتا جاوے۔ دریا دا رُخ may be روکیا جاسکدا اوے۔

جناب سپیکر! میں انڈیا بائی روڈ گیا ہویا آں۔ اوہناں نیں دریا راوی دا رُخ بدل دتّا اے۔ کیا اسیں اوتھوں تھوڑا جیا دریا دا رُخ تبدیل نئیں کر سکدے؟ میری تحصیل تے میرے ضلع دے ہور ممبران وی بیٹھے ہوئے نیں۔ اوہناں دی side تے وی تباہی ہوئی اے۔ اُس side تے وی بڑے نقصانات ہوئے نیں۔ ہن چونکہ جنوبی پنجاب دے وچ تے باقی جگہ تے بہت وڈے پیمانے تے سیلاب دی وجہ توں نقصانات ہوئے نیں۔ ایس واسطے ساڈے نقصانات نوں محسوس نئیں کیتا جا رہیا یا ساڈی حکومت تک آواز نئیں پہنچ رہی۔ جنوبی پنجاب والے بہت ضروری نیں کیونکہ اوتھے واقعی بڑی تباہی ہوئی اے۔ اوتھے سیلاب دے نال اتنی تباہی نئیں ہوئی جتنی کوہ سلیمان دے پانی نال ہوگئی اے لیکن جناب تسیں ساڈے علاقے تے وی نظر ثانی کرو۔ اوہناں لوکاں دے کول نہ کھاون نوں اے اور نہ ہی رہن نوں اے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے کہوں گا کہ آپ ڈی۔ سی چنیوٹ سے بات کریں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب نے جن تحفظات کا اظہار کیا ہے ان سے متعلق آپ ایک رپورٹ منگوائیں کہ ان کے ضلع میں سیلاب کی وجہ سے نقصانات کی کیا صورت حال ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے حکم سے پہلے ہی میں نے محکمہ قانون کے نمائندے کو چٹ لکھ کر بھیج دی ہے اور وہ چٹ ان کے پاس پہنچ چکی ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ ابھی اسسٹنٹ کمشنر

بھوانہ سے معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ اس وقت تک اس نے کون کون سے relief measures لئے ہیں؟

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ تیمور خان لالی صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (جناب تیمور علی لالی): بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے بہت اچھی بات کی ہے چونکہ میرا حلقہ انتخاب بھی چنیوٹ ہے اس لئے اس ہاؤس کے معزز ممبران کو اب تک کی ہونے والی update کے حوالے سے بتانا میری ایک ذمہ داری ہے۔ وہاں پر اصل میں دریائی کٹاؤ کا مسئلہ درپیش ہے۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب اور میرا حلقہ دریا والی side پر ہے۔ میں نے اپنے حلقے میں ڈی۔ سی صاحب کے ساتھ مل کر visit بھی کیا ہے، وہاں پر جو نقصان ہوا ہے اس کی رپورٹ محکمہ ریونیو نے بنالی ہے اور پانی کی وجہ سے جانوروں میں جو بیماری آئی ہے اس کی vaccination بھی کی جارہی ہے۔ اسی طریقے سے تحصیل بھوانہ میں بھی دریا کا رُخ تبدیل ہونے کی وجہ سے دریائی کٹاؤ کا سامنا ہے۔ اس کی وجہ سے کئی موضع جات دریابُرد ہو چکے ہیں۔ ہم نے ڈی۔ سی صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ دریائی کٹاؤ کی وجہ سے لوگوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کی ایک رپورٹ تیار کریں۔ نقصانات کا تخمینہ لگا کر ہمیں دیں تاکہ ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کر کے ان لوگوں کو جلد از جلد relief فراہم کریں۔ میرا خیال ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ رپورٹ اگلے ہفتے تک وزیر اعلیٰ صاحب کے دفتر میں پہنچ جائے گی۔ یہ کام ڈی۔ سی صاحب کے ذمے لگایا گیا ہے اور وہ یہ کر رہے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ صاحب بھی ان سے اس بارے میں confirmation کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ بہت شکریہ۔ اب چودھری ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! میں نے چودھری ظہیر الدین صاحب کو فلور دے دیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں اور ان کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔

چوہدری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں اپنی معروضات پیش کرنے سے پہلے اس ہاؤس میں جو مائیک لگے ہوئے ہیں ان کی بابت بات کروں گا۔ یہ مائیک بہت چھوٹے ہیں اور ہمیں بات کرنے کے لئے جُھکنا پڑتا ہے۔ ہم تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جُھکتے ہیں لہٰذا میں عرض کروں گا کہ تھوڑا سا ان کا size بڑا کر دیا جائے تاکہ ہم آسانی سے کھڑے ہو کر بات کر سکیں۔ اسی طرح کئی لوگوں کو کمر کی تکلیف کی وجہ سے ڈاکٹر نے انہیں جُھکنے سے منع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

چوہدری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے علاقے میں دریائی کٹاؤ کی وجہ سے جو لوگ بے گھر ہوئے ہیں ان کو زمینیں ملنی چاہئیں۔ ان لوگوں کو اپنے گھر بنانے کے لئے زمین الاٹ کی جائے۔ جن لوگوں کی زمینیں دریا بُرد ہو چکی ہیں انہیں وہ State Land الاٹ کی جائے جو کہ فارغ پڑی ہوئی ہے۔ پاکستان کے لوگوں پر اس وقت یہ سیلاب کی صورت میں ایک عذاب ٹوٹ پڑا ہے۔ دریا راوی، دریا چناب، دریا سندھ، دریا ستلج اور مختلف رود کوہیوں کے پانی کی وجہ سے سیلاب آیا ہوا ہے۔ ابھی میرے ایک ساتھی فرما رہے تھے کہ اس حوالے سے کوئی SOPs بنائے جائیں۔ میں نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ سوات میں سیلاب کی وجہ سے مختلف ہوٹلز اور دوسری عمارتیں تباہ ہوئی ہیں اور ان کی videos record ہو کر سامنے آ چکی ہیں۔ اس کے لئے SOPs یہ ہیں کہ 200 گز پیچھے رہ کر ہوٹل یا کوئی عمارت بنائی جائے۔ اس پر عمل درآمد کروانے کی ضرورت ہے۔ دریاؤں کے ساتھ جو خالی زمینیں ہوتی ہیں وہاں پر آپ کاشت تو کر سکتے ہیں لیکن شام کو وہاں سے آپ کو اپنے مویشی وغیرہ باہر نکالنے ہوتے ہیں تاکہ جب سیلاب آئے تو صرف فصلوں کا نقصان ہو اور کوئی جانی یا مالی نقصان نہ ہونے پائے۔

جناب سپیکر! میں بتانا چاہوں گا کہ دُنیا میں تین قسم کے عذاب ہیں۔ ایک آگ کا عذاب ہے، ایک پانی کا عذاب ہے اور ایک خوف کا عذاب ہے۔ اس وقت جو لوگ پانی کے عذاب میں مبتلا ہیں وہ اس کے ساتھ ساتھ خوف کے عذاب میں بھی مبتلا ہو چکے ہیں کہ شاید ہمارے بھائی ہماری مدد کے لئے آئیں گے یا نہیں۔ ہمیں یہ پختہ عزم کر لینا چاہئے کہ ہم نے اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی

مدد کے لئے لازماً پہنچنا ہے۔ زندگی میں یہ اصول ہونا چاہئے کہ آپ کے دوستوں اور عزیزوں کو آپ پر مکمل یقین ہونا چاہیے اور انہیں یہ امید ہونی چاہئے کہ آپ مصیبت کے وقت ان کی ضرور مدد کریں گے۔ اسی طرح آپ کے دشمن کو آپ سے خوف زدہ ہونا چاہئے۔ آپ کی زندگی کے یہ دو اصول ہونے چاہئیں۔ ہماری پارٹی کے چیئرمین جناب عمران خان صاحب ان سیلاب زدگان کی مدد کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور انہوں نے پانچ ارب روپے اکٹھے کئے ہیں اور مزید funds بھی ٹیلی تھون کے ذریعے وہ اکٹھے کریں گے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے لئے آپ کی طرف سے بہت اچھی اچھی rulings and suggestions آ رہی ہیں۔ Water makes its own level. پانی اپنا راستہ خود بناتا ہے۔ دریاؤں کی گزر گاہوں پر کوئی عمارت نہیں بنائی جانی چاہئے۔ اس سے باہر کی جگہوں پر عمارتیں تعمیر کی جائیں۔ البتہ دریائی گزر گاہوں پر کاشت کاری کی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی ہمارے کچھ مسائل ہیں۔ ہمارے صوبہ سندھ کا تقریباً 35 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر میں پھینکا جاتا ہے یعنی یہ پانی ضائع ہو جاتا ہے جبکہ کراچی کے شہریوں کی ضرورت کے لئے 10 ملین ایکڑ فٹ سمندر کے کھارے پانی یا brackish water کو پینے کے قابل بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اگر کالا باغ ڈیم بن جائے تو یہ پانی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔ کالا باغ میں ایک natural dam area ہے۔ اس کے دونوں طرف پہاڑ ہیں اور آپ اُس کو بہتر جانتے ہیں۔ یہ 1886ء کی بات ہے میں یہ ساری تاریخ ڈھونڈ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ آٹھ بن چکے تھے اور نواں میانوالی کو colonize بنانا تھا تو وہاں کے ایک کرنل اور مجھے ایک Mr. Gabbit کا نام یاد ہے وہ وہاں پر گئے تو انہوں نے Queen کو لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ ایک dam area ہے۔ اُس وقت dam کے لئے پیسے آئے تھے لیکن بعد میں First World War شروع ہو گئی۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر وہاں پر dam بنا بھی لیا جائے تو وہاں پر صرف 10 million acre reservoir ہو گا اُس کے باوجود باہر جانا پڑے گا اُس کو reserve کرنے کے لئے ہمارے کپتان جناب عمران خان صاحب نے اوپر اور بھی dam شروع کئے ہوئے ہیں لیکن بہت زیادہ ڈیم بنانے کی ضرورت ہے۔ ان کی dams and water collection areas scheme ہوتی

ہے، بر ساتی نالوں کے اُوپر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنتے ہیں پھر ان کا پانی اکٹھا کر کے راستہ بنا کر نہروں میں لے جایا جاتا ہے۔ ہمیں یہ ساری چیزیں کرنی پڑیں گی کیونکہ اقبال نے کہا ہے کہ:

جہانِ تازہ افکارِ تازہ سے ہے نمود
سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا

جناب سپیکر! دنیا پتھر اور اینٹوں سے نہیں بنتی بلکہ دنیا نئی سوچ سے بنتی ہے اور ہم آپ کی صدارت میں اس نئی سوچ کو آگے لے کر جانے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔

جناب سپیکر! اب میں ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس سیلابی تباہی نے لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے لیکن کچھ لوگوں کو سیلاب کے علاوہ بھی بے گھر کر دیا گیا ہے جن میں صابر شاکر، ارشد شریف، عمران ریاض خاں، جمیل فاروقی اور حلیم عادل ہیں۔ گویا ان کے اوپر سیلاب نہیں آیا لیکن ان کے اوپر ایک عذاب مسلط ہے اور اُس عذاب نے ان کو سیلاب سے بھی زیادہ بے گھر اور بے روزگار کر دیا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ ایک افریقی شخص نے کہا تھا کہ آپ آزادیء اظہار مانگتے ہیں میں یہ آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اُس کے دینے کے بعد پھر آپ مجھ سے نہ پوچھئے گا کہ میں آپ کے ساتھ کیا کروں گا اور ہمارے ساتھ مرکز میں یہی ہوا ہے۔ کیبل آپریٹرز کو منع کیا جا رہا ہے میں یہاں پر آپ کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی مثال دیتا ہوں اگر ہم چاہیں تو سارے کیبل آپریٹرز کو مجبور کر سکتے ہیں کہ وہ چلائیں کیونکہ اُن کی کیبلز ہمارے areas میں سے گزرتی ہیں لیکن ہم یہ نہیں کریں گے، نہ ہم نے ابھی تک یہ کیا ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ کیبل آپریٹرز کا بھی روزگار ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس کے لئے آپ ایوان میں ایک قرارداد لے کر آئیں پھر اس پر بات کرتے ہیں اور اس پر آپ کا سارا مؤقف بھی آ گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! اگر آپ فرماتے ہیں تو میں صرف ایک بات کر کے بیٹھ جاتا ہوں۔ میں مرکز کی طرف منہ کر کے بات کرنے لگا ہوں کہ Pam Ayres نے ایک نظم لکھی تھی جس کا ترجمہ جناب اعتزاز احسن نے کیا تھا:

کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ ہمیں اپنے اعمال نامے
قیامت کے دن اور خدا پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں

جناب سپیکر! اسلام آباد کی گلیوں میں خُون بہا ہے اُنہی چوکوں میں سزا دو، سزا دو، سزا دو، سزا دو۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اب جناب طارق مسیح گِل!

جناب طارق مسیح گِل: جناب سپیکر! شکریہ۔ شروع کرتا ہوں اُس نام سے جو خدائے قادر مطلق تھا، ہے اور آنے والے وقت کا بھی ہے جو آسمان اور زمین کا خالق و مالک ہے۔

جناب سپیکر! آج سیلاب زدگان کے تعلق سے مجھے اس مقدس ایوان میں یہ موقع دیا گیا کہ میرے پیارے ملک پر اور میرے پیارے وطن پر جو قدرتی آفت آئی ہے اس کے اوپر میں اپنی بات کر سکوں۔ پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے اس وطن کی مٹی سے جنم لینے والا ہر شخص چاہے وہ کسی بھی اُمت، کسی بھی قوم، کسی بھی مذہب، کسی بھی فرقے، کسی بھی جماعت یا کسی بھی گروہ سے اُس کا تعلق کیوں نہ ہو، جس نے پاکستان کی مٹی سے جنم لیا ہے وہ پاکستان کی خیر چاہتا ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت میرا اور آپ کا پیارا وطن جس مشکل میں گھرا ہوا ہے اس مشکل میں ہم سب نے مل کر، بیٹھ کر، چلتے، پھرتے اس آفت کے بارے میں سوچ کر اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ آج وہ وقت نہیں ہے کہ ہم ایک دوسرے کے اوپر تنبیہہ کریں، ایک دوسرے کے اوپر تنقید کریں، ایک دوسرے کے اوپر بہت بڑی بڑی باتیں کریں۔ جو کچھ آپ کے اور میرے ذمہ ہے ہمیں وہ کام کرنا ہے۔ اس ایوان کے اندر رہنے والے لوگوں کی جو ڈیوٹی ہے، گلی محلے کے اندر رہنے والے لوگوں کی جو ڈیوٹی ہے، بیوروکریٹس، ہماری پیاری فوج، ہماری پیاری پولیس، ہماری انتظامیہ، ہماری عدلیہ اور ہمارے ایوانوں کی جو جو ذمہ داری ہے اُس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے ہم سب کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں کہ قدرتی آفت ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے۔ ہم 76/75 سالوں سے اس پیارے وطن کو آزاد کروا چکے ہیں۔ پاکستان بہت پیارا وطن

ہے جس کو بڑی قربانیوں سے حاصل کیا گیا ہے لیکن ہم اپنی ہٹ دھرمیوں، اپنی اپنی انا، اپنے اپنے غرور، اپنی اپنی چالاکیوں، اپنی اپنی دانش مندی کو لے کر ہم رب العالمین کی برکات، اُس کے احسانات، اُس کی کرم نوازی اور اُس کے رحم کو بھول چکے ہیں۔ آج اپنے اُن بھائیوں، اُن میری پیاری بہنوں، اُن میری پیاری بیٹیوں اور اُن میری پیاری ماؤں کو دیکھنے کا وقت ہے جو بہت بڑے سیلاب کی نذر ہو گئیں جن کے پورے کے پورے خاندان برباد ہو چکے ہیں۔ آج صوبہ کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وفاق بُرا ہے، وفاق والے لوگ کہتے ہیں کہ پنجاب بُرا ہے ہمیں اس پہاڑے کو چھوڑنا ہو گا۔ ہمیں ایک دوسرے کو نشانہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر منت کرتا ہوں کہ میرے پیارے وطن پر رحم کیا جائے، میرے ملک پر رحم کیا جائے۔ ہم ٹی وی چینلز کو دیکھتے ہیں، ہم سوشل میڈیا کو دیکھ رہے ہیں جہاں پر ایک بہن پانی کے اندر جا رہی ہے، چیخ و پکار کر رہی ہے وہ کہتی ہے کہ یہ میرا بیٹا جا رہا ہے اس کو بچاؤ۔ جب ایک ماں کہتی ہے کہ یہ میرا بیٹا جا رہا ہے اس کو بچاؤ لیکن کوئی بچانے والا نہیں ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: طارق صاحب! ماشاءاللہ آپ کی تقریر بہت اچھی اور جذباتی تھی۔ آپ اس تقریر کو پانچ منٹ میں ختم کر لیں۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب سپیکر: طارق صاحب! میں پہلے والے بھی ملا کر کہہ رہا ہوں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں تاکہ زیادہ ممبرز کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں بچپن میں تھا تب سے سنتا آیا ہوں کہ کالا باغ ڈیم بنایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد جوان ہوا تو سنا کہ کالا باغ ڈیم بننے جا رہا ہے اور اب بڑھاپے میں ہوں ابھی بھی یہی سن رہا ہوں کہ کالا باغ ڈیم بنایا جائے۔ پچھلی حکومت میں ایک نہایت عظیم شخص دم چھلا بن کر آیا اور اس نے کہا میں ڈیم بنانے جا رہا ہوں۔ ڈیم بنانے کے لئے لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا اور آج وہ شخص غائب ہے۔ یہ جو لوگ پانی میں بہہ کر ڈوب رہے ہیں یہ اس شخص پر ان لوگوں کی بد دعا ہے کہ اس شخص نے ان لوگوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ آج اگر میں پاکستان میں عمران

خان کے خلاف بات کروں گا تو یہ کہیں گے کہ عمران خان کی بات نہ کرو لیکن اگر میں بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی بات کروں تو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔

(اس موقع پر محترمہ فاطمہ نقوی نے کہا کہ جناب سپیکر! یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں)

جناب سپیکر! میری اس بہن کو آپ کہیں کہ چپ کریں، تشریف رکھیں اور جب ان کو وقت ملے گا تب یہ بات کریں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے کہ اگر ہم اپوزیشن میں ہیں تو ہمیں بولنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کی وجہ بتائی جائے میں نے پہلے کہا تھا کہ مجھے دو منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے نہیں تو میں بولتا رہوں گا۔ اگر یہ چپ کر کے بیٹھیں تو میں دو منٹ بات کر کے بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آج پاکستان کے تمام صوبائی وزرا اور تمام صوبائی گورنرز کو یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور تمام کدورتیں اور نفرتیں چھوڑ کر وفاق کے ساتھ مل کر جو ڈوب گئے ہیں، بہہ گئے ہیں اور جو برباد ہو گئے ہیں، ان تمام لوگوں کی مدد کریں۔ مجھے نہیں پتا میری [******]۔

جناب سپیکر: طارق صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے اور آپ کا مؤقف بھی آ گیا ہے۔ اب سردار جاوید صاحب بات کریں گے۔ جی، سردار صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔

(اس موقع پر جناب طارق مسیح گل اور محترمہ فاطمہ نقوی کے درمیان قطع کلامی ہوئی)

جناب سپیکر: طارق صاحب! میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ No personal attacks۔ جی، سردار جاوید صاحب!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ آپ نے پچھلے دو اجلاسوں میں بھی مجھے سیلاب پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آپ نے آج بھی مہربانی فرمائی ہے اور مجھے سیلاب پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں نہایت مختصر سی گزارشات

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کروں گا اور بہت تھوڑا وقت لوں گا۔ آپ نے جیسے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری پوری قوم پر امتحان ہے۔ ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ ہمارے بھائی سردار حسنین بہادر دریشک نے ایک حقیقی تصویر آپ کے اور پورے ایوان کے سامنے رکھی ہے۔ میں ان کی بات کو second کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہمارا علاقہ ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان سے لے کر روجھان تک ساڑھے تین چار سو کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ یہاں پہاڑ اور دریا کا فاصلہ کہیں چالیس اور کہیں پچاس کلومیٹر ہے۔ ایک ماہ پہلے پہاڑ سے آنے والی رود کوئیوں نے ہمارے علاقے میں بڑی تباہی مچائی۔ میں نے پچھلے دو اجلاسوں میں اس حوالے سے آپ سے ذکر بھی کیا تھا۔ میں نے سارے حالات آپ کو بتائے لیکن معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ اس پر کوئی خاطر خواہ عمل نہیں ہوا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں جو ہوا تھا اس کا ذکر کیا تھا۔ وہاں آج ایک نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے کہ اس وقت تونسہ بیراج سے 6 لاکھ 15 ہزار کیوسک سے زیادہ ریلہ گزر رہا ہے۔ آج رنجھانی بند ٹوٹا ہے جس سے کافی بڑا علاقہ زیر آب آیا ہے اور کافی نقصان ہوا ہے۔ اس سے کئی بستیاں بھی متاثر ہوئی ہیں اور بہت زیادہ فصلیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ میں اس پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس وقت تک انتظامیہ وہاں پر نہیں پہنچی۔ آپ سے گزارش ہے کہ منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہاں پر فوری طور پر جائیں اور ریلیف کا کام کریں۔ اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے ایک سوال ذہن میں آتا ہے کہ میں بچپن سے سیلاب کو دیکھ رہا ہوں لیکن آخر اس کا حل کیا ہے؟ اس کا حل یہ ہے کہ ان دروں پر چھوٹے چھوٹے ڈیمز بنائے جائیں۔ ہمیں اس کا کوئی مستقل حل تو کرنا ہو گا کیونکہ ہر سال جو تباہی اور بربادی آتی ہے اس سے بچنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا ہو گا۔ میری تجویز یہ ہے کہ پہلے چھوٹے چھوٹے ڈیمز ہر درے پر بنائے جائیں تاکہ پانی کو سٹور کیا جا سکے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس کا دوسرا حل یہ ہے کہ پانی کو channelize کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے قدرتی channels وہاں پر موجود ہیں۔ ان کو پختہ کر کے پانی دریا میں ڈالا جائے تو یہ اس کا مستقل حل ہے۔ ہمیں اس پر سوچنا ہو گا اور غور کرنا ہو گا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے یہ تباہی دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اس کا مستقل حل آپ کو بتایا ہے۔ آپ اور وزیر اعلیٰ صاحب ہمیں بلائیں تو ہم

ان کو تفصیل کے ساتھ بتائیں گے کہ ہمیں اس مستقل حل کے لئے کیا کرنا ہے۔ میں راجہ صاحب سے کہوں گا کہ انتظامیہ کو فی الفور یہ حکم دیں کہ وہ رنجھانی بند پر کام بھی کریں اور وہاں ریلیف کا کام بھی کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ مہربانی کریں اور ڈیرہ غازی خان یا جو علاقے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں وہاں کے ایم پی ایز صاحبان کی ایک میٹنگ جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے کرائیں تا کہ ان کی funding یا دیگر issues جو سامنے آرہے ہیں ان کو settle کیا جاسکے۔ ڈاکٹر شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے اور میں گائناکالوجسٹ ہوں۔ میں پہلے دن سے سیلاب زدہ علاقوں کی بستیوں کے اندر جا کر کام کر رہی ہوں۔ اس وقت وہاں جو challenges ہیں یا آگے آنے والے ہیں تو ان پر کچھ تجاویز دینا چاہوں گی۔

جناب سپیکر! یہ اچھا ہو گا کہ اپوزیشن کی طرف سے صرف اعتراضات نہ آئیں بلکہ ہمیں تجاویز ملیں تو ہم زیادہ بہتر طریقے سے اپنے مصیبت زدہ بہن بھائیوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ ابھی ایک رپورٹ آئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پورے پاکستان میں تین کروڑ افراد displace ہوئے ہیں اور 50 لاکھ افراد اس وقت خطرے میں ہیں کہ ان کو Typhoid, Hepatitis, Diarrhoea, Dysentery اور اس طرح کی waterborne diseases ہیں جو ہمارے سر پر کھڑی ہیں۔ میں تجویز دوں گی کہ ہم سیلاب زدگان کو ہاتھ دھونے کے لئے medicated soap اور پینے کے لئے صاف پانی فراہم کرنے کے لئے جلد از جلد خصوصی انتظامات کر لیں تو وہ ان بیماریوں سے بچ سکتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ 50 لاکھ لوگ بیمار ہوتے ہیں تو پھر کیا ہمارے پاس health facilities کیا ہوں گی۔ اس کے علاوہ ایک اور رپورٹ آئی ہے کہ anemic خواتین ہیں اگر وہ second trimester میں anemia میں ہی رہیں تو ان کے بچے low IQ کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ ہماری خواتین Antenatal تو پہلے ہی نہیں کرواتیں۔ خواتین پہلے ہی غریب ہیں جو anemia کا شکار ہیں۔ ان کی خوراک سیلاب سے پہلے کچھ بہتر تھی۔ وہ کبھی کبھی Antenatal یا ڈاکٹرز کے پاس visit کر لیتی تھیں۔ ان کو یہ سب کچھ اب available نہیں ہو گا۔ میں حکومت، NGOs اور مخیر حضرات سے درخواست کروں گی کہ وہ ان خواتین کو Iron, Multivitamins, Calcium

and Vitamin D خاص طور پر فراہم کریں۔ جب امداد کے لئے لوگ راشن لے کر جائیں تو یہ دوائیاں بھی لے کر جائیں اور وہاں جو مقامی ڈاکٹرز ہیں ان کو یہ فراہم کریں کیونکہ یہ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ اگر ہم چاہتے بھی ہیں تو ان خواتین کو فراہم نہیں کر سکیں گے کیونکہ یہ ادویات ہمیں زیادہ مقدار میں چاہئیں۔ ایسی خاتون جو anemic ہے اور پوری pregnancy میں attend نہیں ہوئی تو جب وہ ایسے environment میں زچگی کے عمل سے گزرے گی جو محفوظ نہیں ہے تو اس کے مزید بیمار ہونے کا خطرہ ہو گا۔ میں اپنی حکومت سے درخواست کرتی ہوں کہ ان علاقوں میں موبائل لیبر یونٹس بھیجے جائیں۔ وہ خواتین شاید move نہیں کر سکیں گی۔ اگر موبائل لیبر یونٹس ہوں گے اور ان میں ٹرینڈ سٹاف، نرس یا ڈاکٹر ہو گی تو ہم ان خواتین کی زیادہ مدد کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ وہ تجاویز ہیں جو بہت costly نہیں ہیں۔ ہم نے صرف ان کو manage کرنا ہے تو ہم بہت سی جانیں بچا سکتے ہیں۔ اس کے بعد آگے سردیاں آنے والی ہیں، گھر جلد نہیں بن سکتے اور پانی بھی جلد نہیں اترے گا اس لئے ہمیں خیمے چاہئیں۔ سردی سے بچانے کے لئے رضائیوں اور گرم کپڑوں کی ضرورت ہو گی۔ میں مخیر حضرات اور اپنی حکومت سے کہوں گی کہ ان کو ابھی سے arrange کرنا شروع کر دیں کیونکہ ایک ماہ بعد سردی آ جائے گی اور نمونیا اور زکام کے خطرات بڑھ جائیں گے۔

جناب سپیکر! ہمارے بچے سکول نہیں جا سکیں گے کیونکہ پورا سال سکول establish نہیں ہو سکیں گے۔ میں درخواست کروں گی کہ خیمہ سکولوں کا بھی انتظام کیا جائے۔ ہماری خواتین ایم پی ایز چاہے وہ حکومتی بنچوں سے تعلق رکھتی ہیں یا اپوزیشن سے ان کی ایک میٹنگ بلائی جائے اور ان کی کمیٹیاں بنائیں۔ وہ ان علاقوں میں جا کر رہیں اور دو کام کریں۔ وہاں انتظامیہ جو ریلیف کا کام کر رہی ہے اس پر عوام کو بہت شکایات ہیں۔ اس کو بھی oversight کریں۔ اس کے علاوہ جو سروے ہو رہا ہے اس پر بھی عوام کو بہت شکایات ہیں کہ کہیں فصل کا یا گھروں کا نقصان ہوا ہے۔ اس کو بھی وہ oversight کریں۔ اس کے علاوہ ہماری ایجوکیشن، بچوں اور خواتین کی صحت کو بھی oversighte کریں۔ وہ یونیورسٹی اور کالجوں کے بچوں کو جہاں سیلاب نہیں آیا ان کو mobilize کریں۔ ہمیں صرف پیسہ یا چیزیں نہیں چاہئیں۔ ہمیں man power بھی چاہئے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کمیٹیاں بنا کر خواتین کو وہاں پر depute کریں۔ ہماری خواتین ایم پی ایز بہت

زیادہ ambitious ہیں۔ ہماری خواتین بہت پڑھی لکھی ہیں لیکن وہ under utilized ہیں۔ ان کو میٹنگ میں نہیں بلایا جاتا جب ڈیرہ غازی خان میں سیلاب کی میٹنگز ہوئیں تو میں کہتی رہ گئی کہ مجھے ان میں نہیں بلایا گیا۔ اگر مجھے بلایا جاتا تو میرے پاس بہت اچھی تجاویز تھیں۔ آپ کی بہت مہربانی کہ آپ نے کہا ہے کہ جلد وزیر اعلیٰ صاحب سے میٹنگ arrange کروائی جائے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ مل کر اس مشکل سے نمٹنے کی کوشش کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ ڈیرہ غازی خان کے سب ممبران کی میٹنگ arrange کریں۔ اپوزیشن کے حضرات آنا چاہیں تو most welcome اکٹھی میٹنگ ہو جائے گی۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! آپ پورے پنجاب کی خواتین کی میٹنگ کرائیں۔ تمام خواتین مل کر اس پر بہت اچھا کام کر سکتی ہیں۔ اس یقین اور دعا کے ساتھ کہ ہم انشاء اللہ یہ کام کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

جناب سپیکر: آمین۔ میری دونوں اطراف کے ممبران سے گزارش ہو گی کہ مختصر بات کریں۔ آپ سب نے بات کرنی ہے تاکہ ریکارڈ پر یہ ساری چیزیں آ جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آخر میں respond بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مصیبت میں مبتلا سیلاب زدگان بھائیوں کے لئے پنجاب اسمبلی میں عام بحث کے لئے آج کا دن مختص کیا۔

جناب سپیکر! اس وقت پنجاب سمیت پاکستان کے سارے صوبے سیلاب کی شدید ترین صورتحال سے نبرد آزما ہیں۔ یہ یقیناً ایک قدرتی آفت ہے۔ اس وقت پوری دنیا کے لوگ ہم سے نہ صرف ہمدردی کر رہے ہیں بلکہ مدد کرنے کے لئے بھی پہنچ گئے ہیں۔ ہماری وفاقی حکومت پہلے دن سے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے نکلی ہے اس کی اس کوشش کو یقیناً سب کو appreciate کرنا چاہئے۔ وزیر اعظم پاکستان کی آواز پر جس طرح تمام دنیا کے ممالک نے ہمدردی کے ساتھ پاکستان

کے ان سیلاب زدگان لوگوں کے لئے فنڈز اور ضروریات زندگی کی اشیاء بھی فراہم کرنی شروع کر دی ہیں اس پر ہم اُن تمام ممالک کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جو پاکستان کے اس مشکل وقت میں مالی اور اخلاقی طور پر ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ تمام ممالک کا بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر! سب سے اہم بات کرنے والی یہ ہے کہ اِس وقت وزیر اعظم کا ریلیف فنڈ قائم ہو چکا ہے جس میں تمام پاکستانی اور پاکستان سے باہر رہنے والے لوگ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تاکہ ہم جلد از جلد لوگوں کو ریلیف دے سکیں۔ میں پنجاب کی بات کروں گی کہ جس طرح سیلاب نے اپنی تباہ کاریوں سے اس پورے صوبے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہاں سب سے زیادہ ہمارا متاثرہ علاقہ جنوبی پنجاب ہے جس کے لئے یہاں پر میرے بہت سارے ممبران بھائیوں اور بہنوں نے آپ سے بات بھی کی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اِس وقت سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے تمام لوگوں تک آگاہی پہنچ رہی ہے۔ وہاں پر کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، لوگوں کے پاس ادویات نہیں ہیں اور جو خیمہ پہلے چار ہزار روپے کا تھا وہ15 ہزار روپے میں بِک رہا ہے۔ لوگوں کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں ہے، غریب لوگوں کے گھر سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں اور اب وہاں پر صرف اور صرف مٹی کے ڈھیر نظر آتے ہیں۔ اُن کی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو گیا ہے اور اُن کے مال مویشی جو اُن کی زندگی کا اثاثہ تھے وہ سب پانی میں بہہ چکے ہیں۔ آج اُن کی چیزیں اُن کے پاس موجود نہیں ہیں یعنی اُن کے گھر، مال مویشی اور نہ ہی اُن کی زمینیں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ جب ہم اپوزیشن کی طرف سے تنقید کی بات کرتے ہیں تو یقینی طور پر آپ کو حکومت کے اندر رہتے ہوئے کھلے دِل سے سننا چاہئے۔ اگر کہیں ہم غلط ہیں تو آپ اپنے جواب کے ذریعے ہمیں مطمئن کرنے کی کوشش کریں یا پھر ہماری تنقید پر عمل کر کے عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کریں بجائے اس کے کہ آپ اسی وقت دوسروں کی تقریروں کو interrupt کرتے ہوئے واویلا مچا کر ہاؤس کا decorum بھی خراب کریں اور بات بھی مکمل نہ ہونے دیں۔

جناب سپیکر! پنجاب میں سیلاب کے issue پر جو اقدامات کئے جانے چاہئیں تھے اس کی ابھی تک ہاؤس کے اندر بات نہیں کی گئی اور یہ بھی نہیں بتایا جا رہا کہ سیلاب زدگان کے لئے ہم کیا کیا ریلیف دے رہے ہیں، انہیں کتنی ادویات پہنچ چکی ہیں، اُن کے کھانے پینے کا کیا بندوبست کیا

گیا ہے، بچوں کو کتنا rescue کیا گیا ہے جبکہ خواتین کے بہت سے مسائل ہیں خصوصاً اُن کے علاج معالجے کے متعلق کوئی آگاہی نہیں دی جا رہی۔ اسی طرح وہاں پر لوگوں کو صاف پانی کس طرح مہیا کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں اس کے متعلق بھی ہاؤس کو آگاہ نہیں کیا گیا۔ میں کئی مہینے سے دیکھ رہی ہوں کہ ہمارا ہاؤس چل رہا ہے بلکہ سیلاب کی صورتحال میں بھی اجلاس چل رہا ہے اور ہاؤس کے اندر ممبران کی عدم دلچسپی بھی موجود ہے لہٰذا کیوں نہ ہم اجلاس کو ختم کر کے تمام لوگوں کو وہاں intact کرنے کا انتہائی قدم اٹھائیں۔ دوسری بات یہ کہ کیا عدالتی وزیر اعلیٰ کو یہاں پر موجود نہیں ہونا چاہئے، آج اسے یہاں briefing نہیں دینی چاہئے اور اگر اجلاس بلا رکھا ہے تو کیا ایوان کے اندر ممبران کو اعتماد میں نہیں لینا چاہئے کہ آپ لوگوں کے ریلیف کے لئے کیا اقدامات کر رہے ہیں، نہ کہ آپ کی ڈیوٹی صرف بنی گالا کے اندر اپنے بیٹے سمیت حاضری دینے کے لئے ہے۔ وہ یہاں پر آئیں اور ہاؤس کو بتائیں کہ آپ عوام کے ریلیف کے لئے کیا کر رہے ہیں؟

(قطع کلامیاں اور شور و غل)

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر بیشتر معزز ممبران حزب اقتدار پوائنٹ آف آرڈر کے لئے کھڑے ہو گئے)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں بات کروں گی کیونکہ آپ نے floor مجھے دے رکھا ہے اور یہ ہاؤس کا decorum ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ controversial بات نہ کریں کیونکہ پھر اِدھر سے بھی جواب آئے گا۔ اِس وقت حکومت میں ساری جماعتیں موجود ہیں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے اس لئے kindly آپ ممبران کو بتائیے کہ جب ہاؤس میں کوئی ممبر بول رہا ہو تو سب کو سمجھنا چاہئے۔ یہ اپنے وقت پر بات ضرور کریں، اپنی تنقید بھی کریں اور اپنے طعنے بھی ہم پر کسیں تب ہم اِن کو منع نہیں کریں گے لیکن اپنی باری پر بات کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ساری جماعتیں حکومت میں ہیں اس لئے مل جُل کر کام کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! عدالتی وزیر اعلیٰ کو اِس وقت پورے جنوبی پنجاب کی عوام ڈھونڈ رہی ہے اور وہ لوگ تلاش کر رہے ہیں کہ ہمارا عدالتی وزیر اعلیٰ کدھر ہے جس نے ہمیں ریلیف بھی دینا تھا اور ہمارے فنڈز بھی release کروانے تھے۔ یہاں پر بات کی جا رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ نے آبیانہ معاف کر دیا ہے لیکن اُن لوگوں کی زمینیں ہی نہیں رہیں تو انہوں نے اُن سے آبیانہ کہاں سے لینا تھا۔ یہ کوئی ہوش کے ناخن لیں۔ یہاں پر آپ کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں اور ہم پر تنقید کر دیتے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ اپنا رویہ درست کریں آیئے مل کر ہم سیلاب زدگان کی مدد کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے۔ آپ کی بات آگئی ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے آخری چند سیکنڈ چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، چند سیکنڈ بول لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین صاحب نے ہمیں قیامت کی نشانیاں بتانے اور قیامت سے ڈرانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ اچھائی کے لئے بتائی ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: اِس وقت چونکہ آپ حکومت کے اندر موجود ہیں اور آپ ہی جوابدہ ہیں اس لئے قیامت میں سب سے زیادہ ڈر آپ کو ہونا چاہئے۔ مجھے اِس وقت شاعر اُستاد دامن صاحب یاد آ گئے ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ:

پتا لگے گا ساریاں پتراں دا، بول بولیاں دا کیہڑا بھا پاؤندا اے
کیہڑا اپنے جھاٹے دی لاج رکھدا اے، کیہڑا ماں دے سر سواہ پاؤندا اے

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ شاہدہ احمد!

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ احمد کا نام پہلے میرے پاس آیا ہے لہٰذا اِن کے بعد بات کر لیجئے گا۔ یہ نمبر لگا ہوا ہے۔

محترمہ سیمابیہ طاہر: جو شعر پڑھا گیا ہے اس کو حذف کیا جائے۔

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! وہ کہہ رہی ہیں کہ شعر کو حذف کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شاہدہ احمد کے بعد سیموئل یعقوب صاحب اور پھر ظہیر الدین صاحب بات کریں گے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: اپوزیشن کی خاتون کیسی زبان استعمال کر رہی ہیں، کیا یہ ان کا طریقہ ہے؟

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب سپیکر! اپوزیشن کی ممبر ہمارے ممبران کی بے عزتی کر رہی ہیں۔ یہ کیا طریقہ ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، میں یہ بات واضح کر دوں کہ ساری political parties اِس وقت حکومت میں ہیں۔ کوئی جماعت وفاق میں ہے، کوئی سندھ میں ہے تو کوئی جماعت پنجاب میں ہے لیکن اپوزیشن میں کوئی بھی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ کہ چودھری پرویز الٰہی صاحب عدالتی نہیں بلکہ elected وزیر اعلیٰ ہیں لہٰذا اپنے ریکارڈ کو درست کر لیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب آپ بات کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: میں شروع کرتا ہوں اُس نام سے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک سیکنڈ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے راجہ صاحب بول لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری بہن نے عدالتی وزیر اعلیٰ کہا ہے تو میں انتہائی ادب کے ساتھ اُن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ انہوں نے دو مہینے لگائے تو ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو سابق وزیر اعلیٰ لکھنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ یہ عدالتی فیصلہ ہے کہ یہ سابق وزیر اعلیٰ بھی

نہیں لکھ سکتے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بن کر جو کوشش کی تھی وہ ساری دنیا کو پتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عدالت کا فیصلہ اور اس کے بعد اس ہاؤس کا اعتماد لے کر چودھری پرویز الٰہی صاحب وزیر اعلیٰ بنے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وہ elected وزیر اعلیٰ ہیں۔

وزیر امداد باہمی ، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی صاحب اِن شاء اللہ تعالیٰ اپنے نام کے ساتھ وزیر اعلیٰ لکھتے بھی ہیں اور جب tenure پورا ہو گا تب سابق وزیر اعلیٰ بھی لکھیں گے لیکن اِن کے نام کے ساتھ وزیر اعلیٰ اِنشاء اللہ نہیں آئے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

مشیر برائے وزیر اعلیٰ (نوابزادہ وسیم خان بادوزئی): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! آپ نے مجھے پہلے floor دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی کر کے آپ دونوں ڈیڑھ ڈیڑھ منٹ to the point بات کر لیں اور پھر محترمہ بات کریں گی۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! یہاں بہت بحث ہو چکی اور اپنے الفاظ سے تمام سیلاب زدگان کی بڑی مدد بھی کر لی ہے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب سپیکر! اگر رونے سے اُن کا درد دُور ہوتا ہے تو کل اجلاس بلائیں اور رو کر اُن کی مدد کر لیں۔ یہاں اداکاری سے اُن کی مدد ہو گی اور نہ ڈرامہ بازی سے ہو گی۔ میں ایک بات یاد کروانا چاہتا ہوں کہ آپ رونے کا حق صرف اُن کو دے دیں جن کے گھر اجڑے ہیں۔ محترمہ راحیلہ صاحبہ اب جا رہی ہیں لیکن وہ جاتے جاتے میرے الفاظ سُن کر جائیں۔ یہ رونے کا حق اُن کو دے دیں جن کے بچے مر گئے ہیں اور جائیدادیں چھن چکی ہیں:

یادِ ماضی عذاب ہے یا ربّ
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا

جناب سپیکر!2010 کا سیلاب آج بھی مجھے یاد ہے جب یہی لوگ تھے۔ اگر فنڈز کا استعمال صحیح کیا جاتا اور جس وجہ سے سیلاب آیا تھا اس کا اچھے طریقے سے تدارک کیا جاتا تو آج 2022 میں ہمیں یہ حال نہ دیکھنا پڑتا۔ یہاں پر تنقید کرنا بہت آسان ہے۔ ہم نے صرف تین سے چار سال حکومت کی ہے جس کا یہ ہم سے جواب مانگتے ہیں لیکن آج ہم بھی یہاں ایک سوال چھوڑ کر جاتے ہیں کہ جنہوں نے تیس تیس سال حکومتیں کر کے اس ملک کا یہ حال کر دیا ہے یہ سواہ تو اُن کے سَر میں پڑنی چاہئے۔ ٹھیک ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کے پاس اتنے لمبے بُوٹ اور ٹوپی نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ میرا یہ ایمان اور یقین ہے کہ میرا درویش اور پنجاب کا پرویز چند ہی دنوں میں آپ کو اپنی performance دکھائے گا اور سیلاب زدگان کی امداد اس طرح کرے گا کہ دنیا دیکھے گی۔ آپ دیکھیں کہ KPK میں میرے درویش اور پرویز خٹک نے ایسا کام دکھایا ہے کہ ابھی سیلاب کا پتا نہیں چل رہا۔ پنجاب میں بھی ہم نے جو حکمتِ عملی بنائی ہے اِن شاء اللہ آپ کو آٹھ سے دس دنوں میں پتا چل جائے گا کہ ہم کیا کام کرنے جا رہے ہیں اور کس طرح اپنے بچوں کو ریلیف دینے جا رہے ہیں۔ میں آپ سے ایک request کروں گا کہ پنجاب حکومت ہزاروں کی تعداد میں چائنا یا جہاں سے بھی blankets منگوانا چاہے تو آج ہی آرڈر کرے تاکہ ہمیں آگے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ شاہدہ احمد جی آپ بات کریں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر!شکریہ۔اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ Coronavirus کے بعد پاکستان کے اوپر سیلاب کی مد میں ایک اور عذاب نازل ہوا ہے اس سیلاب کی مد میں ہمارے جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے وہ ہمارے grassroots level کے غریب لوگ ہیں مجھے انشاللہ تعالیٰ پوری امید ہے کہ جس طرح Coronavirus کی وباء سے ہماری حکومت نے اپنے آپ کو پوری دنیا کے سامنے منوالیا تھا اس طرح انشاءاللہ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اس سیلاب کے عذاب سے ہماری

حکومت اور ہم اپنے آپ کو منوا کے دکھائیں گے یہ ٹائم اس چیز کا نہیں ہے کہ اپوزیشن وہاں پر کھڑے ہو کر چیخیں ماریں یا ہم ان کو جواب دیں یہ ٹائم قومی یکجہتی کا ہے یہ ٹائم ہم سب کو ایک ہونے کا ہے ہم سب مل کر اس مصیبت سے اس ملک کو نکالیں انہوں نے ہماری جماعت کے اوپر بات کی جناب سپیکر! ہمارے چیئرمین جناب عمران خان نے دو گھنٹے میں 5 سو کروڑ اکٹھا کر کے پوری دنیا کو دِکھا دیا پاکستانی قوم کیا ہے اور چیئرمین عمران خان کیا چیز ہیں ہمارا عمران خان اگر اتنا مضبوط ہے اور اس میں اتنا جذبہ ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ ہم سب ایم پی ایز اور ہمارے علاقہ کے جو مخیر حضرات ہیں اور عام لوگ بھی اس جذبہ کے ساتھ اپنے طور پر جگہ جگہ سے funds اکٹھے کر رہے ہیں اور پوری قوم ان لوگوں کے ساتھ کھڑی ہے جو آج سیلاب کی زد میں مبتلا ہیں میں دعا کرتی ہوں آپ کے اس forum سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اور اس ملک پر رحم کرے میں پوچھتی ہوں اس اپوزیشن اور مودی سرکار کے جو یار ہیں ہماری وفاقی حکومت ان کو کیوں نہیں بولتے کہ اپنے پانی کو روکیں کیوں پاکستان کا نقصان کر رہے ہیں یہ وفاق میں جو مودی کے جو یار بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں اور میں اس دعا سے اللہ تعالیٰ اس ملک پر اپنا فضل و کرم کرے اور ہمیں اس قابل کرے کہ ہم ان victims کو جس حد تک relief دے سکتے ہیں ان کو relief فراہم کریں بہت شکریہ۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی محترمہ سعدیہ سہیل اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ یہاں بات ہو رہی ہے سیلاب کی بدحالی کی جو ایک pandemic بھی کہا جا سکتا ہے اور قدرتی آفت بھی کہا جا سکتا ہے اس ٹائم پاکستان کا 80 فیصد علاقہ زیر آب ہے بہت alarming situation ہے دونوں طرف سے اس پر بات کی گئی اور اس پر بہت حد تک سیاست بھی کی گئی آپ لوگ سیاست بھی کریں لیکن جب کوئی مصیبت آتی ہے، جب زلزلے یا سیلاب آتے ہیں اور سیلاب تو ہر سال آتا ہے آج پہلی بار نہیں آیا اس کی شدت زیادہ ضرور تھی اور یہ پہلے سے alarming situation تھی بار بار Environment Department کہہ رہا تھا اس بار بارشیں extra ordinary ہونی ہیں میں پچھلے tenure میں ہمیشہ یہی بات کرتی رہی مجھے بتائیں جب آفات آپ کے سر پر آ جاتی ہیں تو پھر ہم سب ایک دم اٹھ پڑتے اور بھاگنے دوڑنے لگ جاتے ہیں ایک Disaster Management System ہوتا ہے جو ہمیں مصیبت کے آنے سے

پہلے آگاہ کرتا ہے ہم اس system پر زور کیوں نہیں دیتے سیلاب تو ہر سال آنا اور ہر بار آنا اور ہر بار آپ کے شہروں کو بہا کے لے جانا سیلاب نے جب کہ یہ سیلاب کا پانی million dollar water ہوتا ہے ہمیں اپنے اپنے انفرادی ایجنڈے سے نکل کر ایک قوم کی طرح سوچنا چاہئے ہماری حکومت نے ڈیم بنانا شروع کئے تھے میں آپ سب سے پوچھتی ہوں آپ نے کبھی کوئی dam, reservoir بنانے کی ایک فیصد effort کی ہے آپ نے کبھی توجہ ہی نہیں دی اس کی طرف، ہم کہتے ہیں سڑکیں بنا لو buildings بنالو آپ کا زرعی ملک ہے اور اگر بارشیں آتی ہیں تو بارشیں نعمت ہوتی ہیں آپ پانی کی قحط سالی کی طرف جارہے ہیں 2025 میں اللہ نہ کرے پاکستان 2025 تک قحط سالی کی طرف جارہا ہے پانی کی سطح بہت تیزی کے ساتھ کم ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ ہر سال ہم پر نوازش کرتا ہے بجائے اس کے ہم اس پر کام کریں ہمارے لئے یہ نوازش وبال بن جاتی ہے کیوں کہ ہمیں اللہ کی نعمتوں کو اس کی عطا کی ہوئی چیزوں کو سنبھالنا کیسے ہے اس کا سدباب کیسے کرنا ہے ہم محل کھڑے کرسکتے ہیں لیکن ہم reservoir نہیں بنا سکتے۔ لاہور میں ہمیشہ ایک چوک میں پانی کھڑا ہو جاتا تھا اور اس میں ایک وزیراعلیٰ بوٹ پہن کر کھڑے بھی ہو جاتے تھے ہمیں جب ذمہ داری ملی تو اس کی ایک چھوٹی سی effort بتا رہی ہوں کہ WASA نے گیارہ underground reservoir بنانے تھے وہ صرف ابھی دو بنائے ہیں۔ وہاں بارش کے دو گھنٹے بعد پانی ختم ہو جاتا ہے اتنی چھوٹی سی effort difference make کرسکتا ہے تو why not ہم بیٹھ کر یہ strategy بنائیں کہ آئندہ اس پانی کو کیسے اپنے مستقبل کے لئے save کریں اور ہمیں پانی کی اس قلت کو ختم کرنے کے لئے اس پانی کی utilization کیسے کرنی ہے۔ یہ جو ہم سیاست میں ایک دوسرے پر corruption کے وار کرتے ہیں کل عمران خان نے telethon کیا چار پانچ گھنٹے میں پانچ سو ارب روپے جمع کئے ساری leadership یہ initiative لئے مریم نواز، شہباز شریف اور بلاول بھی telethon کریں ایک تو سب کو اپنی worth کا بھی اندازہ ہو جائے گا کہ ان میں کتنی credibility ہے first time چین نے funds وزیراعظم کو نہیں بھجوایا بلکہ صدر پاکستان کو بھجوایا ہے تو یہ لمحہ فکریہ تو ہے آج اس floor of the House سے میری تمام حکومتوں سے گزارش ہے دو جگہ ہماری حکومت ہے ایک جگہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہے وفاق میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہے آپ سب سے request ہے اکٹھے بیٹھ کر یہ سوچیں اس سیلاب کے پانی کو کس طرح سے save کرنا ہے سیلاب تو ہر سال آنے ہیں ہم نے dams, reservoirs and

canals بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم بجلی کی کمی کو بھی پورا کر سکیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو بچا سکیں آپ یقین کریں آپ کی آنے والی نسلیں آپ کو اس وجہ سے یاد نہیں کریں گی کہ آپ کی کتنی جائیداد تھی آپ کا کیا نام تھا وہ یاد کریں گی کہ آپ ان کے لئے کیا چھوڑ کر جا رہے ہیں بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ آباد

جناب چیئرمین: جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! شکریہ، پاکستان کو اس وقت تاریخ کے بدترین سیلاب کا سامنا ہے اور جو لوگ وہاں پر جا رہے ہیں یعنی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا visit کر رہے ہیں تو بقول ان کے وہاں پر بہت بڑی تباہی ہوئی ہے۔ پاکستان کو بہت سارے سال اس تباہی کو قابو کرنے میں لگ جائیں گے لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم مل کر اس پر timely مکمل planning کریں تاکہ اسے مکمل طور پر کنٹرول کیا جائے۔ ہمیں اس مسئلے کو سیاست سے ہٹ کر بطور پاکستانی اور بطور قوم نپٹنا چاہئے۔ اس وقت جو صورت حال پنجاب میں ہے تو ہمارا جنوبی پنجاب مکمل طور پر سیلاب سے تباہی کا شکار ہے۔ Rest of the Punjab میں جو "Lumpy Skin" کا مرض جانوروں میں پھیلا ہوا ہے جس سے ہمارے مویشی پالنے والے لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں کیونکہ ان کا بھی بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر ایک بہت اہم بات یہ ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اس وقت خوراک کی جو صورت حال ہے، موجودہ بھی اور مستقبل کے حوالے سے بھی اس پر خصوصی طور پر focus کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھی باقاعدہ plan بنانا چاہئے کیونکہ اس وقت ہماری تمام فصلیں جو وہاں پر کھڑی تھیں اور جتنے بھی درخت تھے وہ سب تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ اب گندم کی کاشت کا وقت آنے والا ہے لیکن وہاں پر گندم کے لئے زمین تیار نہ ہے اور لوگوں نے جو بیج رکھے ہوئے تھے وہ بھی سب کے سب ضائع ہو چکے ہیں۔ کپاس کی فصل مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور وہاں پر اس وقت current food assessment کی ضرورت بہت important ہے کہ لوگوں کو ابھی اور مستقبل کے لئے بھی food مہیا کی جائے۔

جناب چیئرمین! وہاں پر جانوروں کا بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے تو میں یہ چاہوں گی کہ ان کا مکمل data اکٹھا کیا جائے اور لوگوں کے جانوروں کا جتنا بھی نقصان ہوا ہے انہیں جانور provide کئے جائیں۔ ہمیں وہاں پر زراعت کی support پوری کی پوری دینی چاہئے تاکہ ان پر جو مشکل وقت ہے اس کے بعد ان کی زندگی کم از کم ایک flow میں آسکے اور ایک طریقہ کار پر چل سکے۔ اس وقت ہمیں اپنی پوری energy اور پورے فنڈز flood affected areas کی طرف divert کرنے چاہئیں اور وہاں پر ہماری priority ہونی چاہئے کہ ہمارے جنوبی پنجاب کا جتنا علاقہ متاثر ہوا ہے اسے ہم انشاءاللہ تعالیٰ بحال کریں۔

جناب چیئرمین! دوسرا اہم مسئلہ وہاں پر دیکھنے میں یہ بھی آرہا ہے کہ وہاں پر لوگوں میں skin diseases اور stomach کے بہت زیادہ issues بڑھ رہے ہیں تو ہمارے سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے میڈیکل کے شعبوں کے تمام ڈاکٹروں کو مکمل طور پر وہاں پر divert کریں اور ان کی area wise duties لگائی جائیں تاکہ لوگوں کو مکمل طور پر medical care provide ہو سکے۔

جناب چیئرمین! ہمارے بہت سارے ممبران نے بات کی ہے لیکن ہماری priority ڈیمز ہونے چاہئیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ ڈیمز بنانے چاہئیں جہاں پر mini dam بنتا ہے وہاں پر mini dam بنایا جائے، جہاں پر small dam کی feasibility بنتی ہے وہاں پر small dam بنایا جائے اور جہاں پر بڑے ڈیم جیسے "کالا باغ" ڈیم کا منصوبہ ہے تو اسے ہمیں priority پر رکھنا چاہئے۔ جب تک ہم واٹر ریزروائرز نہیں بنائیں گے تو ہمارا پانی اسی طرح سے ضائع ہوتا رہے گا۔ ابھی ہم نے دیکھا کہ جب گرمیاں شروع ہوئیں تو ہم خشک سالی کا شکار تھے اور جب بارشیں ہوئیں تو سیلاب کا شکار ہیں تو ان دو extreme conditions سے پاکستان دوچار ہے جبکہ انڈیا نے اب تک پانچ ہزار سے زائد ڈیمز بنالئے ہیں لیکن ہمارے پاس شاید 300 کے قریب بھی ڈیمز نہیں ہیں تو ہماری priority dams mini dams and small dams ہونے چاہئیں اور as soon as possible feasibility بنائی جائے اور اگلے جتنے فنڈز ہیں ہم اس طرف divert کریں تاکہ اپنے مستقبل کو ہم secure کرکے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ ہم سب لوگ اپنی capacity میں flood کے لئے fund raising بھی کر رہے ہیں، ہر کوئی اپنی کوشش بھی کر رہا ہے، مختلف آرگنائزیشنز بھی کام کر رہی ہیں، پرائیویٹ سیکٹر بھی، گورنمنٹ بھی اور جس پارٹی سے بھی جس کسی کا تعلق ہے سب لوگ اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں کہ وہ فنڈز اکٹھے کریں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو مکمل طور پر ریلیف دیں لیکن میں یہاں پر یہ بھی تجویز دینا چاہوں گی کہ ہمارے اسی ایوان سے کمیٹیاں بنانی چاہئیں اور گروپس بنانے چاہئیں جنہیں ایک ایک area assign ہو، لوگوں کو باقاعدہ direction دی جائے کہ وہاں پر کس چیز کی ضرورت ہے اور کس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بہت سارے فلڈ کیمپس میں دیکھا ہے اور even وہاں سے بھی شکایات آتی ہیں کہ لوگ وہ سامان بھیج رہے ہیں جس کی ابھی ضرورت نہیں ہے یا فی الحال وہاں پر ان چیزوں کا متاثرہ علاقوں کو فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں لوگوں کو مکمل طور پر گائیڈ کرنا چاہئے اور ہماری حکومت کمیٹی بنائے، سب لوگ مل جل کر اس کے لئے کوششیں کریں، جو ground realities ہیں اس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کیا جائے تاکہ وہ اس کے مطابق اپنی contributions کر سکیں۔ پاکستان اس وقت top ten ممالک میں آتا ہے جو کہ global warming سے directly affected ہیں تو اس کے لئے بہت سارے measures ہمیں لینے پڑیں گے۔ اگر ہم نے بروقت measures نہ لئے تو آئندہ بھی ہمیں اسی طرح کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں proactive efforts کرنی چاہئیں لیکن ہم ہمیشہ reactive ہوتے ہیں کہ جب ایک نقصان ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہم reactions کی طرف جاتے ہیں اس لئے ہمیں proactive measures لینے چاہئیں۔ پاکستان ہمارا ملک ہے، ہم سب نے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوشش کی ہے اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو سلامت رکھے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جناب ظہیر عباس!

ملک ظہیر عباس: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الھم صلے علی محمد و علی آل محمد۔ شکریہ، جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس موضوع پر بات کر سکوں جو کہ اس

وقت پورے پاکستان کے لئے اور پورے پاکستان کی عوام کے لئے اتنی شدت کے ساتھ ہمارے ذہنوں کو اور ہماری روز مرہ زندگی کو متاثر کر رہا ہے۔ سب سے اہم issue اس وقت سیلاب کی تباہ کاریاں ہیں جس سے related مختلف administrative issues develop ہو رہے ہیں اور جو نقصانات اس قوم کو برداشت کرنے پڑ رہے ہیں تو میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ اس مشکل گھڑی اور اس دردناک گھڑی میں کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں کہ ہم اپنے ان پاکستانیوں کے لئے چاہے وہ بلوچستان ہو، چاہے وہ سندھ ہو، چاہے وہ پنجاب ہو اور چاہے وہ کے پی کے ہو، جس درد سے اور جس الم سے وہ لوگ گزر رہے ہیں ہم یہاں اس معزز ایوان میں بیٹھ کر اس کو دل کی گہرائیوں سے ضرور محسوس کر سکتے ہیں لیکن ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم کس طرح سے ان کا مداوا کریں۔

جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں اپنی مخلوق کے لئے اس کرہ ارض میں اُتاری ہیں اور بہت ساری نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے سورہ الرحمن میں فرمایا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم 0 فبای الا ربکما تکذبن 0 اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے مخاطب ہو کر کہا ہے اور تم میری کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

جناب چیئرمین! پانی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جب اس نعمت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو نہیں پہنچائیں گے تو وہ پھر آفت calamity میں بدل جاتی ہے۔ تین سالوں کے بعد ایک cycle آتا ہے جس پر dry seasons آتے ہیں اور پھر rainy seasons آتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کام ہونا چاہئے تھا۔ ابھی جو صورت حال develop ہو رہی ہے اور جو لوگ یہاں سے سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد کے لئے جا رہے ہیں تو راستے میں چوریاں اور ڈکیتیاں ہو رہی ہیں یعنی جو سامان لے کر جایا جا رہا ہے اسے لُوٹا جا رہا ہے تو ہمیں اس پر effective measures لینے چاہئیں۔

جناب چیئرمین! ایک اہم بات یہ ہے کہ جب تک ہم کسی چیز کی سزا اور جزا کے بارے میں بات نہیں کریں گے تو وہ چیز کبھی ختم نہیں ہو گی۔ آپ ایک جوڈیشل کمیشن بنائیں کیونکہ قوم کا نقصان ہوا ہے اور ہمارا جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ جوڈیشل کمیشن یہ develop کرے کہ جو پچھلی حکومتیں تھیں، اس پر کون کون سے ادوار گزرے ہیں، کون کون سے وزرائے اعلیٰ رہے ہیں، کون کون سے وزرائے اعظم رہے ہیں اور کتنی کتنی بار رہے ہیں۔ اس کے بعد 2002 میں جب

چودھری پرویز الٰہی صاحب صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے تو انہوں نے سیلاب کو روکنے کے لئے کس طرح سے effective measures لئے، کس طرح سے کچھی کینال اور پنجاب میں سیلاب کی روک تھام کے لئے فنڈز allocate کئے تھے، اس کے بعد کے وزرائے اعلیٰ نے کیونکر اسے damage کیا اور کیونکر وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی صاحب کے allocated funds کو دوسرے فنڈز میں تبدیل کر دیا جس کی وجہ سے سیلاب کی تباہ کاریاں بڑھ گئی ہیں۔ یہ کمیشن فیصلہ کرے کہ کون اس کا ذمہ دار ہے اور یہ جو قومی آفت کے طور پر آئی ہے باقاعدہ کمیشن کو اس کا رزلٹ دینا چاہئے۔ ہم صرف اور صرف اس چیز پر گزارہ نہیں کر سکتے کہ یہ بارشیں ہوئی ہیں، دریاؤں میں پانی آیا ہے اس وجہ سے ایسا ہوا ہے اس میں پچھلی حکومتوں کا گناہ شامل ہے اور اُن کو سزا ملنی چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمارے دو محکمہ جات جن میں ایک National Disaster Management ہے اس کا کیا role ہے وہ کیا کر رہا ہے؟ دوسرا IRSA (INDUS River System Authority) ہے یہ اتھارٹی اپنا role کیسے play کر رہی ہے؟ انڈیا پہلے کس طرح سے پانی روکتا ہے اور جب زیادہ پریشر آتا ہے تو کس طرح سے چھوڑ دیتا ہے۔ یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن کو دیکھنا چاہئے تھا۔ میاں نواز شریف صاحب کتنے ادوار وزیر اعظم رہے، ان کے بھائی میاں شہباز شریف صاحب کتنی بار وزیر اعلیٰ رہے کمیشن کو اِن سب چیزوں کا جائزہ لینا چاہئے اور ان کا احتساب کرنا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: محترمہ سیمابیہ طاہر!

محترمہ سیمابیہ طاہر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ مجھے کل ڈیرہ اسماعیل خان جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک ضلع ٹانک ہے جہاں ہمارے کچھ ٹیم کے ممبران موجود ہیں جنہوں نے مجھے inform کیا کہ وہاں پر حالات کافی خراب ہیں اس لئے آپ یہاں ضرور تشریف لائیں۔ جب میں وہاں گئی ہوں، ہم امدادی سامان لے کر گئے تھے وہاں ہم نے جو حالات دیکھے ہیں اُن کو جتنا بیان کیا جاتا ہے یا جتنا چینلز پر دکھایا جاتا ہے یقین کریں کہ وہ بہت کم ہے وہاں بہت بُری حالت ہے۔ وہاں پر حالات یہ ہیں کہ راستہ نہیں مل رہا جس پر چل کر اُن کے گھروں کے حالات دیکھے جا سکیں۔ لوگوں کو اس قدرتی آفت نے بہت مشکل میں ڈال دیا ہے۔ آج بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اپنی حکومت

سے یہ درخواست کروں گی کہ definitely ہماری پنجاب حکومت پر بہت بڑی ذمہ داری آئی ہے کیونکہ ہمارا جنوبی پنجاب بھی بہت effect ہوا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں دوسرے صوبوں کی بھی مدد کرنا پڑے گی۔ ٹانک کے ایریا میں آدھے سے زیادہ کی آبادی تباہ ہو چکی ہے۔ وہاں بچوں، خواتین اور مردوں کی deaths ہوئی ہیں۔ اُن کا سب سے بڑا نقصان ان کے گھروں کا ہوا ہے۔ وہاں ہمیں ایک issue یہ نظر آیا کہ جب ڈویلپمنٹ کی گئی تو سیوریج سسٹم proper نہیں تھا جس کی وجہ سے وہاں پر زیادہ نقصانات ہوئے۔ دوسری چیز جس کی طرف ہر کوئی توجہ دلا رہا ہے وہ ہمارے ڈیم ہیں۔ اگر ہمارے ڈیم بن جائیں تو ہم اس قدرتی آفت سے نجات حاصل کر سکتے ہیں اس کے لئے ہماری پوری قوم کو یکجا ہونا پڑے گا۔ اگر پوری قوم ایک پلیٹ فارم پر ہو گی تو تب ہی ہم ان آفات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اِس وقت بات یہ نہیں ہے کہ کون سا صوبہ ہے، کون سی قوم ہے یا کون سا فرقہ ہے بلکہ اِس وقت ہم سب کو قومیت اور پاکستان پر بات کرنی چاہیئے۔ ہمیں پاکستان کے لئے کام کرنا چاہیئے اور آگے بڑھنا چاہیئے۔ میری یہ درخواست ہے کہ ضلع ٹانک کے لئے اگر ہماری گورنمنٹ کچھ کر سکے تو please وہاں کے لوگوں کے لئے ضرور مدد کی جائے۔ Thank you

جناب چیئرمین: جی، ملک ارشد صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میرے خیال میں آپ کے سٹاف نے بھی آپ کو یاد نہیں کروایا کہ ہاؤس کا ٹائم بڑھانا ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! اجلاس کا ٹائم 8 بجے تک ہے۔ اجلاس 3 بجے شروع ہوا تھا اور 8 بجے ختم ہونا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے 2 بجے کا ٹائم دیا تھا یا 3 بجے کا؟

جناب چیئرمین: رانا صاحب! 3 بجے کا ٹائم دیا تھا۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ سیلاب کی تباہ کاریوں کے متعلق بات ہو رہی تھی اور ممبران نے اپنی اپنی بات کی جس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو ذاتی تنقید کی بات کی گئی اسے شاید سیلاب زدگان کو تو کوئی عافیت اور تقویت حاصل نہ ہو لیکن

اس سے دل آزاری ضرور ہوئی ہے۔ یہاں اُس شخصیت کی بات کی گئی جو محسن پاکستان ہے۔ میاں نواز شریف نے موٹرویز بنائیں، سی پیک بنایا لیکن ان لوگوں کو یہ بات یاد نہیں آئی۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: لیکن ڈیم تو نہیں بنائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ذرا ہاؤس in order فرمائیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! ہاؤس in order ہی ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! انہیں کہیں کہ آپ کا وقت گزر گیا ہے اب مجھے بات تو کرنے دیں۔

چودھری ظہیر الدین: جناب چیئرمین! یہ جتنا بھی مانگیں ان کو ٹائم دیں، یہ بہت ٹائم لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین صاحب کو بات کرنے دیں میں بعد میں بات کرلوں گا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہاں پندرہ، پندرہ منٹ بات ہوئی ہے اور جب میں نے بات کرنا شروع کی تو چودھری صاحب بول پڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! چلیں، آپ بات کریں آپ کی مہربانی۔

چودھری ظہیر الدین: جناب چیئرمین! یہ وقفہ سوالات میں بھی پورا ایک گھنٹہ لے لیتے ہیں اب بھی انہیں ٹائم دے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: چودھری صاحب! ملک صاحب آپ سے اجازت نہیں مانگ رہے وہ Chair سے مانگ رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: چودھری صاحب! آپ کو گھنٹہ یاد رہتا ہے کیونکہ آپ کے فیصل آباد میں گھنٹہ گھر ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ Chair سے مخاطب ہوں اور بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ میرے سینئر ہیں۔

جناب چیئر مین: سینئر نے اچھی بات کی ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئر مین! چودھری صاحب ماحول کو خود خراب کرنا چاہتے ہیں آپ اِن کو ہدایت جاری فرمائیں کہ ماحول خراب نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! اِن کی طرف سے ذاتی تنقید کی گئی ہے کہ یہ بوٹ پہن کر اور پتا نہیں کیا لے کر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ اِن سے مانگ کر نہیں لائے تھے۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! چودھری صاحب آپ سے محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! یہ چودھری صاحب نے بات نہیں کی کسی اور صاحب نے بات کی ہے۔ میں اس بات کو condemn کرتا ہوں جو میری قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کے بارے میں کی گئی ہے۔ یہ بالکل جوڈیشل کمیشن بنائیں، راجہ بشارت صاحب! آپ جوڈیشل کمیشن بنائیں اور وہاں سے شروع کریں جو پیسے "ڈیم بناؤ، پاکستان بچاؤ" کے نام سے آئے تھے۔ وہ دو شخصیت سے شروع کریں جنہوں نے پاکستان اور پاکستانی عوام کے ساتھ فراڈ کیا۔ وہ اربوں، کھربوں روپے لوٹ کر لے گئے جس میں ایک سابق چیف جسٹس اور ایک سابق وزیر اعظم ہیں۔ یہ جوڈیشل کمیشن یہاں سے بنائیں، اِس خان سے بنائیں جو سارا مال لوٹ کر کھا گئے اور صرف نام کا ڈیم بنا گئے۔۔(شور وغل)

جناب چیئر مین: ملک صاحب! اگر آپ تنقید کریں گے تو اِدھر سے بھی تنقید ہو گی۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! جو انہوں نے بات کی ہے۔۔

جناب چیئر مین: پھر اِدھر سے بھی تنقید آئے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! بالکل جوڈیشل کمیشن بنانا چاہئے۔(شور وغل)
جو شور کر رہے ہیں پہلے ان کو باری دے دیں۔ انہیں decorum سکھائیں آپ نے مجھے floor دیا ہے۔(شور وغل)

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ کو floor دیا گیا ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! ان کو تمیز سکھائیں۔(شور و غل)

جناب چیئر مین: تمام ممبران تشریف رکھیں اور خاموشی اختیار کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب چیئر مین! یہ شرارت کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: انہیں تمیز سکھائیں یہ خود شرارتی ہیں۔

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ مجھے address کریں۔ آپ کے بعد یاور بخاری صاحب کی باری ہے وہ بات کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: یہ بات تو سنیں۔(شور و غل)

جناب چیئر مین: ملک صاحب کے بعد یاور بخاری صاحب کی باری ہے وہ ان کی بات کا جواب دے دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! وہ دیں جواب لیکن پہلے میری بات تو سنیں۔ جب بات سنیں گے تو پھر جواب دیں گے۔ ان کے اندر تو اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ بات سن سکیں، یہ بات تو سنتے نہیں تو جواب کیا دیں گے؟

جناب چیئر مین: ملک صاحب! آپ بات کریں، ساہیوال میں سیلاب آیا ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں سیلاب زدگان کی بات کر رہا ہوں۔ یہ بات تو کرنے نہیں دے رہے۔۔۔

جناب چیئر مین: جی، آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! آپ House in order کریں۔

جناب چیئر مین: نہیں، House in order ہے آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جوڈیشنل کمیشن بنائیں اور آج تک جن جن لوگوں نے کالا باغ ڈیم اور جتنے بھی ڈیمز ہیں بننے نہیں دیئے ان لوگوں کا قلع قلمع کیا جانا چاہئے۔ جو اصل بنیاد اور اصل مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ پانی۔۔۔(قطع کلامیاں)۔۔۔ آپ انہیں بات کرنے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، .no cross talk, no cross talk آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ دو منٹ میں wind up کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے کہتے تو میں بات ہی نہیں کرتا لیکن انہیں تمیز سکھا دیں کہ بات تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ سیلاب پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ نئے نئے آئے ہیں انہیں کسی سکول میں داخل کروائیں۔

جناب چیئرمین: آپ ٹریژری بنچز کو provoke کر رہے ہیں، آپ اس طرح نہ کریں اور آپ سیلاب پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں specific بات کر رہا ہوں۔ I am not provoking to any treasury benches.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سید یاور عباس بخاری صاحب! آپ بات کریں۔

جناب سیموئل یعقوب: جناب چیئرمین! یہ آدھے گھنٹے سے بات کر رہا ہے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: but I am asking only for that person جو بات کو interrupt کر رہا ہے۔ میں اپنی بات کو wind up کرتے ہوئے آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو دو تین باتیں کی گئی ہیں[*********************]۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: چلیں! .Thank you very much یہ الفاظ expunge کرتے ہیں۔ سید یاور عباس بخاری صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اگر آپ مجھے بات مکمل نہیں کرنے دیں گے تو میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔

---

* بحکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب چیئر مین: آپ لوگوں نے جو کچھ پچھلے چار مہینے اسی اسمبلی میں کیا ہے آپ اب بھی وہی کچھ کرنا چاہ رہے ہیں۔جی، سید یاور عباس بخاری!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم۔ابھی تک ہمارے جتنے بھائی یہاں پر ہیں۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہا ہوں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب چیئر مین! ابھی تک ہمارے جتنے بہن بھائیوں نے تقریریں کی ہیں وہ ان لوگوں نے صرف اور صرف ایک بات کی ہے کہ کیا تباہ ہوا ہے اور ہمارے لوگوں پر اللہ کی طرف سے کتنا بڑا امتحان آیا ہے۔میں تھوڑی سی مختلف بات کرنا چاہوں گا۔میں بہت حد تک اپنے بھائی اور اپنے اسمبلی کے فاضل رکن ملک ظہیر عباس کھوکھر صاحب کی بات کے ایک حصے سے اتفاق کروں گا کہ ہم لوگ ہر پانچ سات سال کے بعد یہی رونا پیٹتے ہیں اور ہمیں بین الاقوامی اداروں کے پاس جاکر اپنے لوگوں کے لئے امداد مانگنی پڑتی ہے۔میں یہاں پر معزز الفاظ ادا کر رہا ہوں اور ہم لوگوں نے آج تک کبھی یہ نہیں سوچا، اور میں اپنے معزز بھائی جناب محمد ارشد ملک صاحب کی بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ انہوں نے جو بولا کہ جن جن نے کالا باغ ڈیم کی مخالفت کی ہے ان سب چوروں کو کٹہرے میں کھڑے کر کے سزا دی جائے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئر مین! کورم پورا نہیں ہے۔

سید یاور عباس بخاری: کیونکہ ان میں سے آدھے بندے تو ان کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔چاہے اے این پی ہے، چاہے پیپلز پارٹی ہے، چاہے جو بھی پارٹیاں ہیں جو ان کے ساتھ کھڑی ہوئی ہیں وہ کالا باغ ڈیم کی مخالف ہیں۔ہم لوگوں نے اپنے دور حکومت میں تین ڈیمز شروع کئے۔ایوب خان کے دور میں بھی یہ کام نہیں ہوا تھا۔تین ڈیمز جس کے اندر ہم نے دیامیر بھاشا، داسو ڈیم اور مہمند ڈیم شروع کئے۔آپ ابھی مجھے یہ بتائیں کہ ان کے strategy کے اندر کون سے ڈیمز تھے؟ ہم نے جس حکمت عملی سے کام شروع کیا، یہ ڈیمز صرف پانی ذخیرہ نہیں کرتے بلکہ یہ بجلی بھی بناتے ہیں اور سیلاب کے وقت جب اضافی پانی آتا ہے اس پانی کو divert بھی کرتے ہیں۔مجھے یہ بتا دیں کہ 1982 سے ان کی حکومت پنجاب میں آ رہی تھی ان لوگوں نے سیلاب کو روکنے کے لئے آج تک کیا کیا؟ 1982 سے یہ

لوگ چاہے چور دروازے سے آئے، چاہے سیدھے دروازے سے آئے یا کسی کی گود میں بیٹھ کر آئے اور جن کی گود میں بیٹھ کر آئے انہوں نے کیا کیا؟ سوائے بڑے پراجیکٹس جن کے اندر پیسا مارا اور Avenfield کے اپارٹمنٹ بنائے۔ ان لوگوں نے کیا کیا یہ صرف ہمیں دکھا دیں۔ یہ سیلاب کی جو بربادی ہے، یہ ہمارے لوگوں پر جو امتحان ہے وہ ان ظالموں کی وجہ سے ہے جن لوگوں نے پنجاب کو لوٹا۔ ان لوگوں نے پنجاب کے ہر ادارے کو تباہ کیا اور پیسے لے کر لوگوں کو بھرتی کیا۔ ان لوگوں نے اپنے ماما چاچا کے بچوں کو بھرتی کیا۔ ان لوگوں نے پنجاب میں کیا کیا؟ سوائے پنجاب کو تباہ کرنے ان لوگوں کے پاس دکھانے کے لئے کچھ نہیں ہے اور جو تین موٹرویز بنائیں اس پر انٹرنیشنل کتابیں پڑھیں میگزین پڑھیں ان لوگوں نے 160 ملین ڈالر صرف موٹرویز میں کمایا اور یہ بین الاقوامی میگزین بتاتی ہیں اور انٹرنیشنل رائٹرز بتاتے ہیں۔ اگر ان میں جرات ہے تو جا کر ان کو کورٹ میں pursue کریں اور بولیں کہ ان پر غلط الزام ہے۔ یہ لوگ باتیں اور کرتے ہیں اور ان کا عمل کچھ اور ہے۔ وہاں پر جس معصوم بزرگ عورت کو گلے لگایا، ایک اور ہماری فاضل ممبر فوٹو کھینچ رہی تھی تو ان کی موصوف لیڈر ایک پیسا نہیں دے کر آئی۔ میں ان سے اس بارے میں یہ کہتا ہوں کہ zero plus zero is equal to zero. ان کے پاس اس کے علاوہ دکھانے کو کچھ نہیں ہے۔ ان کے جو وزیر اعظم ہیں ان کا پانچ دن سے سیلاب کے لئے فنڈ اکٹھے کرنے کا اعلان کیا تو پانچ دن میں ایک لاکھ 27 ہزار روپے اکٹھا کیا اور ہمارے پرائم منسٹر عمران خان نے 90 منٹ میں 5 ارب روپے اکٹھا کیا۔ آپ مقابلہ لوگوں کی فلاح کے لئے کریں، اپنے چوروں کو بچانے کے لئے نہیں۔ ہم لوگ پنجاب کے لوگوں کی فلاح کی بات کرتے ہیں تو یہاں پر ہماری ایک کمیٹی بنائی جائے کہ آئندہ پنجاب میں سیلاب روکنے کا کیا طریق کار ہے، ہم لوگ کس طریقے سے ڈیمز بنائیں، ہم کس طریقے سے جو اضافی پانی آتا ہے اس کو اس طرف divert کریں جہاں پر ہمارے پاس پانی کی قلت ہے۔ ہم لوگ اس پانی کو ضائع ہونے اور تباہی مچانے سے روکیں۔ اللہ کی اس نعمت جو اس وقت لوگوں پر تباہی بن کر آئی ہوئی ہے تو ہمیں لوگوں کو اس امتحان سے نکال کر ان علاقوں میں لے جائیں جہاں پر پانی نہیں ہے اور ان علاقوں کو دوبارہ گرین کریں تاکہ ہم وہاں پر اپنی فصلیں اُگا سکیں۔ بہت مہربانی۔ پاکستان زندہ باد، عمران خان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے کورم پورا کروائیں۔

جناب چیئرمین: جناب محمد بشارت راجہ صاحب! آپ speech کو wind up کریں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ کو آواز سنائی نہیں دے رہی۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! کورم پورا نہیں ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں احتجاجاً واک آؤٹ کر کے جا رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف جناب محمد ارشد ملک ایوان سے
واک آؤٹ کر کے چلے گئے)

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! آپ نے سنا نہیں ہے کہ جناب محمد ارشد ملک صاحب نے کیا کہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): رانا صاحب! انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔ آپ کا ہمیں بڑا احترام ہے لیکن اگر ایک طرف حساس معاملے پر بات ہو رہی ہے تو آپ اس میں اپنی seriousness دیکھیں کہ آپ اکیلے یہاں تشریف فرما ہیں۔۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: چیئرمین! یہ بات مناسب نہیں ہے، بڑے افسوس کی بات ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! ہم wind up کر رہے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): ہم نے آپ کے کہنے پر debate شروع کی تھی لیکن seriousness دیکھیں کہ آپ اکیلے یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ لوگوں کے ساتھ آپ کی جو ہمدردی ہے وہ تو ہمیں نظر آگئی ہے۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: کیا آپ کا کورم پورا ہے۔ کیا قاعدے کے مطابق ہاؤس چلایا جا رہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): کیا جب وہاں پر آپ کے ایک رکن provoke کر رہے تھے تو ہم بھی انہی لوگوں کی بات کرنے لگے ہیں اس کے لئے کورم نہ بھی ہو تو خدا کا خوف کریں اور تشریف رکھیں۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: دیکھیں! کیا قانون اور قاعدہ کے مطابق ہاؤس کو چلایا جارہا ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): آپ یہاں پر اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر کیا قاعدہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم عوام کے مفاد کی بات کر رہے ہیں، جب ہم ان لوگوں کی بات کر رہے ہیں جو اس وقت مصیبت کا شکار ہیں تو وہاں پر اس قسم کا شگوفہ چھوڑنا کہ کورم نہیں ہے کورم نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ مجھے رانا محمد اقبال خان صاحب کا بہت احترام ہے لیکن آج جو ان کا کردار ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب چیئرمین! میں آپ سے مخاطب ہوں اور آپ سے بات کر رہا ہوں کہ بڑا افسوس ہے کہ کورم کی نشاندہی کی گئی اور آپ اس پر توجہ نہیں دے رہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! یہاں پر بات ہوئی کہ فنڈز اکٹھے کئے جائیں تو میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ چیئرمین پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان نے ٹیلی تھون کے ذریعے چند گھنٹوں میں 5 ارب روپیہ اکٹھا کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا ان پر اعتماد کرتی ہے۔ یہاں محترمہ سعدیہ سہیل رانا میری بہن اُنہوں نے کہا کہ تمام سیاسی قیادت پر مشتمل کمیٹی بنائی جائے تو میں اُن سے معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں آج اس وقت ہماری جو قومی قیادت ہے اُس میں عمران خان کے علاوہ کسی پر بھی بیرونی ممالک کے لوگ اعتماد نہیں کرتے، لوگ انہیں چور سمجھتے ہیں اور یہ چور ہیں ان کے کہنے پر کوئی ایک پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف رانا محمد اقبال خان نے سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ کورم پورا نہیں ہے اور ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور: (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! اب یہ تشریف لے جا چکے ہیں میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ " قرض اتارو ملک

سنوارو" کس کی سکیم تھی، ان ہی کی سکیم تھی اربوں روپے اکٹھے کئے اور وہ کدھر گئے، آج اُس کا حساب کون دے گا؟ جن لوگوں کا ماضی یہ ہو کہ عوام کا پیسا لے کر وہ اپنے خزانے بھرتے رہے ہوں اور بیرون ملک جائیدادیں بناتے رہے ہوں اُن پر لوگ اعتماد نہیں کرتے اس ملک کے رہنے والے لوگ اور بیرون ممالک رہنے والے لوگ اگر اعتماد کرتے ہیں تو عمران خان پر کرتے ہیں، چاہے سیلاب کی صورت حال ہو، چاہے شوکت خانم ہسپتال ہو، کچھ بھی ہو لوگ عمران خان پر اعتماد کرتے ہیں اور اُس کے توسط سے لوگوں تک اپنی امداد پہنچانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے دو دن پہلے آپ نے دیکھا کہ محترمہ مریم نواز صاحبہ 80,85 گاڑیوں کا قافلہ لے کر سیلاب زدگان کی امداد کے لئے گئیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ اُن کی گاڑیوں کے پیچھے 80,85 امدادی سامان کے ٹرک ہوتے پھر تو پتہ چلتا کہ کسی کی مدد کرنے کے لئے گئیں ہیں یہ ساری ڈرامے بازی ہے لیکن عوام ان کو پہچان چکی ہے اب عوام ان پر اعتماد نہیں کرتی اور نہ کرے گی۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں صوبائی حکومت نے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے 5 ارب روپے کا ایک package دیا ہے اُس کے علاوہ ہم نے عطیات اکٹھے کرنے کے لئے اپنا ایک الگ اکاؤنٹ بنایا ہے اور گورنمنٹ آف پنجاب نے باقاعدہ ایک relief package announce کیا ہے اُس relief package کے تحت جو اموات ہوئیں ہیں اُن کو فی کس 10 لاکھ روپے دیئے جائیں گے اور جو زخمی ہیں اُن کے لئے الگ رقم رکھی گئی ہے اسی طرح جو مویشی ضائع ہوئے اُن کے لئے علیحدہ رقم رکھی ہے یہاں ایوان میں کہا جارہا تھا کہ لوگوں کی گائے بھینسیں سیلاب میں ضائع ہوئیں ہیں تو سب کے لئے compensation رکھی گئی ہے یہاں تک کہ بکریوں تک کی بھی compensation رکھی گئی ہے جو انشاءاللہ تعالیٰ چند دنوں میں ان کی disbursement شروع ہو جائے گی۔ ان کے علاوہ اس پورے علاقے کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اس علاقے میں جو فصلات تباہ ہوئی ہیں اُن کے لئے Board of Revenue اپنا سروے کر رہا ہے جیسے ہی سروے مکمل ہو گا تو آبیانہ تو اُن کا ویسے ہی معاف کر دیا جائے گا لیکن اُن کو فصلوں کے نقصان پر بھی انشاءاللہ تعالیٰ compensate کیا جائے گا، جب علاقے کو آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے تو مالیہ معاف ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود جو crops damage ہوئیں ہیں اُس کا بھی انشاءاللہ معاوضہ دیں گے ان

کے علاوہ جو لوگوں کے گھر مکمل damage ہوئے ہیں اُن کے لئے علیحدہ slab رکھی گئی ہے اور جو جزوی طور متاثر ہوئے ہیں اُن کے لئے علیحدہ slab رکھی گئی ہے اس کا بھی سروے اگلے دو تین دن میں مکمل ہو جائے گا اور ہم لوگوں کو مالی امداد دینا شروع کر دیں گے۔ صوبے کے تمام ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے جو صاحب حیثیت لوگ ہیں اُن کے تعاون سے پارٹی کے کارکنوں کے تعاون سے اور دیگر لوگوں کے تعاون سے جو بھی relief کے لئے سامان بھیجنا چاہیں بھیجیں۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت flood affected areas میں یہ حالت ہے کہ وہاں پر ٹرکوں کی لائنیں لگی ہوئیں ہیں اس کے لئے ہم پنجاب کی عوام کو credit دیتے ہیں، پنجاب کے صاحب حیثیت لوگوں کو credit دیتے ہیں، گورنمنٹ کو credit دیتے ہیں کہ جن کی وجہ سے آج لوگ وہاں پر سامان بھیج رہے ہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ خوراک کے حوالے سے، tents کے حوالے سے اور ادویات کے حوالے سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی جائے گی اُن کو تمام سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ یہاں tents کے حوالے سے میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمیں اس کے حوالے سے شروع میں تھوڑی مشکلات آئیں تھیں جس کی وجہ یہ تھی کہ اُن کی availability نہیں تھی لیکن ابھی ہمیں 1500 سے زیادہ tents روزانہ کی بنیاد پر مارکیٹ سے مل رہے ہیں جو لوگوں نے relief کے لئے بھیجیں ہیں وہ علیحدہ ہیں میں disaster management کی بات کر رہا ہوں کہ اُس حوالے سے جو tents مارکیٹ میں اس وقت بنتے ہیں وہ ہم فوراً اُٹھا لیتے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ tents کی کمی فوری طور پر دور کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے ایک بات ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں این جی اوز کی بھی بات کی گئی اور یہ کہا گیا کہ لوگ relief کا سامان بھیجنا چاہتے ہیں تو میں اُن سے ضرور یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ relief بھیجنے سے پہلے متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے رابطہ ضرور کر لیں تاکہ اُن کا جو relief کا سامان ہے اُس کو channelize کیا جا سکے۔ یہاں ہمارے معزز ممبر کھوکھر صاحب نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کچھ چوری کے واقعات ہوئے ہیں تاکہ اس قسم کے واقعات سے بچا جا سکے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان سے رابطہ کر لینا چاہئے۔ یہاں ہماری ایک معزز ممبر

میری بہن نے ابھی کہا تھا کہ دوسرے صوبوں کی بھی مدد کرنی چاہئے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا تھا کہ کل جب ہماری کابینہ کی میٹنگ تھی تو cabinet meeting میں یہ بات طے کی گئی ہے کہ پنجاب گورنمنٹ صوبہ KPK میں اور صوبہ سندھ میں دونوں صوبوں میں ڈاکٹرز بھی بھیجے گی اور ادویات بھی بھیجے گی اور میں اس بات کو پھر دوہرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو دوسرے صوبے جن میں KPK یا سندھ وہاں سے جو بھی ڈیمانڈ آتی ہے تو گورنمنٹ آف پنجاب اُس کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی کیوں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اخلاقی طور پر یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے دوسرے بھائیوں کا بھی خیال رکھیں، کل cabinet meeting میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ تمام ہمارے cabinet کے ministers ہیں وہ ایک ماہ کی تنخواہ Chief Minister Flood Relief Fund میں دے رہے ہیں۔اسی طرح یہاں اسمبلی میں بھی یہ بات ہوئی اور سپیکر صاحب نے اس بات کو endorse کیا کہ جو صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبران ہیں وہ ایک ماہ کی تنخواہ Flood Relief Fund میں دیں گے۔ گورنمنٹ آف پنجاب بلا تفریق، بلا امتیاز صوبے کے ایک ایک متاثرہ خاندان تک پہنچنا چاہتی ہے اور پہنچ کر اُس کی مدد کرنا چاہتی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم مدد کریں گے۔ جیسے یہاں میرے ایک بھائی نے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ چودھری پرویز الٰہی کی گورنمنٹ عمران خان صاحب کی راہنمائی میں انشاءاللہ تعالیٰ اس امتحان سے سرخرو ہو گی اور ہم عوام تک relief پہنچائیں گے۔

جناب چیئرمین! جب یہاں کرسی صدارت پر جناب سپیکر تشریف فرما تھے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ نے بھوانہ کے متعلق ایک بات کی تھی تو اُسی وقت میں نے اُس کی رپورٹ منگوائی تھی اُس رپورٹ کے مطابق جو دریا کا کٹاؤ ہے 2014 سے شروع ہے اور اس وقت جو موجودہ flood آیا ہے اُس میں 29 گھروں پر مشتمل ایک آبادی متاثر ہوئی تھی ہم نے فوری طور پر اس کی لسٹ بنائی، اُن لوگوں کو چھت فراہم کی، انہیں خوراک فراہم کی، اب انشاءاللہ تعالیٰ اُنہیں compensate بھی کرنے جا رہے ہیں۔ concerned Deputy Commissioner کو یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ جس زمین کا کٹاؤ ہو رہا ہے وہاں پر مستقل پختہ بند بنانے کے لئے estimate بھی گورنمنٹ آف پنجاب کو ارسال کریں تاکہ اُن کی مدد کی جا سکے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کالا باغ ڈیم کے حوالے سے بات ہوئی تو معزز ممبر میرے بھائی چلے گئے ہیں تشریف فرما نہیں ہیں وفاقی حکومت ان کی ہے آج بھی خدا کا خوف کریں اور کالا باغ ڈیم کی تعمیر کا اعلان فرمائیں یہ وفاق کی domain میں آتا ہے تو وفاقی حکومت آج بھی اگر دور اندیشی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے اور صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ کی عوام کو مستقبل میں اس طرح کی آفت سے بچانے کے لئے اقدامات کر سکتی ہے تو کالا باغ ڈیم بنانے کا اعلان کریں کیونکہ اس حوالے سے پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہوگی۔

جناب چیئرمین! جاوید لُنڈ صاحب نے فرمایا کہ flood affected areas میں جو ہماری لوکل لیڈر شپ جیسا کہ ایم این ایز اور ایم پی ایز ہیں ان کے ساتھ رابطہ کیا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ اجلاس سے فارغ ہو کر میں خود جو ہمارے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان ہیں ان تک یہ بات پہنچاؤں گا کہ وہ لوگوں کو ریلیف پہنچانے کے حوالے سے جو بھی activity کر رہے ہیں اس میں وہ ہمارے elected peoples کو بھی ساتھ لے کر چلیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو elected peoples ہیں وہ زیادہ بہتر اور منصفانہ طور پر ریلیف پہنچانے کے حوالے سے measures اور سامان کی تقسیم کر سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی یہ commitment ہے کہ flood affected areas کے لئے فنڈز میں کوئی کمی نہیں آنے دی جائے گی اور بھرپور فنڈز flood affected areas کے لئے فراہم کئے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان صاحب ذاتی طور پر ٹیلی تھون کے علاوہ چیف منسٹر پنجاب کے ساتھ رابطے میں ہیں اور ان کو ہدایات دے رہے ہیں اور جو relief measures حکومت پنجاب کر رہی ہے اس سے آگاہی بھی حاصل کر رہے ہیں۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انشاءاللہ ہم اس مشکل گھڑی میں سرخرو ہوں گے اور ہمارے جو بھائی سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں انشاءاللہ تعالیٰ ان کو آباد کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ہمارے بھائی، بہنیں اور جو بھی سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں وہ اپنے گھروں میں جا کر آباد ہوں گے تو حکومت پنجاب اُس وقت ہی اپنے آپ کو سرخرو سمجھے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہاؤس کی اتفاق رائے سے آج حالیہ سیلاب کے حوالے سے بحث رکھی گئی لیکن افسوس کہ اپوزیشن نے آج اس بحث کو بھی سیاست کی نذر کر دیا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 7۔ستمبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔